۲-تواریخ

سلیمان رب سے حکمت مانگتا ہے

1 سلیمان بن داؤد کی حکومت مضبوط ہو گئی۔ رب اُس کا خدا اُس
کے ساتھ تھا، اور وہ اُس کی طاقت بڑھاتا رہا۔
2 ایک دن سلیمان نے تمام اسرائیل کو اپنے پاس بُلایا۔ اُن میں ہزار ہزار
اور سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسر، قاضی، تمام بزرگ اور کنبوں کے سرپرست
شامل تھے۔
3 پھر سلیمان اُن کے ساتھ جِبعون کی اُس پہاڑی پر گیا جہاں اللہ کا
ملاقات کا خیمہ تھا، وہی جو رب کے خادم موسیٰ نے ریگستان میں بنوایا
تھا۔
4 عہد کا صندوق اُس میں نہیں تھا، کیونکہ داؤد نے اُسے قِریَت یعریم
سے یروشلم لا کر ایک خیمے میں رکھ دیا تھا جو اُس نے وہاں اُس کے لئے
تیار کر رکھا تھا۔
5 لیکن پیتل کی جو قربان گاہ بضلی ایل بن اُوری بن حور نے بنائی تھی
وہ اب تک جِبعون میں رب کے خیمے کے سامنے تھی۔ اب سلیمان اور
اسرائیل اُس کے سامنے جمع ہوئے تاکہ رب کی مرضی دریافت کریں۔
6 وہاں رب کے حضور سلیمان نے پیتل کی اُس قربان گاہ پر بھسم ہونے
والی 1,000 قربانیاں چڑھائیں۔
7 اُسی رات رب سلیمان پر ظاہر ہوا اور فرمایا، ”تیرا دل کیا چاہتا ہے؟
مجھے بتا دے تو مَیں تیری خواہش پوری کروں گا۔“

8 سلیمان نے جواب دیا، ”تُو میرے باپ داؤد پر بڑی مہربانی کر چکا
ہے، اور اب تُو نے اُس کی جگہ مجھے تخت پر بٹھا دیا ہے۔
9 تُو نے مجھے ایک ایسی قوم پر بادشاہ بنا دیا ہے جو زمین کی خاک کی
طرح بےشمار ہے۔ چنانچہ اے رب خدا، وہ وعدہ پورا کر جو تُو نے میرے
باپ داؤد سے کیا ہے۔
10 مجھے حکمت اور سمجھ عطا فرما تاکہ مَیں اِس قوم کی راہنمائی کر
سکوں۔ کیونکہ کون تیری اِس عظیم قوم کا انصاف کر سکتا ہے؟“

11 اللہ نے سلیمان سے کہا، ”مَیں خوش ہوں کہ تُو دل سے یہی کچھ
چاہتا ہے۔ تُو نے نہ مال و دولت، نہ عزت، نہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت
اور نہ عمر کی درازی بلکہ حکمت اور سمجھ مانگی ہے تاکہ میری اُس قوم
کا انصاف کر سکے جس پر مَیں نے تجھے بادشاہ بنا دیا ہے۔
12 اِس لئے مَیں تیری یہ درخواست پوری کر کے تجھے حکمت اور سمجھ
عطا کروں گا۔ ساتھ ساتھ مَیں تجھے اُتنا مال و دولت اور اُتنی عزت دوں
گا جتنی نہ ماضی میں کسی بادشاہ کو حاصل تھی، نہ مستقبل میں کبھی
کسی کو حاصل ہو گی۔“

13 اِس کے بعد سلیمان جِبعون کی اُس پہاڑی سے اُترا جس پر ملاقات
کا خیمہ تھا اور یروشلم واپس چلا گیا جہاں وہ اسرائیل پر حکومت کرتا تھا۔

سلیمان کی دولت

14 سلیمان کے 1,400 رتھ اور 12,000 گھوڑے تھے۔ کچھ اُس نے
رتھوں کے لئے مخصوص کئے گئے شہروں میں اور کچھ یروشلم میں اپنے پاس
رکھے۔

15 بادشاہ کی سرگرمیوں کے باعث چاندی پتھر جیسی عام ہو گئی اور
دیودار کی قیمتی لکڑی مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کی انجیرتوت کی
سستی لکڑی جیسی عام ہو گئی۔
16 بادشاہ اپنے گھوڑے مصر اور قوے یعنی کِلِکیہ سے درآمد کرتا تھا۔
اُس کے تاجر اِن جگہوں پر جا کر اُنہیں خرید لاتے تھے۔
17 بادشاہ کے رتھ مصر سے درآمد ہوتے تھے۔ ہر رتھ کی قیمت
چاندی کے 600 سِکے اور ہر گھوڑے کی قیمت چاندی کے 150 سِکے
تھی۔ سلیمان کے تاجر یہ گھوڑے برآمد کرتے ہوئے تمام حِتّی اور اَرامی
بادشاہوں تک بھی پہنچاتے تھے۔

2

رب کے گھر کی تعمیر کی تیاریاں

1 پھر سلیمان نے رب کے لئے گھر اور اپنے لئے شاہی محل بنانے کا حکم
دیا۔
2 اِس کے لئے اُس نے 1,50,000 آدمیوں کی بھرتی کی۔ 80,000 کو
اُس نے پہاڑی کانوں میں لگایا تاکہ وہ پتھر نکالیں جبکہ 70,000 افراد کی
ذمہ داری یہ پتھر یروشلم لانا تھی۔ اِن سب پر سلیمان نے 3,600 نگران مقرر
کئے۔
3 اُس نے صور کے بادشاہ حیرام کو اطلاع دی، ”جس طرح آپ
میرے باپ داؤد کو دیودار کی لکڑی بھیجتے رہے جب وہ اپنے لئے محل
بنا رہے تھے اُسی طرح مجھے بھی دیودار کی لکڑی بھیجیں۔
4 مَیں ایک گھر تعمیر کر کے اُسے رب اپنے خدا کے نام کے لئے
مخصوص کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہمیں ایسی جگہ کی ضرورت ہے جس
میں اُس کے حضور خوشبودار بخور جلایا جائے، رب کے لئے مخصوص

روٹیاں باقاعدگی سے میز پر رکھی جائیں اور خاص موقعوں پر بھسم ہونے
والی قربانیاں پیش کی جائیں یعنی ہر صبح و شام، سبت کے دن، نئے چاند
کی عیدوں اور رب ہمارے خدا کی دیگر مقررہ عیدوں پر۔ یہ اسرائیل کا
دائمی فرض ہے۔
5 جس گھر کو مَیں بنانے کو ہوں وہ نہایت عظیم ہو گا، کیونکہ ہمارا
خدا دیگر تمام معبودوں سے کہیں عظیم ہے۔
6 لیکن کون اُس کے لئے ایسا گھر بنا سکتا ہے جو اُس کے لائق ہو؟
بلندترین آسمان بھی اُس کی رہائش کے لئے چھوٹا ہے۔ تو پھر میری کیا
حیثیت ہے کہ اُس کے لئے گھر بناؤں؟ مَیں صرف ایسی جگہ بنا سکتا ہوں
جس میں اُس کے لئے قربانیاں چڑھائی جا سکیں۔
7 چنانچہ میرے پاس کسی ایسے سمجھ دار کاری گر کو بھیج دیں جو
مہارت سے سونے چاندی، پیتل اور لوہے کا کام جانتا ہو۔ وہ نیلے، ارغوانی
اور قرمزی رنگ کا کپڑا بنانے اور کندہ کاری کا اُستاد بھی ہو۔ ایسا شخص
یروشلم اور یہوداہ میں میرے اُن کاری گروں کا انچارج بنے جنہیں میرے
باپ داؤد نے کام پر لگایا ہے۔
8 اِس کے علاوہ مجھے لبنان سے دیودار، جونیپر اور دیگر قیمتی درختوں
کی لکڑی بھیج دیں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ کے لوگ عمدہ قسم کے
لکڑہارے ہیں۔ میرے آدمی آپ کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کریں
گے۔
9 ہمیں بہت سی لکڑی کی ضرورت ہو گی، کیونکہ جو گھر مَیں بنانا چاہتا
ہوں وہ بڑا اور شاندار ہو گا۔
10 آپ کے لکڑہاروں کے کام کے معاوضے میں مَیں 32,75,000 کلو
گرام گندم، 27,00,000 کلو گرام جَو، 4,40,000 لٹر مَے اور 4,40,000

لٹر زیتون کا تیل دوں گا۔“
11 صور کے بادشاہ حیرام نے خط لکھ کر سلیمان کو جواب دیا، ”رب
اپنی قوم کو پیار کرتا ہے، اِس لئے اُس نے آپ کو اُس کا بادشاہ بنایا ہے۔
12 رب اسرائیل کے خدا کی حمد ہو جس نے آسمان و زمین کو خلق کیا
ہے کہ اُس نے داؤد بادشاہ کو اِتنا دانش مند بیٹا عطا کیا ہے۔ اُس کی
تمجید ہو کہ یہ عقل مند اور سمجھ دار بیٹا رب کے لئے گھر اور اپنے لئے
محل تعمیر کرے گا۔
13 مَیں آپ کے پاس ایک ماہر اور سمجھ دار کاری گر کو بھیج دیتا ہوں
جس کا نام حیرام ابی ہے۔
14 اُس کی اسرائیلی ماں، دان کے قبیلے کی ہے جبکہ اُس کا باپ صور
کا ہے۔ حیرام سونے چاندی، پیتل، لوہے، پتھر اور لکڑی کی چیزیں بنانے
میں مہارت رکھتا ہے۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا کپڑا اور کتان
کا باریک کپڑا بنا سکتا ہے۔ وہ ہر قسم کی کندہ کاری میں بھی ماہر ہے۔
جو بھی منصوبہ اُسے پیش کیا جائے اُسے وہ پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔
یہ آدمی آپ کے اور آپ کے معزز باپ داؤد کے کاری گروں کے ساتھ مل
کر کام کرے گا۔
15 چنانچہ جس گندم، جَو، زیتون کے تیل اور مَے کا ذکر میرے آقا نے
کیا وہ اپنے خادموں کو بھیج دیں۔
16 معاوضے میں ہم آپ کے لئے درکار درختوں کو لبنان میں کٹوائیں گے
اور اُن کے بیڑے باندھ کر سمندر کے ذریعے یافا شہر تک پہنچا دیں گے۔
وہاں سے آپ اُنہیں یروشلم لے جا سکیں گے۔“
17 سلیمان نے اسرائیل میں آباد تمام غیرملکیوں کی مردم شماری کروائی۔
(اُس کے باپ داؤد نے بھی اُن کی مردم شماری کروائی تھی۔) معلوم ہوا

کہ اسرائیل میں 1,53,600 غیرملکی رہتے ہیں۔
18 اِن میں سے اُس نے 80,000 کو پہاڑی کانوں میں لگایا تاکہ وہ پتھر
نکالیں جبکہ 70,000 افراد کی ذمہ داری یہ پتھر یروشلم لانا تھی۔ اِن سب پر
سلیمان نے 3,600 نگران مقرر کئے۔

3

رب کے گھر کی تعمیر

1 سلیمان نے رب کے گھر کو یروشلم کی پہاڑی موریاہ پر تعمیر کیا۔ اُس
کا باپ داؤد یہ مقام مقرر کر چکا تھا۔ یہیں جہاں پہلے اُرنان یعنی ارَوناہ
یبوسی اپنا اناج گاہتا تھا رب داؤد پر ظاہر ہوا تھا۔
2 تعمیر کا یہ کام سلیمان کی حکومت کے چوتھے سال کے دوسرے ماہ
اور اُس کے دوسرے دن شروع ہوا۔
3 مکان کی لمبائی 90 فٹ اور چوڑائی 30 فٹ تھی۔
4 سامنے ایک برآمدہ بنایا گیا جو عمارت جتنا چوڑا یعنی 30 فٹ اور 30
فٹ اونچا تھا۔ اُس کی اندرونی دیواروں پر اُس نے خالص سونا چڑھایا۔
5 بڑے ہال کی دیواروں پر اُس نے اوپر سے لے کر نیچے تک جونیپر کی
لکڑی کے تختے لگائے، پھر تختوں پر خالص سونا منڈھوا کر اُنہیں کھجور کے
درختوں اور زنجیروں کی تصویروں سے آراستہ کیا۔
6 سلیمان نے رب کے گھر کو جواہر سے بھی سجایا۔ جو سونا استعمال
ہوا وہ پروائم سے منگوایا گیا تھا۔
7 سونا مکان، تمام شہتیروں، دہلیزوں، دیواروں اور دروازوں پر منڈھا گیا۔
دیواروں پر کروبی فرشتوں کی تصویریں بھی کندہ کی گئیں۔

مُقدّس ترین کمرا

8 عمارت کا سب سے اندرونی کمرا بنام مُقدّس ترین کمرا عمارت جیسا
چوڑا یعنی 30 فٹ تھا۔ اُس کی لمبائی بھی 30 فٹ تھی۔ اِس کمرے کی تمام
دیواروں پر 20,000 کلو گرام سے زائد سونا منڈھا گیا۔
9 سونے کی کیلوں کا وزن تقریباً 600 گرام تھا۔ بالاخانوں کی دیواروں پر
بھی سونا منڈھا گیا۔
10 پھر سلیمان نے کروبی فرشتوں کے دو مجسمے بنوائے جنہیں مُقدّس
ترین کمرے میں رکھا گیا۔ اُن پر بھی سونا چڑھایا گیا۔
13-11 جب دونوں فرشتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مُقدّس ترین
کمرے میں کھڑا کیا گیا تو اُن کے چار پَروں کی مل کر لمبائی 30 فٹ تھی۔
ہر ایک کے دو پَر تھے، اور ہر پَر کی لمبائی ساڑھے سات فٹ تھی۔
اُنہیں مُقدّس ترین کمرے میں یوں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا کیا گیا کہ
ہر فرشتے کا ایک پَر دوسرے کے پَر سے لگتا جبکہ دائیں اور بائیں طرف ہر
ایک کا دوسرا پَر دیوار کے ساتھ لگتا تھا۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے بڑے ہال
کی طرف دیکھتے تھے۔
14 مُقدّس ترین کمرے کے دروازے پر سلیمان نے باریک کتان سے بُنا
ہوا پردہ لگوایا۔ وہ نیلے، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے دھاگے سے سجا ہوا
تھا، اور اُس پر کروبی فرشتوں کی تصویریں تھیں۔

رب کے گھر کے دروازے پر دو ستون

15 سلیمان نے دو ستون ڈھلوا کر رب کے گھر کے دروازے کے سامنے
کھڑے کئے۔ ہر ایک 27 فٹ لمبا تھا، اور ہر ایک پر ایک بالائی حصہ رکھا
گیا جس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ تھی۔
16 اِن بالائی حصوں کو زنجیروں سے سجایا گیا جن سے سَو انار لٹکے ہوئے
تھے۔

17 دونوں ستونوں کو سلیمان نے رب کے گھر کے دروازے کے دائیں
اور بائیں طرف کھڑا کیا۔ دہنے ہاتھ کے ستون کا نام اُس نے 'یکین' اور
بائیں ہاتھ کے ستون کا نام 'بوعز' رکھا۔

4

قربان گاہ اور سمندر نامی حوض

1 سلیمان نے پیتل کی ایک قربان گاہ بھی بنوائی جس کی لمبائی 30 فٹ،
چوڑائی 30 فٹ اور اونچائی 15 فٹ تھی۔
2 اِس کے بعد اُس نے پیتل کا بڑا گول حوض ڈھلوایا جس کا نام
'سمندر' رکھا گیا۔ اُس کی اونچائی ساڑھے 7 فٹ، اُس کا منہ 15 فٹ چوڑا
اور اُس کا گھیرا تقریباً 45 فٹ تھا۔
3 حوض کے کنارے کے نیچے بَیلوں کی دو قطاریں تھیں۔ فی فٹ تقریباً 6
بَیل تھے۔ بَیل اور حوض مل کر ڈھالے گئے تھے۔
4 حوض کو بَیلوں کے 12 مجسموں پر رکھا گیا۔ تین بَیلوں کا رُخ شمال کی
طرف، تین کا رُخ مغرب کی طرف، تین کا رُخ جنوب کی طرف اور تین کا
رُخ مشرق کی طرف تھا۔ اُن کے پچھلے حصے حوض کی طرف تھے، اور
حوض اُن کے کندھوں پر پڑا تھا۔
5 حوض کا کنارہ پیالے بلکہ سوسن کے پھول کی طرح باہر کی طرف
مُڑا ہوا تھا۔ اُس کی دیوار تقریباً تین انچ موٹی تھی، اور حوض میں پانی کے
تقریباً 66,000 لٹر سما جاتے تھے۔
6 سلیمان نے 10 باسن ڈھلوائے۔ پانچ کو رب کے گھر کے دائیں ہاتھ
اور پانچ کو اُس کے بائیں ہاتھ کھڑا کیا گیا۔ اِن باسنوں میں گوشت کے وہ
ٹکڑے دھوئے جاتے جنہیں بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر جلانا تھا۔

لیکن ’سمندر‘ نامی حوض اماموں کے استعمال کے لئے تھا۔ اُس میں وہ
نہاتے تھے۔

سونے کے شمع دان اور میزیں

7 سلیمان نے سونے کے 10 شمع دان مقررہ تفصیلات کے مطابق بنوا کر
رب کے گھر میں رکھ دیئے، پانچ کو دائیں طرف اور پانچ کو بائیں طرف۔
8 دس میزیں بھی بنا کر رب کے گھر میں رکھی گئیں، پانچ کو دائیں
طرف اور پانچ کو بائیں طرف۔ اِن چیزوں کے علاوہ سلیمان نے چھڑکاؤ
کے سونے کے 100 کٹورے بنوائے۔

صحن

9 پھر سلیمان نے وہ اندرونی صحن بنوایا جس میں صرف اماموں کو داخل
ہونے کی اجازت تھی۔ اُس نے بڑا صحن بھی اُس کے دروازوں سمیت بنوایا۔
دروازوں کے کواڑوں پر پیتل چڑھایا گیا۔
10 ’سمندر‘ نامی حوض کو صحن کے جنوب مشرق میں رکھا گیا۔

اُس سامان کی فہرست جو حیرام نے تیار کیا

11 حیرام نے باسن، بیلچے اور چھڑکاؤ کے کٹورے بھی بنائے۔ یوں اُس
نے اللہ کے گھر میں وہ سارا کام مکمل کیا جس کے لئے سلیمان بادشاہ نے
اُسے بُلایا تھا۔ اُس نے ذیل کی چیزیں بنائیں:
12 دو ستون،
ستونوں پر لگے پیالہ نما بالائی حصے،
بالائی حصوں پر لگی زنجیروں کا ڈیزائن،
13 زنجیروں کے اوپر لگے انار (فی بالائی حصہ 200 عدد)،
14 ہتھ گاڑیاں،
اِن پر کے پانی کے باسن،

15 حوض بنام سمندر،
اِسے اُٹھانے والے بَیل کے 12 مجسمے،
16 بالٹیاں، بیلچے، گوشت کے کانٹے۔
تمام سامان جو حیرام ابی نے سلیمان کے حکم پر رب کے گھر کے لئے
بنایا پیتل سے ڈھال کر پالش کیا گیا تھا۔
17 بادشاہ نے اُسے وادیٔ یردن میں سُکات اور ضرتان کے درمیان
ڈھلوایا۔ وہاں ایک فونڈری تھی جہاں حیرام نے گارے سے سانچے بنا کر
ہر چیز ڈھال دی۔
18 اِس سامان کے لئے سلیمان بادشاہ نے اِتنا زیادہ پیتل استعمال کیا کہ
اُس کا کُل وزن معلوم نہ ہو سکا۔

رب کے گھر کے اندر سونے کا سامان

19 اللہ کے گھر کے اندر کے لئے سلیمان نے درجِ ذیل سامان بنوایا:
سونے کی قربان گاہ،
سونے کی وہ میزیں جن پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں پڑی رہتی تھیں،
20 خالص سونے کے وہ شمع دان اور چراغ جن کو قواعد کے مطابق
مُقدّس ترین کمرے کے سامنے جلنا تھا،
21 خالص سونے کے وہ پھول جن سے شمع دان آراستہ تھے،
خالص سونے کے چراغ اور بتی کو بجھانے کے اوزار،
22 چراغ کو کترنے کے خالص سونے کے اوزار، چھڑکاؤ کے خالص
سونے کے کٹورے اور پیالے،
جلتے ہوئے کوئلے کے لئے خالص سونے کے برتن،
مُقدّس ترین کمرے اور بڑے ہال کے دروازے۔

5

1 رب کے گھر کی تکمیل پر سلیمان نے وہ سونا چاندی اور باقی تمام قیمتی
چیزیں رب کے گھر کے خزانوں میں رکھوا دیں جو اُس کے باپ داؤد نے
اللہ کے لئے مخصوص کی تھیں۔

عہد کا صندوق رب کے گھر میں لایا جاتا ہے

2 پھر سلیمان نے اسرائیل کے تمام بزرگوں اور قبیلوں اور کنبوں کے تمام
سرپرستوں کو اپنے پاس یروشلم میں بُلایا، کیونکہ رب کے عہد کا صندوق
اب تک یروشلم کے اُس حصے میں تھا جو 'داؤد کا شہر' یا صیون کہلاتا
ہے۔ سلیمان چاہتا تھا کہ قوم کے نمائندے حاضر ہوں جب صندوق کو
وہاں سے رب کے گھر میں پہنچایا جائے۔
3 چنانچہ اسرائیل کے تمام مرد سال کے ساتویں مہینے* میں بادشاہ کے
پاس یروشلم میں جمع ہوئے۔ اِسی مہینے میں جھونپڑیوں کی عید منائی جاتی
تھی۔
4 جب سب جمع ہوئے تو لاوی رب کے صندوق کو اُٹھا کر
5 رب کے گھر میں لائے۔ اماموں کے ساتھ مل کر اُنہوں نے ملاقات
کے خیمے کو بھی اُس کے تمام مُقدّس سامان سمیت رب کے گھر میں
پہنچایا۔
6 وہاں صندوق کے سامنے سلیمان بادشاہ اور باقی تمام جمع شدہ
اسرائیلیوں نے اِتنی بھیڑبکریاں اور گائےبَیل قربان کئے کہ اُن کی تعداد گنی
نہیں جا سکتی تھی۔
7 اماموں نے رب کے عہد کا صندوق پچھلے یعنی مُقدّس ترین کمرے
میں لا کر کروبی فرشتوں کے پَروں کے نیچے رکھ دیا۔

---

* 5:3 ساتویں مہینے: ستمبر تا اکتوبر

8 فرشتوں کے پَرپورے صندوق پر اُس کی اُٹھانے کی لکڑیوں سمیت پھیلے
رہے۔
9 تو بھی اُٹھانے کی یہ لکڑیاں اِتنی لمبی تھیں کہ اُن کے سرے سامنے والے
یعنی مُقدّس کمرے سے نظر آتے تھے۔ لیکن وہ باہر سے دیکھے نہیں جا
سکتے تھے۔ آج تک وہ وہیں موجود ہیں۔
10 صندوق میں صرف پتھر کی وہ دو تختیاں تھیں جن کو موسیٰ نے
حورب یعنی کوہِ سینا کے دامن میں اُس میں رکھ دیا تھا، اُس وقت جب
رب نے مصر سے نکلے ہوئے اسرائیلیوں کے ساتھ عہد باندھا تھا۔
11 پھر امام مُقدّس کمرے سے نکل کر صحن میں آئے۔

جتنے امام آئے تھے اُن سب نے اپنے آپ کو پاک صاف کیا ہوا تھا، خواہ
اُس وقت اُن کے گروہ کی رب کے گھر میں ڈیوٹی تھی یا نہیں۔
12 لاویوں کے تمام گلوکار بھی حاضر تھے۔ اُن کے راہنما آسف، ہیمان
اور یدوتون اپنے بیٹوں اور رشتے داروں سمیت سب باریک کتان کے لباس پہنے
ہوئے قربان گاہ کے مشرق میں کھڑے تھے۔ وہ جھانجھ، ستار اور سرود
بجا رہے تھے، جبکہ اُن کے ساتھ 120 امام تُرم پھونک رہے تھے۔
13 گانے والے اور تُرم بجانے والے مل کر رب کی ستائش کر رہے
تھے۔ تُرموں، جھانجھوں اور باقی سازوں کے ساتھ اُنہوں نے بلند آواز سے
رب کی تمجید میں گیت گایا، ”وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔“
تب رب کا گھر ایک بادل سے بھر گیا۔
14 امام رب کے گھر میں اپنی خدمت انجام نہ دے سکے، کیونکہ اللہ
کا گھر اُس کے جلال کے بادل سے معمور ہو گیا تھا۔

6

1 یہ دیکھ کر سلیمان نے دعا کی، ”رب نے فرمایا ہے کہ مَیں گھنے

بادل کے اندھیرے میں رہوں گا۔
2 مَیں نے تیرے لئے عظیم سکونت گاہ بنائی ہے، ایک مقام جو تیری
ابدی سکونت کے لائق ہے۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی تقریر

3 پھر بادشاہ نے مُڑ کر رب کے گھر کے سامنے کھڑی اسرائیل کی پوری
جماعت کی طرف رُخ کیا۔ اُس نے اُنہیں برکت دے کر کہا،
4 ”رب اسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے وہ وعدہ پورا کیا ہے
جو اُس نے میرے باپ داؤد سے کیا تھا۔ کیونکہ اُس نے فرمایا،
5 ’جس دن مَیں اپنی قوم کو مصر سے نکال لایا اُس دن سے لے کر آج
تک مَیں نے نہ کبھی فرمایا کہ اسرائیلی قبیلوں کے کسی شہر میں میرے نام
کی تعظیم میں گھر بنایا جائے، نہ کسی کو میری قوم اسرائیل پر حکومت
کرنے کے لئے مقرر کیا۔
6 لیکن اب مَیں نے یروشلم کو اپنے نام کی سکونت گاہ اور داؤد کو اپنی
قوم اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔‘
7 میرے باپ داؤد کی بڑی خواہش تھی کہ رب اسرائیل کے خدا کے
نام کی تعظیم میں گھر بنائے۔
8 لیکن رب نے اعتراض کیا، ’مَیں خوش ہوں کہ تُو میرے نام کی تعظیم
میں گھر تعمیر کرنا چاہتا ہے،
9 لیکن تُو نہیں بلکہ تیرا بیٹا ہی اُسے بنائے گا۔‘
10 اور واقعی، رب نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ مَیں رب کے وعدے کے
عین مطابق اپنے باپ داؤد کی جگہ اسرائیل کا بادشاہ بن کر تخت پر بیٹھ گیا

ہوں۔ اور اب مَیں نے رب اسرائیل کے خدا کے نام کی تعظیم میں گھر بھی
بنایا ہے۔
11 اُس میں مَیں نے وہ صندوق رکھ دیا ہے جس میں شریعت کی تختیاں
پڑی ہیں، اُس عہد کی تختیاں جو رب نے اسرائیلیوں سے باندھا تھا۔“

رب کے گھر کی مخصوصیت پر سلیمان کی دعا

12 پھر سلیمان نے اسرائیل کی پوری جماعت کے دیکھتے دیکھتے رب کی
قربان گاہ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے۔
13 اُس نے اِس موقع کے لئے پیتل کا ایک چبوترا بنوا کر اُسے بیرونی
صحن کے بیچ میں رکھوا دیا تھا۔ چبوترا ساڑھے 7 فٹ لمبا، ساڑھے 7 فٹ
چوڑا اور ساڑھے 4 فٹ اونچا تھا۔ اب سلیمان اُس پر چڑھ کر پوری جماعت
کے دیکھتے دیکھتے جھک گیا۔ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر
14 اُس نے دعا کی،

”اے رب اسرائیل کے خدا، تجھ جیسا کوئی خدا نہیں ہے، نہ آسمان اور
نہ زمین پر۔ تُو اپنا وہ عہد قائم رکھتا ہے جسے تُو نے اپنی قوم کے ساتھ باندھا
ہے اور اپنی مہربانی اُن سب پر ظاہر کرتا ہے جو پورے دل سے تیری راہ پر
چلتے ہیں۔
15 تُو نے اپنے خادم داؤد سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہے۔ جو بات تُو نے
اپنے منہ سے میرے باپ سے کی وہ تُو نے اپنے ہاتھ سے آج ہی پوری کی
ہے۔
16 اے رب اسرائیل کے خدا، اب اپنی دوسری بات بھی پوری کر جو
تُو نے اپنے خادم داؤد سے کی تھی۔ کیونکہ تُو نے میرے باپ سے وعدہ
کیا تھا، ’اگر تیری اولاد تیری طرح اپنے چال چلن پر دھیان دے کر میری

شریعت کے مطابق میرے حضور چلتی رہے تو اسرائیل پر اُس کی حکومت
ہمیشہ تک قائم رہے گی۔‘
17 اے رب اسرائیل کے خدا، اب براہِ کرم اپنا یہ وعدہ پورا کر جو تُو نے
اپنے خادم داؤد سے کیا ہے۔
18 لیکن کیا اللہ واقعی زمین پر انسان کے درمیان سکونت کرے گا؟ نہیں،
تُو تو بلند ترین آسمان میں بھی سما نہیں سکتا! تو پھر یہ مکان جو مَیں نے بنایا ہے
کس طرح تیری سکونت گاہ بن سکتا ہے؟
19 اے رب میرے خدا، تو بھی اپنے خادم کی دعا اور التجا سن جب مَیں
تیرے حضور پکارتے ہوئے التماس کرتا ہوں
20 کہ براہِ کرم دن رات اِس عمارت کی نگرانی کر! کیونکہ یہ وہ جگہ
ہے جس کے بارے میں تُو نے خود فرمایا، ’یہاں میرا نام سکونت کرے
گا۔‘ چنانچہ اپنے خادم کی گزارش سن جو مَیں اِس مقام کی طرف رُخ کئے
ہوئے کرتا ہوں۔
21 جب ہم اِس مقام کی طرف رُخ کر کے دعا کریں تو اپنے خادم اور
اپنی قوم کی التجائیں سن۔ آسمان پر اپنے تخت سے ہماری سن۔ اور جب سنے
گا تو ہمارے گناہوں کو معاف کر!
22 اگر کسی پر الزام لگایا جائے اور اُسے یہاں تیری قربان گاہ کے سامنے
لایا جائے تاکہ حلف اُٹھا کر وعدہ کرے کہ مَیں بےقصور ہوں
23 تو براہِ کرم آسمان پر سے سن کر اپنے خادموں کا انصاف کر۔ قصوروار
کو سزا دے کر اُس کے اپنے سر پر وہ کچھ آنے دے جو اُس سے سرزد ہوا
ہے، اور بےقصور کو بےالزام قرار دے اور اُس کی راست بازی کا بدلہ
دے۔
24 ہو سکتا ہے کسی وقت تیری قوم اسرائیل تیرا گناہ کرے اور نتیجے میں

دشمن کے سامنے شکست کھائے۔ اگر اسرائیلی آخر کار تیرے پاس لوٹ آئیں
اور تیرے نام کی تمجید کر کے یہاں اِس گھر میں تیرے حضور دعا اور التماس
کریں
25 تو آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنی قوم اسرائیل کا گناہ معاف کر
کے اُنہیں دوبارہ اُس ملک میں واپس لانا جو تُو نے اُنہیں اور اُن کے باپ
دادا کو دے دیا تھا۔
26 ہو سکتا ہے اسرائیلی تیرا اِتنا سنگین گناہ کریں کہ کال پڑے اور بڑی
دیر تک بارش نہ برسے۔ اگر وہ آخر کار اِس گھر کی طرف رُخ کر کے تیرے
نام کی تمجید کریں اور تیری سزا کے باعث اپنا گناہ چھوڑ کر لوٹ آئیں
27 تو آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اپنے خادموں اور اپنی قوم اسرائیل
کو معاف کر، کیونکہ تُو ہی اُنہیں اچھی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔ تب اُس
ملک پر دوبارہ بارش برسا دے جو تُو نے اپنی قوم کو میراث میں دے دیا
ہے۔
28 ہو سکتا ہے اسرائیل میں کال پڑ جائے، اناج کی فصل کسی بیماری،
پھپھوندی، ٹڈیوں یا کیڑوں سے متاثر ہو جائے، یا دشمن کسی شہر کا محاصرہ
کرے۔ جو بھی مصیبت یا بیماری ہو،
29 اگر کوئی اسرائیلی یا تیری پوری قوم اُس کا سبب جان کر اپنے ہاتھوں
کو اِس گھر کی طرف بڑھائے اور تجھ سے التماس کرے
30 تو آسمان پر اپنے تخت سے اُن کی فریاد سن لینا۔ اُنہیں معاف کر کے ہر
ایک کو اُس کی تمام حرکتوں کا بدلہ دے، کیونکہ صرف تُو ہی ہر انسان
کے دل کو جانتا ہے۔
31 پھر جتنی دیر وہ اُس ملک میں زندگی گزاریں گے جو تُو نے ہمارے
باپ دادا کو دیا تھا اُتنی دیر وہ تیرا خوف مان کر تیری راہوں پر چلتے رہیں

گے۔
32 آئندہ پردیسی بھی تیرے عظیم نام، تیری بڑی قدرت اور تیرے
زبردست کاموں کے سبب سے آئیں گے اور اِس گھر کی طرف رُخ کر کے
دعا کریں گے۔ اگرچہ وہ تیری قوم اسرائیل کے نہیں ہوں گے
33 تو بھی آسمان پر سے اُن کی فریاد سن لینا۔ جو بھی درخواست وہ پیش
کریں وہ پوری کرنا تاکہ دنیا کی تمام اقوام تیرا نام جان کر تیری قوم اسرائیل
کی طرح ھی تیرا خوف مانیں اور جان لیں کہ جو عمارت مَیں نے تعمیر کی
ھے اُس پر تیرے ھی نام کا ٹھپا لگا ھے۔
34 ھو سکتا ھے تیری قوم کے مرد تیری ھدایت کے مطابق اپنے دشمن سے
لڑنے کے لئے نکلیں۔ اگر وہ تیرے چنے ھوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف
رُخ کر کے دعا کریں جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی ھے
35 تو آسمان پر سے اُن کی دعا اور التماس سن کر اُن کے حق میں انصاف
قائم رکھنا۔
36 ھو سکتا ھے وہ تیرا گناہ کریں، ایسی حرکتیں تو ھم سب سے سرزد ھوتی
رھتی ھیں، اور نتیجے میں تُو ناراض ھو کر اُنہیں دشمن کے حوالے کر دے
جو اُنہیں قید کر کے کسی دُوردراز یا قریبی ملک میں لے جائے۔
37 شاید وہ جلاوطنی میں توبہ کر کے دوبارہ تیری طرف رجوع کریں اور
تجھ سے التماس کریں، 'ھم نے گناہ کیا ھے، ھم سے غلطی ھوئی ھے، ھم
نے بےدین حرکتیں کی ھیں۔'
38 اگر وہ ایسا کر کے اپنی قید کے ملک میں اپنے پورے دل و جان سے
دوبارہ تیری طرف رجوع کریں اور تیری طرف سے باپ دادا کو دیئے گئے
ملک، تیرے چنے ھوئے شہر اور اُس عمارت کی طرف رُخ کر کے دعا کریں

جو مَیں نے تیرے نام کے لئے تعمیر کی ہے
39 تو آسمان پر اپنے تخت سے اُن کی دعا اور التماس سن لینا۔ اُن کے حق
میں انصاف قائم کرنا، اور اپنی قوم کے گناہوں کو معاف کر دینا۔
40 اے میرے خدا، تیری آنکھیں اور تیرے کان اُن دعاؤں کے لئے کھلے
رہیں جو اِس جگہ پر کی جاتی ہیں۔
41 اے رب خدا، اُٹھ کر اپنی آرام گاہ کے پاس آ، تُو اور عہد کا صندوق
جو تیری قدرت کا اظہار ہے۔ اے رب خدا، تیرے امام نجات سے ملبّس
ہو جائیں، اور تیرے ایمان دار تیری بھلائی کی خوشی منائیں۔
42 اے رب خدا، اپنے مسح کئے ہوئے خادم کو رد نہ کر بلکہ اُس
شفقت کو یاد کر جو تُو نے اپنے خادم داؤد پر کی ہے۔“

7

رب کے گھر کی مخصوصیت پر جشن

1 سلیمان کی اِس دعا کے اختتام پر آگ نے آسمان پر سے نازل ہو کر بھسم
ہونے والی اور ذبح کی قربانیوں کو بھسم کر دیا۔ ساتھ ساتھ رب کا گھر اُس
کے جلال سے یوں معمور ہوا
2 کہ امام اُس میں داخل نہ ہو سکے۔
3 جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ آسمان پر سے آگ نازل ہوئی ہے اور گھر
رب کے جلال سے معمور ہو گیا ہے تو وہ منہ کے بل جھک کر رب کی
حمد و ثنا کرکے گیت گانے لگے، ”وہ بھلا ہے، اور اُس کی شفقت ابدی
ہے۔“
5-4 پھر بادشاہ اور تمام قوم نے رب کے حضور قربانیاں پیش کرکے اللہ
کے گھر کو مخصوص کیا۔ اِس سلسلے میں سلیمان نے 22,000 گائے بَیلوں
اور 1,20,000 بھیڑبکریوں کو قربان کیا۔

6 امام اور لاوی اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق کھڑے تھے۔ لاوی
اُن سازوں کو بجا رہے تھے جو داؤد نے رب کی ستائش کرنے کے لئے
بنوائے تھے۔ ساتھ ساتھ وہ حمد کا وہ گیت گا رہے تھے جو اُنہوں نے داؤد
سے سیکھا تھا، ”اُس کی شفقت ابدی ہے۔“ لاویوں کے مقابل امام تُرم
بجا رہے تھے جبکہ باقی تمام لوگ کھڑے تھے۔
7 سلیمان نے صحن کا درمیانی حصہ قربانیاں چڑھانے کے لئے مخصوص
کیا۔ وجہ یہ تھی کہ پیتل کی قربان گاہ اِتنی قربانیاں پیش کرنے کے لئے
چھوٹی تھی، کیونکہ بھسم ہونے والی قربانیوں اور غلہ کی نذروں کی تعداد
بہت زیادہ تھی۔ اِس کے علاوہ سلامتی کی بےشمار قربانیوں کی چربی کو
بھی جلانا تھا۔
8-9 عید 14 دنوں تک منائی گئی۔ پہلے ہفتے میں سلیمان اور تمام اسرائیل
نے قربان گاہ کی مخصوصیت منائی اور دوسرے ہفتے میں جھونپڑیوں کی
عید۔ اِس عید میں بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے۔ وہ دُوردراز علاقوں
سے یروشلم آئے تھے، شمال میں لبو حمات سے لے کر جنوب میں اُس وادی
تک جو مصر کی سرحد تھی۔ آخری دن پوری جماعت نے اختتامی جشن
منایا۔
10 یہ ساتویں ماہ کے 23ویں دن وقوع پذیر ہوا۔ اِس کے بعد سلیمان
نے اسرائیلیوں کو رُخصت کیا۔ سب شادمان اور دل سے خوش تھے کہ
رب نے داؤد، سلیمان اور اپنی قوم اسرائیل پر اِتنی مہربانی کی ہے۔

رب سلیمان سے ہم کلام ہوتا ہے

11 چنانچہ سلیمان نے رب کے گھر اور شاہی محل کو تکمیل تک
پہنچایا۔ جو کچھ بھی اُس نے ٹھان لیا تھا وہ پورا ہوا۔
12 ایک رات رب اُس پر ظاہر ہوا اور کہا،

”مَیں نے تیری دعا کو سن کر طے کر لیا ہے کہ یہ گھر وہی جگہ ہو
جہاں تم مجھے قربانیاں پیش کر سکو۔
13 جب کبھی مَیں بارش کا سلسلہ روکوں، یا فصلیں خراب کرنے کے
لئے ٹڈیاں بھیجوں یا اپنی قوم میں وبا پھیلنے دوں
14 تو اگر میری قوم جو میرے نام سے کہلاتی ہے اپنے آپ کو پست
کرے اور دعا کر کے میرے چہرے کی طالب ہو اور اپنی شریر راہوں سے
باز آئے تو پھر مَیں آسمان پر سے اُس کی سن کر اُس کے گناہوں کو معاف کر
دوں گا اور ملک کو بحال کروں گا۔
15 اب سے جب بھی یہاں دعا مانگی جائے تو میری آنکھیں کھلی رہیں
گی اور میرے کان اُس پر دھیان دیں گے۔
16 کیونکہ مَیں نے اِس گھر کو چن کر مخصوص و مُقدّس کر رکھا ہے
تا کہ میرا نام ہمیشہ تک یہاں قائم رہے۔ میری آنکھیں اور دل ہمیشہ اِس میں
حاضر رہیں گے۔
17 جہاں تک تیرا تعلق ہے، اپنے باپ داؤد کی طرح میرے حضور چلتا
رہ۔ کیونکہ اگر تُو میرے تمام احکام اور ہدایات کی پیروی کرتا رہے
18 تو مَیں تیری اسرائیل پر حکومت قائم رکھوں گا۔ پھر میرا وہ وعدہ قائم
رہے گا جو مَیں نے تیرے باپ داؤد سے عہد باندھ کر کیا تھا کہ اسرائیل
پر تیری اولاد کی حکومت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔

19 لیکن خبردار! اگر تُو مجھ سے دُور ہو کر میرے دیئے گئے احکام اور
ہدایات کو ترک کرے بلکہ دیگر معبودوں کی طرف رجوع کر کے اُن کی
خدمت اور پرستش کرے
20 تو مَیں اسرائیل کو جڑ سے اُکھاڑ کر اُس ملک سے نکال دوں گا جو
مَیں نے اُن کو دے دیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ مَیں اِس گھر کو بھی رد کر

دوں گا جو مَیں نے اپنے نام کے لئے مخصوص و مُقدّس کر لیا ہے۔ اُس
وقت مَیں اسرائیل کو تمام اقوام میں مذاق اور لعن طعن کا نشانہ بنا دوں گا۔
21 اِس شاندار گھر کی بُری حالت دیکھ کر یہاں سے گزرنے والے تمام
لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ پوچھیں گے، ’رب نے اِس
ملک اور اِس گھر سے ایسا سلوک کیوں کیا؟‘
22 تب لوگ جواب دیں گے، ’اِس لئے کہ گو رب اُن کے باپ دادا
کا خدا اُنہیں مصر سے نکال کر یہاں لایا توبھی یہ لوگ اُسے ترک کر کے
دیگر معبودوں سے چمٹ گئے ہیں۔ چونکہ وہ اُن کی پرستش اور خدمت
کرنے سے باز نہ آئے اِس لئے اُس نے اُنہیں اِس ساری مصیبت میں ڈال
دیا ہے‘۔“

8

سلیمان کی مختلف مہمات

1 رب کے گھر اور شاہی محل کو تعمیر کرنے میں 20 سال لگ گئے
تھے۔
2 اِس کے بعد سلیمان نے وہ آبادیاں نئے سرے سے تعمیر کیں جو حیرام
نے اُسے دے دی تھیں۔ اِن میں اُس نے اسرائیلیوں کو بسا دیا۔
3 ایک فوجی مہم کے دوران اُس نے حمات ضوباہ پر حملہ کر کے اُس پر
قبضہ کر لیا۔
4 اِس کے علاوہ اُس نے حمات کے علاقے میں گودام کے شہر بنائے۔
ریگستان کے شہر تدمور میں اُس نے بہت سا تعمیری کام کرایا
5-6 اور اِسی طرح بالائی اور نشیبی بیت حَورون اور بعلات میں بھی۔ اِن
شہروں کے لئے اُس نے فصیل اور کنڈے والے دروازے بنوائے۔ سلیمان

نے اپنے گوداموں کے لئے اور اپنے رتھوں اور گھوڑوں کو رکھنے کے لئے
بھی شہر بنوائے۔
جو کچھ بھی وہ یروشلم، لبنان یا اپنی سلطنت کی کسی اَور جگہ بنوانا چاہتا
تھا وہ اُس نے بنوایا۔
8-7 جن آدمیوں کی سلیمان نے بیگار پر بھرتی کی وہ اسرائیلی نہیں تھے
بلکہ حِتّی، اموری، فِرِزّی، حِوّی اور یبوسی یعنی کنعان کے پہلے باشندوں
کی وہ اولاد تھے جو باقی رہ گئے تھے۔ ملک پر قبضہ کرتے وقت اسرائیلی اِن
قوموں کو پورے طور پر مٹا نہ سکے، اور آج تک اِن کی اولاد کو اسرائیل
کے لئے بے گار میں کام کرنا پڑتا ہے۔
9 لیکن سلیمان نے اسرائیلیوں کو ایسے کام کرنے پر مجبور نہ کیا بلکہ وہ
اُس کے فوجی اور رتھوں کے فوجیوں کے افسر بن گئے، اور اُنہیں رتھوں اور
گھوڑوں پر مقرر کیا گیا۔
10 سلیمان کے تعمیری کام پر بھی 250 اسرائیلی مقرر تھے جو ضلعوں
پر مقرر افسروں کے تابع تھے۔ یہ لوگ تعمیری کام کرنے والوں کی نگرانی
کرتے تھے۔
11 فرعون کی بیٹی یروشلم کے پرانے حصے بنام 'داؤد کا شہر' سے اُس محل
میں منتقل ہوئی جو سلیمان نے اُس کے لئے تعمیر کیا تھا، کیونکہ سلیمان
نے کہا، "لازم ہے کہ میری اہلیہ اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے محل میں
نہ رہے۔ چونکہ رب کا صندوق یہاں سے گزرا ہے، اِس لئے یہ جگہ مُقدّس
ہے۔"

رب کے گھر میں خدمت کی ترتیب

12 اُس وقت سے سلیمان رب کو رب کے گھر کے بڑے ہال کے سامنے
کی قربان گاہ پر بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرتا تھا۔

13 جو کچھ بھی موسیٰ نے روزانہ کی قربانیوں کے متعلق فرمایا تھا اُس
کے مطابق بادشاہ قربانیاں چڑھاتا تھا۔ اِن میں وہ قربانیاں بھی شامل تھیں جو
سبت کے دن، نئے چاند کی عید پر اور سال کی تین بڑی عیدوں پر یعنی فسح
کی عید، ھفتوں کی عید اور جھونپڑیوں کی عید پر پیش کی جاتی تھیں۔
14 سلیمان نے اماموں کے مختلف گروھوں کو وہ ذمہ داریاں سونپیں جو
اُس کے باپ داؤد نے مقرر کی تھیں۔ لاویوں کی ذمہ داریاں بھی مقرر کی
گئیں۔ اُن کی ایک ذمہ داری رب کی حمد و ثنا کرنے میں پرستاروں کی
راھنمائی کرنی تھی۔ نیز، اُنہیں روزانہ کی ضروریات کے مطابق اماموں کی
مدد کرنی تھی۔ رب کے گھر کے دروازوں کی پہرا داری بھی لاویوں کی
ایک خدمت تھی۔ ھر دروازے پر ایک الگ گروہ کی ڈیوٹی لگائی گئی۔
یہ بھی مردِ خدا داؤد کی ھدایات کے مطابق ھوا۔
15 جو بھی حکم داؤد نے اماموں، لاویوں اور خزانوں کے متعلق دیا تھا
وہ اُنہوں نے پورا کیا۔
16 یوں سلیمان کے تمام منصوبے رب کے گھر کی بنیاد رکھنے سے لے
کر اُس کی تکمیل تک پورے ھوئے۔
17 بعد میں سلیمان عصیون جابر اور ایلات گیا۔ یہ شہر ادوم کے ساحل پر
واقع تھے۔
18 وھاں حیرام بادشاہ نے اپنے جہاز اور تجربہ کار ملاح بھیجے تا کہ وہ
سلیمان کے آدمیوں کے ساتھ مل کر جہازوں کو چلائیں۔ اُنہوں نے اوفیر
تک سفر کیا اور وھاں سے سلیمان کے لئے تقریباً 15,000 کلو گرام سونا لے
کر آئے۔

9

سبا کی ملکہ سلیمان سے ملتی ھے

1 سلیمان کی شہرت سبا کی ملکہ تک پہنچ گئی۔ جب اُس نے اُس کے
بارے میں سنا تو وہ سلیمان سے ملنے کے لئے روانہ ہوئی تا کہ اُسے مشکل
پہیلیاں پیش کر کے اُس کی دانش مندی جانچ لے۔ وہ نہایت بڑے قافلے
کے ساتھ یروشلم پہنچی جس کے اونٹ بلسان، کثرت کے سونے اور قیمتی
جواہر سے لدے ہوئے تھے۔
ملکہ کی سلیمان سے ملاقات ہوئی تو اُس نے اُس سے وہ تمام مشکل
سوالات پوچھے جو اُس کے ذہن میں تھے۔
2 سلیمان اُس کے ہر سوال کا جواب دے سکا۔ کوئی بھی بات اِتنی
پیچیدہ نہیں تھی کہ وہ اُس کا مطلب ملکہ کو بتا نہ سکتا۔
3 سبا کی ملکہ سلیمان کی حکمت اور اُس کے نئے محل سے بہت متاثر
ہوئی۔
4 اُس نے بادشاہ کی میزوں پر کے مختلف کھانے دیکھے اور یہ کہ اُس
کے افسر کس ترتیب سے اُس پر بٹھائے جاتے تھے۔ اُس نے بیروں کی
خدمت، اُن کی شاندار وردیوں اور ساقیوں کی شاندار وردیوں پر بھی غور کیا۔
جب اُس نے اِن باتوں کے علاوہ بھسم ہونے والی وہ قربانیاں بھی دیکھیں
جو سلیمان رب کے گھر میں چڑھاتا تھا تو ملکہ ھکا بکا رہ گئی۔
5 وہ بول اُٹھی، "واقعی، جو کچھ مَیں نے اپنے ملک میں آپ کے
شاھکاروں اور حکمت کے بارے میں سنا تھا وہ درست ھے۔
6 جب تک مَیں نے خود آ کر یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا
مجھے یقین نہیں آتا تھا۔ لیکن حقیقت میں مجھے آپ کی زبردست حکمت کے
بارے میں آدھا بھی نہیں بتایا گیا تھا۔ وہ اُن رپورٹوں سے کہیں زیادہ ھے جو
مجھ تک پہنچی تھیں۔
7 آپ کے لوگ کتنے مبارک ہیں! آپ کے افسر کتنے مبارک ہیں جو

مسلسل آپ کے سامنے کھڑے رہتے اور آپ کی دانش بھری باتیں سنتے ہیں!
8 رب آپ کے خدا کی تمجید ہو جس نے آپ کو پسند کر کے اپنے تخت
پر بٹھایا تاکہ رب اپنے خدا کی خاطر حکومت کریں۔ آپ کا خدا اسرائیل
سے محبت رکھتا ہے، اور وہ اُسے ابد تک قائم رکھنا چاہتا ہے، اِسی لئے
اُس نے آپ کو اُن کا بادشاہ بنا دیا ہے تاکہ انصاف اور راست بازی قائم
رکھیں۔“
9 پھر ملکہ نے سلیمان کو تقریباً 4,000 کلو گرام سونا، بہت زیادہ بلسان
اور جواہر دے دیئے۔ پہلے کبھی بھی اُتنا بلسان اسرائیل میں نہیں لایا گیا
تھا جتنا اُس وقت سبا کی ملکہ لائی۔
10 حیرام اور سلیمان کے آدمی اوفیر سے نہ صرف سونا لائے بلکہ اُنہوں
نے قیمتی لکڑی اور جواہر بھی اسرائیل تک پہنچائے۔
11 جتنی قیمتی لکڑی اُن دنوں میں یہوداہ میں درآمد ہوئی اُتنی پہلے کبھی
وہاں لائی نہیں گئی تھی۔ اِس لکڑی سے بادشاہ نے رب کے گھر اور اپنے
محل کے لئے سیڑھیاں بنوائیں۔ یہ موسیقاروں کے سرود اور ستار بنانے کے
لئے بھی استعمال ہوئی۔
12 سلیمان بادشاہ نے اپنی طرف سے سبا کی ملکہ کو بہت سے تحفے
دیئے۔ یہ اُن چیزوں سے زیادہ تھے جو ملکہ اپنے ملک سے اُس کے پاس
لائی تھی۔ جو بھی ملکہ چاہتی تھی یا اُس نے مانگا وہ اُسے دیا گیا۔ پھر وہ
اپنے نوکر چاکروں اور افسروں کے ہمراہ اپنے وطن واپس چلی گئی۔

سلیمان کی دولت اور شہرت

13 جو سونا سلیمان کو سالانہ ملتا تھا اُس کا وزن تقریباً 23,000 کلو
گرام تھا۔

14 اِس میں وہ ٹیکس شامل نہیں تھے جو اُسے سوداگروں، تاجروں، عرب بادشاہوں اور ضلعوں کے افسروں سے ملتے تھے۔ یہ اُسے سونا اور چاندی دیتے تھے۔

15-16 سلیمان بادشاہ نے 200 بڑی اور 300 چھوٹی ڈھالیں بنوائیں۔ اُن پر سونا منڈھا گیا۔ ہر بڑی ڈھال کے لئے تقریباً 7 کلو گرام سونا استعمال ہوا اور ہر چھوٹی ڈھال کے لئے ساڑھے 3 کلو گرام۔ سلیمان نے اُنہیں 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں محفوظ رکھا۔

17 اِن کے علاوہ بادشاہ نے ہاتھی دانت سے آراستہ ایک بڑا تخت بنوایا جس پر خالص سونا چڑھایا گیا۔

18-19 اُس کے ہر بازو کے ساتھ شیرببر کا مجسمہ تھا۔ تخت کچھ اونچا تھا، اور بادشاہ چھ پائے والی سیڑھی پر چڑھ کر اُس پر بیٹھتا تھا۔ دائیں اور بائیں طرف ہر پائے پر شیرببر کا مجسمہ تھا۔ پاؤں کے لئے سونے کی چوکی بنائی گئی تھی۔ اِس قسم کا تخت کسی اَور سلطنت میں نہیں پایا جاتا تھا۔

20 سلیمان کے تمام پیالے سونے کے تھے، بلکہ 'لبنان کا جنگل' نامی محل میں تمام برتن خالص سونے کے تھے۔ کوئی بھی چیز چاندی کی نہیں تھی، کیونکہ سلیمان کے زمانے میں چاندی کی کوئی قدر نہیں تھی۔

21 بادشاہ کے اپنے بحری جہاز تھے جو حیرام کے بندوں کے ساتھ مل کر مختلف جگہوں پر جاتے تھے۔ ہر تین سال کے بعد وہ سونے چاندی، ہاتھی دانت، بندروں اور موروں سے لدے ہوئے واپس آتے تھے۔

22 سلیمان کی دولت اور حکمت دنیا کے تمام بادشاہوں سے کہیں زیادہ تھی۔

23 دنیا کے تمام بادشاہ اُس سے ملنے کی کوشش کرتے رہے تاکہ وہ حکمت سن لیں جو اللہ نے اُس کے دل میں ڈال دی تھی۔

24 سال بہ سال جو بھی سلیمان کے دربار میں آتا وہ کوئی نہ کوئی
تحفہ لاتا۔ یوں اُسے سونے چاندی کے برتن، قیمتی لباس، ہتھیار، بلسان،
گھوڑے اور خچر ملتے رہے۔
25 گھوڑوں اور رتھوں کو رکھنے کے لئے سلیمان کے 4,000 تھان تھے۔
اُس کے 12,000 گھوڑے تھے۔ کچھ اُس نے رتھوں کے لئے مخصوص کئے
گئے شہروں میں اور کچھ یروشلم میں اپنے پاس رکھے۔
26 سلیمان اُن تمام بادشاہوں کا حکمران تھا جو دریائے فرات سے لے
کر فلستیوں کے ملک کی مصری سرحد تک حکومت کرتے تھے۔
27 بادشاہ کی سرگرمیوں کے باعث چاندی پتھر جیسی عام ہو گئی اور
دیودار کی قیمتی لکڑی مغرب کے نشیبی پہاڑی علاقے کی انجیرتوت کی
سستی لکڑی جیسی عام ہو گئی۔
28 بادشاہ کے گھوڑے مصر اور دیگر کئی ملکوں سے درآمد ہوتے
تھے۔

سلیمان کی موت

29 سلیمان کی زندگی کے بارے میں مزید باتیں شروع سے لے کر آخر
تک 'ناتن نبی کی تاریخ،' سَیلا کے رہنے والے نبی اخیاہ کی کتاب 'اخیاہ
کی نبوّت' اور یرُبعام بن نباط سے متعلق کتاب 'عِدّو غیب بین کی رویائیں'
میں درج ہیں۔
30 سلیمان 40 سال کے دوران پورے اسرائیل پر حکومت کرتا رہا۔ اُس
کا دارالحکومت یروشلم تھا۔
31 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے
میں دفن کیا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا رحبعام تخت
نشین ہوا۔

10

شمالی قبیلے الگ ہو جاتے ہیں

1 رحبعام سِکم گیا، کیونکہ وہاں تمام اسرائیلی اُسے بادشاہ مقرر کرنے کے
لئے جمع ہو گئے تھے۔
2 یرُبعام بن نباط یہ خبر سنتے ہی مصر سے جہاں اُس نے سلیمان بادشاہ
سے بھاگ کر پناہ لی تھی اسرائیل واپس آیا۔
3 اسرائیلیوں نے اُسے بُلایا تاکہ اُس کے ساتھ سِکم جائیں۔ جب پہنچا تو
اسرائیل کی پوری جماعت یرُبعام کے ساتھ مل کر رحبعام سے ملنے گئی۔
اُنہوں نے بادشاہ سے کہا،
4 ”جو جوا آپ کے باپ نے ہم پر ڈال دیا تھا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، اور
جو وقت اور پیسے ہمیں بادشاہ کی خدمت میں صَرف کرنے تھے وہ ناقابلِ
برداشت تھے۔ اب دونوں کو کم کر دیں۔ پھر ہم خوشی سے آپ کی خدمت
کریں گے۔“
5 رحبعام نے جواب دیا، ”مجھے تین دن کی مہلت دیں، پھر دوبارہ میرے
پاس آئیں۔“ چنانچہ لوگ چلے گئے۔
6 پھر رحبعام بادشاہ نے اُن بزرگوں سے مشورہ کیا جو سلیمان کے جیتے
جی بادشاہ کی خدمت کرتے رہے تھے۔ اُس نے پوچھا، ”آپ کا کیا خیال
ہے؟ مَیں اِن لوگوں کو کیا جواب دوں؟“
7 بزرگوں نے جواب دیا، ”ہمارا مشورہ ہے کہ اِس وقت اُن سے مہربانی
سے پیش آ کر اُن سے اچھا سلوک کریں اور نرم جواب دیں۔ اگر آپ ایسا
کریں تو وہ ہمیشہ آپ کے وفادار خادم بنے رہیں گے۔“

8 لیکن رحبعام نے بزرگوں کا مشورہ رد کر کے اُس کی خدمت میں
حاضر اُن جوانوں سے مشورہ کیا جو اُس کے ساتھ پروان چڑھے تھے۔
9 اُس نے پوچھا، ”مَیں اِس قوم کو کیا جواب دوں؟ یہ تقاضا کر رہے
ہیں کہ مَیں وہ جوا ہلکا کر دوں جو میرے باپ نے اُن پر ڈال دیا۔“
10 جو جوان اُس کے ساتھ پروان چڑھے تھے اُنہوں نے کہا، ”اچھا، یہ
لوگ تقاضا کر رہے ہیں کہ آپ کے باپ کا جوا ہلکا کیا جائے؟ اُنہیں بتا
دینا، ’میری چھوٹی اُنگلی میرے باپ کی کمر سے زیادہ موٹی ہے!
11 بےشک جو جوا اُس نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، لیکن
میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔ جہاں میرے باپ نے آپ کو کوڑے
لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے تادیب کروں گا‘!“

12 تین دن کے بعد جب یرُبعام تمام اسرائیلیوں کے ساتھ رحبعام کا فیصلہ
سننے کے لئے واپس آیا
13 تو بادشاہ نے اُنہیں سخت جواب دیا۔ بزرگوں کا مشورہ رد کر کے
14 اُس نے اُنہیں جوانوں کا جواب دیا، ”بےشک جو جوا میرے باپ
نے آپ پر ڈال دیا اُسے اُٹھانا مشکل تھا، لیکن میرا جوا اَور بھی بھاری ہو گا۔
جہاں میرے باپ نے آپ کو کوڑے لگائے وہاں مَیں آپ کی بچھوؤں سے
تادیب کروں گا!“
15 یوں رب کی مرضی پوری ہوئی کہ رحبعام لوگوں کی بات نہیں مانے
گا۔ کیونکہ اب رب کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو سَیلا کے نبی اخیاہ
نے یرُبعام بن نباط کو بتائی تھی۔

16 جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ بادشاہ ہماری بات سننے کے لئے تیار
نہیں ہے تو اُنہوں نے اُس سے کہا، ”نہ ہمیں داؤد سے میراث میں کچھ ملے
گا، نہ یسّی کے بیٹے سے کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ اے اسرائیل، سب اپنے اپنے

گھر واپس چلیں! اے داؤد، اب اپنا گھر خود سنبھال لو!“ یہ کہہ کر وہ
سب چلے گئے۔
17 صرف یہوداہ کے قبیلے کے شہروں میں رہنے والے اسرائیلی رحبعام
کے تحت رہے۔
18 پھر رحبعام بادشاہ نے بے گاریوں پر مقرر افسر ادونیرام کو شمالی
قبیلوں کے پاس بھیج دیا، لیکن اُسے دیکھ کر لوگوں نے اُسے سنگسار کیا۔
تب رحبعام جلدی سے اپنے رتھ پر سوار ہوا اور بھاگ کر یروشلم پہنچ گیا۔
19 یوں اسرائیل کے شمالی قبیلے داؤد کے شاہی گھرانے سے الگ ہو
گئے اور آج تک اُس کی حکومت نہیں مانتے۔

11

رحبعام کو اسرائیل سے لڑنے کی اجازت نہیں ملتی

1 جب رحبعام یروشلم پہنچا تو اُس نے یہوداہ اور بن یمین کے قبیلوں
کے چیدہ چیدہ فوجیوں کو اسرائیل سے جنگ کرنے کے لئے بُلایا۔
1,80,000 مرد جمع ہوئے تا کہ رحبعام کے لئے اسرائیل پر دوبارہ قابو
پائیں۔
2 لیکن عین اُس وقت مردِ خدا سمعیاہ کو رب کی طرف سے پیغام ملا،
3 ”یہوداہ کے بادشاہ رحبعام بن سلیمان اور یہوداہ اور بن یمین کے تمام
افراد کو اطلاع دے،
4 ’رب فرماتا ہے کہ اپنے بھائیوں سے جنگ مت کرنا۔ ہر ایک اپنے
اپنے گھر واپس چلا جائے، کیونکہ جو کچھ ہوا ہے وہ میرے حکم پر ہوا
ہے‘۔“
تب وہ رب کی سن کر یرُبعام سے لڑنے سے باز آئے۔

رحبعام کی قلعہ بندی

5 رحبعام کا دار الحکومت یروشلم رہا۔ یہوداہ میں اُس نے ذیل کے
شہروں کی قلعہ بندی کی:
6 بیت لحم، عیطام، تقوع،
7 بیت صور، سوکہ، عدُلام،
8 جات، مریسہ، زیف،
9 ادورائیم، لکیس، عزیقہ،
10 صُرعہ، ایالون اور حبرون۔ یہوداہ اور بن یمین کے اِن قلعہ بند شہروں
کو
11 مضبوط کر کے رحبعام نے ہر شہر پر افسر مقرر کئے۔ اُن میں اُس نے
خوراک، زیتون کے تیل اور مَے کا ذخیرہ کر لیا
12 اور ساتھ ساتھ اُن میں ڈھالیں اور نیزے بھی رکھے۔ اِس طرح اُس نے
اُنہیں بہت مضبوط بنا کر یہوداہ اور بن یمین پر اپنی حکومت محفوظ کر لی۔

امام اور لاوی یہوداہ میں منتقل ہو جاتے ہیں

13 گو امام اور لاوی تمام اسرائیل میں بکھرے رہتے تھے تو بھی اُنہوں نے
رحبعام کا ساتھ دیا۔
14 اپنی چراگاہوں اور ملکیت کو چھوڑ کر وہ یہوداہ اور یروشلم میں آباد
ہوئے، کیونکہ یرُبعام اور اُس کے بیٹوں نے اُنہیں امام کی حیثیت سے رب
کی خدمت کرنے سے روک دیا تھا۔
15 اُن کی جگہ اُس نے اپنے ذاتی امام مقرر کئے جو اونچی جگہوں پر کے
مندروں کو سنبھالتے ہوئے بکرے کے دیوتاؤں اور بچھڑے کے بُتوں کی
خدمت کرتے تھے۔
16 لاویوں کی طرح تمام قبیلوں کے بہت سے ایسے لوگ یہوداہ میں منتقل
ہوئے جو پورے دل سے رب اسرائیل کے خدا کے طالب رہے تھے۔ وہ

یروشلم آئے تا کہ رب اپنے باپ دادا کے خدا کو قربانیاں پیش کر سکیں۔
17 یہوداہ کی سلطنت نے ایسے لوگوں سے تقویت پائی۔ وہ رحبعام بن
سلیمان کے لئے تین سال تک مضبوطی کا سبب تھے، کیونکہ تین سال تک
یہوداہ داؤد اور سلیمان کے اچھے نمونے پر چلتا رہا۔

رحبعام کا خاندان

18 رحبعام کی شادی محلت سے ہوئی جو یریموت اور ابی خیل کی بیٹی
تھی۔ یریموت داؤد کا بیٹا اور ابی خیل اِلیاب بن یسّی کی بیٹی تھی۔
19 محلت کے تین بیٹے یعوس، سمریاہ اور زہم پیدا ہوئے۔
20 بعد میں رحبعام کی معکہ بنت ابی سلوم سے شادی ہوئی۔ اِس رشتے
سے چار بیٹے ابیاہ، عتّی، زیزا اور سلومیت پیدا ہوئے۔
21 رحبعام کی 18 بیویاں اور 60 داشتائیں تھیں۔ اِن کے کُل 28 بیٹے اور
60 بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ لیکن معکہ بنت ابی سلوم رحبعام کو سب سے زیادہ
پیاری تھی۔
22 اُس نے معکہ کے پہلوٹھے ابیاہ کو اُس کے بھائیوں کا سربراہ بنا دیا اور
مقرر کیا کہ یہ بیٹا میرے بعد بادشاہ بنے گا۔
23 رحبعام نے اپنے بیٹوں سے بڑی سمجھ داری کے ساتھ سلوک کیا،
کیونکہ اُس نے اُنہیں الگ الگ کر کے یہوداہ اور بن یمین کے پورے قبائلی
علاقے اور تمام قلعہ بند شہروں میں بسا دیا۔ ساتھ ساتھ وہ اُنہیں کثرت کی
خوراک اور بیویاں مہیا کرتا رہا۔

12

مصر کی یہوداہ پر فتح

1 جب رحبعام کی سلطنت زور پکڑ کر مضبوط ہو گئی تو اُس نے تمام
اسرائیل سمیت رب کی شریعت کو ترک کر دیا۔

2 اُن کی رب سے بےوفائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ رحبعام کی حکومت کے
پانچویں سال میں مصر کے بادشاہ سیسق نے یروشلم پر حملہ کیا۔
3 اُس کی فوج بہت بڑی تھی۔ 1,200 رتھوں کے علاوہ 60,000
گھڑسوار اور لبیا، سُکّیوں کے ملک اور ایتھوپیا کے بےشمار پیادہ سپاہی
تھے۔
4 یکے بعد دیگرے یہوداہ کے قلعہ بند شہروں پر قبضہ کرتے کرتے
مصری بادشاہ یروشلم تک پہنچ گیا۔
5 تب سمعیاہ نبی رحبعام اور یہوداہ کے اُن بزرگوں کے پاس آیا جنہوں
نے سیسق کے آگے آگے بھاگ کر یروشلم میں پناہ لی تھی۔ اُس نے اُن سے
کہا، "رب فرماتا ہے، 'تم نے مجھے ترک کر دیا ہے، اِس لئے اب مَیں
تمہیں ترک کر کے سیسق کے حوالے کر دوں گا'۔"
6 یہ پیغام سن کر رحبعام اور یہوداہ کے بزرگوں نے بڑی انکساری کے
ساتھ تسلیم کیا کہ رب ہی عادل ہے۔
7 اُن کی یہ عاجزی دیکھ کر رب نے سمعیاہ سے کہا، "چونکہ اُنہوں
نے بڑی خاکساری سے اپنا غلط رویہ تسلیم کر لیا ہے اِس لئے مَیں اُنہیں
تباہ نہیں کروں گا بلکہ جلد ہی اُنہیں رِہا کروں گا۔ میرا غضب سیسق کے
ذریعے یروشلم پر نازل نہیں ہو گا۔
8 لیکن وہ اِس قوم کو ضرور اپنے تابع کر رکھے گا۔ تب وہ سمجھ لیں گے
کہ میری خدمت کرنے اور دیگر ممالک کے بادشاہوں کی خدمت کرنے
میں کیا فرق ہے۔"
9 مصر کے بادشاہ سیسق نے یروشلم پر حملہ کرتے وقت رب کے گھر
اور شاہی محل کے تمام خزانے لُوٹ لئے۔ سونے کی وہ ڈھالیں بھی چھین

لی گئیں جو سلیمان نے بنوائی تھیں۔
10 اِن کی جگہ رحبعام نے پیتل کی ڈھالیں بنوائیں اور اُنہیں اُن محافظوں
کے افسروں کے سپرد کیا جو شاہی محل کے دروازے کی پہرا داری کرتے
تھے۔
11 جب بھی بادشاہ رب کے گھر میں جاتا تب محافظ یہ ڈھالیں اُٹھا کر
ساتھ لے جاتے۔ اِس کے بعد وہ اُنہیں پہرے داروں کے کمرے میں واپس
لے جاتے تھے۔
12 چونکہ رحبعام نے بڑی انکساری سے اپنا غلط رویہ تسلیم کیا اِس لئے
رب کا اُس پر غضب ٹھنڈا ہو گیا، اور وہ پورے طور پر تباہ نہ ہوا۔ در
حقیقت یہوداہ میں اب تک کچھ نہ کچھ پایا جاتا تھا جو اچھا تھا۔

رحبعام کی موت

13 رحبعام کی سلطنت نے دوبارہ تقویت پائی، اور یروشلم میں رہ کر وہ
اپنی حکومت جاری رکھ سکا۔ 41 سال کی عمر میں وہ تخت نشین ہوا تھا،
اور وہ 17 سال بادشاہ رہا۔ اُس کا دار الحکومت یروشلم تھا، وہ شہر جسے
رب نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے چن لیا تاکہ اُس میں اپنا نام قائم کرے۔
اُس کی ماں نعمہ عمونی تھی۔
14 رحبعام نے اچھی زندگی نہ گزاری، کیونکہ وہ پورے دل سے رب
کا طالب نہ رہا تھا۔
15 باقی جو کچھ رحبعام کی حکومت کے دوران شروع سے لے کر آخر
تک ہوا اُس کا سمعیاہ نبی اور غیب بین عِدّو کی تاریخی کتاب میں بیان ہے۔
وہاں اُس کے نسب نامے کا ذکر بھی ہے۔ دونوں بادشاہوں رحبعام اور
یرُبعام کے جیتے جی اُن کے درمیان جنگ جاری رہی۔

16 جب رحبعام مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس
حصے میں دفنایا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا ابیاہ تخت
نشین ہوا۔

13

یہوداہ کا بادشاہ ابیاہ

1 ابیاہ اسرائیل کے بادشاہ یرُبعام اوّل کی حکومت کے 18ویں سال
میں یہوداہ کا بادشاہ بنا۔
2 وہ تین سال بادشاہ رہا، اور اُس کا دارالحکومت یروشلم تھا۔ اُس کی
ماں معکہ بنت اُوری ایل جِبعہ کی رہنے والی تھی۔

ایک دن ابیاہ اوریرُبعام کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔
3 4,00,000 تجربہ کار فوجیوں کو جمع کرکے ابیاہ یرُبعام سے لڑنے کے
لئے نکلا۔ یرُبعام 8,00,000 تجربہ کار فوجیوں کے ساتھ اُس کے مقابل
صف آرا ہوا۔
4 پھر ابیاہ نے افرائیم کے پہاڑی علاقے کے پہاڑ صمریم پر چڑھ کر بلند آواز
سے پکارا،

"یرُبعام اور تمام اسرائیلیو، میری بات سنیں!
5 کیا آپ کو نہیں معلوم کہ رب اسرائیل کے خدا نے داؤد سے نمک کا
ابدی عہد باندھ کر اُسے اور اُس کی اولاد کو ہمیشہ کے لئے اسرائیل کی
سلطنت عطا کی ہے؟
6 تو بھی سلیمان بن داؤد کا ملازم یرُبعام بن نباط اپنے مالک کے خلاف
اُٹھ کر باغی ہو گیا۔

7 اُس کے ارد گرد کچھ بدمعاش جمع ہوئے اور رحبعام بن سلیمان کی
مخالفت کرنے لگے۔ اُس وقت وہ جوان اور ناتجربہ کار تھا، اِس لئے اُن کا
صحیح مقابلہ نہ کر سکا۔
8 اور اب آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ ہم رب کی بادشاہی پر فتح پا سکتے
ہیں، اُسی بادشاہی پر جو داؤد کی اولاد کے ہاتھ میں ہے۔ آپ سمجھتے ہیں
کہ آپ کی فوج بہت ہی بڑی ہے، اور کہ سونے کے بچھڑے آپ کے ساتھ
ہیں، وہی بُت جو یرُبعام نے آپ کی پوجا کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔
9 لیکن آپ نے رب کے اماموں یعنی ہارون کی اولاد کو لاویوں سمیت
ملک سے نکال کر اُن کی جگہ ایسے پجاری خدمت کے لئے مقرر کئے جیسے
بُت پرست قوموں میں پائے جاتے ہیں۔ جو بھی چاہتا ہے کہ اُسے مخصوص
کر کے امام بنایا جائے اُسے صرف ایک جوان بَیل اور سات مینڈھے پیش
کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اِن نام نہاد خداؤں کا پجاری بننے کے لئے کافی
ہے۔
10 لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے رب ہی ہمارا خدا ہے۔ ہم نے اُسے
ترک نہیں کیا۔ صرف ہارون کی اولاد ہی ہمارے امام ہیں۔ صرف یہ اور
لاوی رب کی خدمت کرتے ہیں۔
11 یہی صبح شام اُسے بھسم ہونے والی قربانیاں اور خوشبودار بخور پیش
کرتے ہیں۔ پاک میز پر رب کے لئے مخصوص روٹیاں رکھنا اور سونے کے
شمع دان کے چراغ جلانا اِن ہی کی ذمہ داری رہی ہے۔ غرض، ہم رب
اپنے خدا کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں جبکہ آپ نے اُسے ترک کر دیا
ہے۔
12 چنانچہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہی ہمارا راہنما ہے، اور اُس کے امام
تُرم بجا کر آپ سے لڑنے کا اعلان کریں گے۔ اسرائیل کے مردو، خبردار!

رب اپنے باپ دادا کے خدا سے مت لڑنا۔ یہ جنگ آپ جیت ہی نہیں
سکتے!“
13 اِتنے میں یرُبعام نے چپکے سے کچھ دستوں کو یہوداہ کی فوج کے
پیچھے بھیج دیا تاکہ وہاں تاک میں بیٹھ جائیں۔ یوں اُس کی فوج کا ایک
حصہ یہوداہ کی فوج کے سامنے اور دوسرا حصہ اُس کے پیچھے تھا۔
14 اچانک یہوداہ کے فوجیوں کو پتا چلا کہ دشمن سامنے اور پیچھے سے
ہم پر حملہ کر رہا ہے۔ چیختے چلّاتے ہوئے اُنہوں نے رب سے مدد مانگی۔
اماموں نے اپنے تُرم بجائے
15 اور یہوداہ کے مردوں نے جنگ کا نعرہ لگایا۔ جب اُن کی آوازیں
بلند ہوئیں تو اللہ نے یرُبعام اور تمام اسرائیلیوں کو شکست دے کر ابیاہ اور
یہوداہ کی فوج کے سامنے سے بھگا دیا۔
16 اسرائیلی فرار ہوئے، لیکن اللہ نے اُنہیں یہوداہ کے حوالے کر دیا۔
17 ابیاہ اور اُس کے لوگ اُنہیں بڑا نقصان پہنچا سکے۔ اسرائیل کے
5,00,000 تجربہ کار فوجی میدانِ جنگ میں مارے گئے۔
18 اُس وقت اسرائیل کی بڑی بےعزتی ہوئی جبکہ یہوداہ کو تقویت ملی۔
کیونکہ وہ رب اپنے باپ دادا کے خدا پر بھروسا رکھتے تھے۔
19 ابیاہ نے یرُبعام کا تعاقب کرتے کرتے اُس سے تین شہر گرد و نواح کی
آبادیوں سمیت چھین لئے، بیت ایل، یسانہ اور عِفرون۔
20 ابیاہ کے جیتے جی یرُبعام دوبارہ تقویت نہ پا سکا، اور تھوڑی دیر کے
بعد رب نے اُسے مار دیا۔
21 اُس کے مقابلے میں ابیاہ کی طاقت بڑھتی گئی۔ اُس کی 14 بیویوں کے
22 بیٹے اور 16 بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

22 باقی جو کچھ ابیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو کچھ اُس نے کیا
اور کہا، وہ عِدّو نبی کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

14

1 جب ابیاہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے
میں دفنایا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ پھر اُس کا بیٹا آسا تخت نشین
ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ آسا

آسا کی حکومت کے تحت ملک میں 10 سال تک امن و امان قائم رہا۔
2 آسا وہ کچھ کرتا رہا جو رب اُس کے خدا کے نزدیک اچھا اور ٹھیک
تھا۔
3 اُس نے اجنبی معبودوں کی قربان گاہوں کو اونچی جگہوں کے
مندروں سمیت گرا کر دیوتاؤں کے لئے مخصوص کئے گئے ستونوں کو ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا اور یسیرت دیوی کے کھمبے کاٹ ڈالے۔
4 ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے باشندوں کو ہدایت دی کہ وہ رب اپنے
باپ دادا کے خدا کے طالب ہوں اور اُس کے احکام کے تابع رہیں۔
5 یہوداہ کے تمام شہروں سے اُس نے بخور کی قربان گاہیں اور اونچی
جگہوں کے مندر دُور کر دیئے۔ چنانچہ اُس کی حکومت کے دوران
بادشاہی میں سکون رہا۔
6 امن و امان کے اِن سالوں کے دوران آسا یہوداہ میں کئی شہروں کی قلعہ
بندی کر سکا۔ جنگ کا خطرہ نہیں تھا، کیونکہ رب نے اُسے سکون مہیا
کیا۔
7 بادشاہ نے یہوداہ کے باشندوں سے کہا، "آئیں، ہم اِن شہروں کی قلعہ
بندی کریں! ہم اِن کے ارد گرد فصیلیں بنا کر اُنہیں بُرجوں، دروازوں اور

کنڈوں سے مضبوط کریں۔ کیونکہ اب تک ملک ہمارے ہاتھ میں ہے۔ چونکہ ہم رب اپنے خدا کے طالب رہے ہیں اِس لئے اُس نے ہمیں چاروں طرف صلح سلامتی مہیا کی ہے۔“ چنانچہ قلعہ بندی کا کام شروع ہوا بلکہ تکمیل تک پہنچ سکا۔

ایتھوپیا پر فتح

8 آسا کی فوج میں بڑی ڈھالوں اور نیزوں سے لیس یہوداہ کے 3,00,000
افراد تھے۔ اِس کے علاوہ چھوٹی ڈھالوں اور کمانوں سے مسلح بن یمین کے
2,80,000 افراد تھے۔ سب تجربہ کار فوجی تھے۔
9 ایک دن ایتھوپیا کے بادشاہ زارح نے یہوداہ پر حملہ کیا۔ اُس کے
بےشمار فوجی اور 300 رتھ تھے۔ بڑھتے بڑھتے وہ مریسہ تک پہنچ گیا۔
10 آسا اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا۔ وادیٔ صفاتہ میں دونوں فوجیں
لڑنے کے لئے صف آرا ہوئیں۔
11 آسا نے رب اپنے خدا سے التماس کی، ”اے رب، صرف تُو ہی
بےبسوں کو طاقت وروں کے حملوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اے رب
ہمارے خدا، ہماری مدد کر! کیونکہ ہم تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں۔ تیرا ہی
نام لے کر ہم اِس بڑی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ اے رب،
تُو ہی ہمارا خدا ہے۔ ایسا نہ ہونے دے کہ انسان تیری مرضی کی خلاف
ورزی کرنے میں کامیاب ہو جائے۔“
12 تب رب نے آسا اور یہوداہ کے دیکھتے دیکھتے دشمن کو شکست دی۔
ایتھوپیا کے فوجی فرار ہوئے،
13 اور آسا نے اپنے فوجیوں کے ساتھ جرار تک اُن کا تعاقب کیا۔ دشمن
کے اِتنے افراد ہلاک ہوئے کہ اُس کی فوج بعد میں بحال نہ ہو سکی۔ رب

خود اور اُس کی فوج نے دشمن کو تباہ کر دیا تھا۔ یہوداہ کے مردوں نے
بہت سا مال لُوٹ لیا۔
14 وہ جرار کے ارد گرد کے شہروں پر بھی قبضہ کرنے میں کامیاب
ہوئے، کیونکہ مقامی لوگوں میں رب کی دہشت پھیل گئی تھی۔ نتیجے
میں اِن شہروں سے بھی بہت سا مال چھین لیا گیا۔
15 اِس مہم کے دوران اُنہوں نے گلہ بانوں کی خیمہ گاہوں پر بھی حملہ
کیا اور اُن سے کثرت کی بھیڑبکریاں اور اونٹ لُوٹ کر اپنے ساتھ یروشلم لے
آئے۔

15

آسا رب سے عہد کی تجدید کرتا ہے

1 اللہ کا روح عزریاہ بن عودید پر نازل ہوا،
2 اور وہ آسا سے ملنے کے لئے نکلا اور کہا، ”اے آسا اور یہوداہ اور بن
یمین کے تمام باشندو، میری بات سنو! رب تمہارے ساتھ ہے اگر تم اُسی
کے ساتھ رہو۔ اگر تم اُس کے طالب رہو تو اُسے پا لو گے۔ لیکن جب بھی
تم اُسے ترک کرو تو وہ تم ھی کو ترک کرے گا۔
3 لمبے عرصے تک اسرائیل حقیقی خدا کے بغیر زندگی گزارتے رہے۔ نہ
کوئی امام تھا جو اُنہیں اللہ کی راہ سکھاتا، نہ شریعت۔
4 لیکن جب کبھی وہ مصیبت میں پھنس جاتے تو دوبارہ رب اسرائیل
کے خدا کے پاس لوٹ آتے۔ وہ اُسے تلاش کرتے اور نتیجے میں اُسے پا
لیتے۔
5 اُس زمانے میں سفر کرنا خطرناک ہوتا تھا، کیونکہ امن و امان کہیں
نہیں تھا۔

6 ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ اور ایک شہر دوسرے کے ساتھ لڑتا
رہتا تھا۔ اِس کے پیچھے اللہ کا ہاتھ تھا۔ وہی اُنہیں ہر قسم کی مصیبت میں
ڈالتا رہا۔
7 لیکن جہاں تک تمہارا تعلق ہے، مضبوط ہو اور ہمت نہ ہارو۔ اللہ
ضرور تمہاری محنت کا اجر دے گا۔“
8 جب آسا نے عودید کے بیٹے عزریاہ نبی کی پیش گوئی سنی تو اُس کا
حوصلہ بڑھ گیا، اور اُس نے اپنے پورے علاقے کے گھنونے بُتوں کو دُور
کر دیا۔ اِس میں یہوداہ اور بن یمین کے علاوہ افرائیم کے پہاڑی علاقے کے
وہ شہر شامل تھے جن پر اُس نے قبضہ کر لیا تھا۔ ساتھ ساتھ اُس نے اُس
قربان گاہ کی مرمت کروائی جو رب کے گھر کے دروازے کے سامنے
تھی۔
9 پھر اُس نے یہوداہ اور بن یمین کے تمام لوگوں کو یروشلم بُلایا۔ اُن
اسرائیلیوں کو بھی دعوت ملی جو افرائیم، منسّی اور شمعون کے قبائلی علاقوں
سے منتقل ہو کر یہوداہ میں آباد ہوئے تھے۔ کیونکہ بےشمار لوگ یہ دیکھ
کر کہ رب آسا کا خدا اُس کے ساتھ ہے اسرائیل سے نکل کر یہوداہ میں جا
بسے تھے۔
10 آسا بادشاہ کی حکومت کے 15ویں سال اور تیسرے مہینے میں سب
یروشلم میں جمع ہوئے۔
11 وہاں اُنہوں نے لُوٹے ہوئے مال میں سے رب کو 700 بَیل اور 7,000
بھیڑبکریاں قربان کر دیں۔
12 اُنہوں نے عہد باندھا، ’ہم پورے دل و جان سے رب اپنے باپ دادا
کے خدا کے طالب رہیں گے۔
13 اور جو رب اسرائیل کے خدا کا طالب نہیں رہے گا اُسے سزائے موت
دی جائے گی، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت۔‘

14 بلند آواز سے اُنھوں نے قَسم کھا کر رب سے اپنی وفاداری کا اعلان
کیا۔ ساتھ ساتھ تُرم اور نرسنگے بجتے رہے۔
15 یہ عہد تمام یہوداہ کے لئے خوشی کا باعث تھا، کیونکہ اُنھوں نے
پورے دل سے قَسم کھا کر اُسے باندھا تھا۔ اور چونکہ وہ پورے دل سے
خدا کے طالب تھے اِس لئے وہ اُسے پا بھی سکے۔ نتیجے میں رب نے اُنھیں
چاروں طرف امن و امان مہیا کیا۔
16 آسا کی ماں معکہ بادشاہ کی ماں ہونے کے باعث بہت اثر و رسوخ
رکھتی تھی۔ لیکن آسا نے یہ عُہدہ ختم کر دیا جب ماں نے یسیرت دیوی
کا گھنونا کھمبا بنوا لیا۔ آسا نے یہ بُت کٹوا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور
وادیٔ قدرون میں جلا دیا۔
17 افسوس کہ اُس نے اسرائیل کی اونچی جگہوں کے مندروں کو دُور
نہ کیا۔ توبھی آسا اپنے جیتے جی پورے دل سے رب کا وفادار رہا۔
18 سونا چاندی اور باقی جتنی چیزیں اُس کے باپ اور اُس نے رب کے
لئے مخصوص کی تھیں اُن سب کو وہ رب کے گھر میں لایا۔
19 آسا کی حکومت کے 35ویں سال تک جنگ دوبارہ نہ چھڑی۔

16

شام کے ساتھ آسا کا معاہدہ

1 آسا کی حکومت کے 36ویں سال میں اسرائیل کے بادشاہ بعشا نے
یہوداہ پر حملہ کر کے رامہ شہر کی قلعہ بندی کی۔ مقصد یہ تھا کہ نہ کوئی
یہوداہ کے ملک میں داخل ہو سکے، نہ کوئی وہاں سے نکل سکے۔

2 جواب میں آسا نے شام کے بادشاہ بن ہدد کے پاس وفد بھیجا جس کا
دارالحکومت دمشق تھا۔ اُس نے رب کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں
کی سونا چاندی وفد کے سپرد کر کے دمشق کے بادشاہ کو پیغام بھیجا،
3 ”میرا آپ کے ساتھ عہد ہے جس طرح میرے باپ کا آپ کے باپ
کے ساتھ عہد تھا۔ گزارش ہے کہ آپ سونے چاندی کا یہ تحفہ قبول کر
کے اسرائیل کے بادشاہ بعشا کے ساتھ اپنا عہد منسوخ کر دیں تاکہ وہ میرے
ملک سے نکل جائے۔“

4 بن ہدد متفق ہوا۔ اُس نے اپنے فوجی افسروں کو اسرائیل کے شہروں
پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دیا تو اُنہوں نے عِیون، دان، ابیل مائم اور نفتالی
کے اُن تمام شہروں پر قبضہ کر لیا جن میں شاہی گودام تھے۔
5 جب بعشا کو اِس کی خبر ملی تو اُس نے رامہ کی قلعہ بندی کرنے سے
باز آ کر اپنی یہ مہم چھوڑ دی۔

6 پھر آسا بادشاہ نے یہوداہ کے تمام مردوں کی بھرتی کر کے اُنہیں رامہ
بھیج دیا تاکہ وہ اُن تمام پتھروں اور شہتیروں کو اُٹھا کر لے جائیں جن سے
بعشا بادشاہ رامہ کی قلعہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ اِس سامان سے آسا نے جِبع
اور مِصفاہ شہروں کی قلعہ بندی کی۔

آسا کے آخری سال اور موت

7 اُس وقت حنانی غیب بین یہوداہ کے بادشاہ آسا کو ملنے آیا۔ اُس نے
کہا، ”افسوس کہ آپ نے رب اپنے خدا پر اعتماد نہ کیا بلکہ اَرام کے
بادشاہ پر، کیونکہ اِس کا بُرا نتیجہ نکلا ہے۔ رب شام کے بادشاہ کی فوج
کو آپ کے حوالے کرنے کے لئے تیار تھا، لیکن اب یہ موقع جاتا رہا ہے۔

8 کیا آپ بھول گئے ہیں کہ ایتھوپیا اور لبیا کی کتنی بڑی فوج آپ سے
لڑنے آئی تھی؟ اُن کے ساتھ کثرت کے رتھ اور گھڑسوار بھی تھے۔ لیکن
اُس وقت آپ نے رب پر اعتماد کیا، اور جواب میں اُس نے اُنہیں آپ کے
حوالے کر دیا۔
9 رب تو اپنی نظر پوری رُوئے زمین پر دوڑاتا رہتا ہے تاکہ اُن کی تقویت
کرے جو پوری وفاداری سے اُس سے لپٹے رہتے ہیں۔ آپ کی احمقانہ حرکت
کی وجہ سے آپ کو اب سے متواتر جنگیں تنگ کرتی رہیں گی۔“
10 یہ سن کر آسا غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ آپے سے باہر ہو کر اُس نے
حکم دیا کہ نبی کو گرفتار کر کے اُس کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونکو۔ اُس وقت
سے آسا اپنی قوم کے کئی لوگوں پر ظلم کرنے لگا۔

11 باقی جو کچھ شروع سے لے کر آخر تک آسا کی حکومت کے دوران
ہوا وہ ’شاہانِ یہوداہ و اسرائیل کی تاریخ‘ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔
12 حکومت کے 39ویں سال میں اُس کے پاؤں کو بیماری لگ گئی۔
گو اُس کی بُری حالت تھی توبھی اُس نے رب کو تلاش نہ کیا بلکہ صرف
ڈاکٹروں کے پیچھے پڑ گیا۔
13 حکومت کے 41ویں سال میں آسا مر کر اپنے باپ دادا سے جا
ملا۔
14 اُس نے یروشلم کے اُس حصے میں جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے اپنے
لئے چٹان میں قبر تراشی تھی۔ اب اُسے اِس میں دفن کیا گیا۔ جنازے کے
وقت لوگوں نے لاش کو ایک پلنگ پر لٹا دیا جو بلسان کے تیل اور مختلف
قسم کے خوشبودار مرہموں سے ڈھانپا گیا تھا۔ پھر اُس کے احترام میں لکڑی
کا زبردست ڈھیر جلایا گیا۔

17

یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط

1 آسا کے بعد اُس کا بیٹا یہوسفط تخت نشین ہوا۔ اُس نے یہوداہ کی
طاقت بڑھائی تاکہ وہ اسرائیل کا مقابلہ کر سکے۔
2 یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں میں اُس نے دستے بٹھائے۔ یہوداہ کے
پورے قبائلی علاقے میں اُس نے چوکیاں تیار کر رکھیں اور اِسی طرح افرائیم
کے اُن شہروں میں بھی جو اُس کے باپ آسا نے اسرائیل سے چھین لئے تھے۔
3 رب یہوسفط کے ساتھ تھا، کیونکہ وہ داؤد کے نمونے پر چلتا تھا اور
بعل دیوتاؤں کے پیچھے نہ لگا۔
4 اسرائیل کے بادشاہوں کے برعکس وہ اپنے باپ کے خدا کا طالب رہا
اور اُس کے احکام پر عمل کرتا رہا۔
5 اِسی لئے رب نے یہوداہ پر یہوسفط کی حکومت کو طاقت ور بنا دیا۔
لوگ تمام یہوداہ سے آ کر اُسے تحفے دیتے رہے، اور اُسے بڑی دولت اور
عزت ملی۔
6 رب کی راہوں پر چلتے چلتے اُسے بڑا حوصلہ ہوا اور نتیجے میں اُس نے
اونچی جگہوں کے مندروں اور یسیرت دیوی کے کھمبوں کو یہوداہ سے
دُور کر دیا۔
7 اپنی حکومت کے تیسرے سال کے دوران یہوسفط نے اپنے ملازموں
کو یہوداہ کے تمام شہروں میں بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو رب کی شریعت کی
تعلیم دیں۔ اِن افسروں میں بن خیل، عبدیاہ، زکریاہ، نتنی ایل اور میکایاہ شامل
تھے۔
8 اُن کے ساتھ 9 لاوی بنام سمعیاہ، نتنیاہ، زبدیاہ، عساہیل، سمیراموت،
یہونتن، ادونیاہ، طوبیاہ، اور طوب ادونیاہ تھے۔ اماموں کی طرف سے اِلی
سمع اور یہورام ساتھ گئے۔

9 رب کی شریعت کی کتاب اپنے ساتھ لے کر اِن آدمیوں نے یہوداہ میں
شہر بہ شہر جا کر لوگوں کو تعلیم دی۔
10 اُس وقت یہوداہ کے پڑوسی ممالک پر رب کا خوف چھا گیا، اور اُنہوں
نے یہوسفط سے جنگ کرنے کی جرأت نہ کی۔
11 خراج کے طور پر اُسے فلستیوں سے ھدیئے اور چاندی ملتی تھی، جبکہ
عرب اُسے 7,700 مینڈھے اور 7,700 بکرے دیا کرتے تھے۔
12 یوں یہوسفط کی طاقت بڑھتی گئی۔ یہوداہ کی کئی جگہوں پر اُس نے
قلعے اور شاہی گودام کے شہر تعمیر کئے۔
13 ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے شہروں میں ضروریاتِ زندگی کے بڑے
ذخیرے جمع کئے اور یروشلم میں تجربہ کار فوجی رکھے۔
14 یہوسفط کی فوج کو کنبوں کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا۔ یہوداہ کے
قبیلے کا کمانڈر عدنہ تھا۔ اُس کے تحت 3,00,000 تجربہ کار فوجی تھے۔
15 اُس کے علاوہ یوحنان تھا جس کے تحت 2,80,000 افراد تھے
16 اور عمسیاہ بن زِکری جس کے تحت 2,00,000 افراد تھے۔ عمسیاہ نے
اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر رب کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔
17 بن یمین کے قبیلے کا کمانڈر اِلیَدع تھا جو زبردست فوجی تھا۔ اُس کے
تحت کمان اور ڈھالوں سے لیس 2,00,000 فوجی تھے۔
18 اُس کے علاوہ یہوزبد تھا جس کے 1,80,000 مسلح آدمی تھے۔
19 سب فوج میں بادشاہ کی خدمت سرانجام دیتے تھے۔ اُن میں وہ فوجی
نہیں شمار کئے جاتے تھے جنہیں بادشاہ نے پورے یہوداہ کے قلعہ بند شہروں
میں رکھا ہوا تھا۔

جھوٹے نبیوں اور میکایاہ کا مقابلہ

1 غرض یہوسفط کو بڑی دولت اور عزت حاصل ہوئی۔ اُس نے اپنے
پہلوٹھے کی شادی اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی بیٹی سے کرائی۔
2 کچھ سال کے بعد وہ اخی اب سے ملنے کے لئے سامریہ گیا۔ اسرائیل
کے بادشاہ نے یہوسفط اور اُس کے ساتھیوں کے لئے بہت سی بھیڑبکریاں
اور گائے بَیل ذبح کئے۔ پھر اُس نے یہوسفط کو اپنے ساتھ رامات جِلعاد
سے جنگ کرنے پر اُکسایا۔
3 اخی اب نے یہوسفط سے سوال کیا، ”کیا آپ میرے ساتھ رامات جِلعاد
جائیں گے تاکہ اُس پر قبضہ کریں؟“ اُس نے جواب دیا، ”جی ضرور، ہم
تو بھائی ہیں، میری قوم کو اپنی قوم سمجھیں! ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑنے
کے لئے نکلیں گے۔
4 لیکن مہربانی کر کے پہلے رب کی مرضی معلوم کر لیں۔“
5 اسرائیل کے بادشاہ نے 400 نبیوں کو بُلا کر اُن سے پوچھا، ”کیا ہم
رامات جِلعاد پر حملہ کریں یا مَیں اِس ارادے سے باز رہوں؟“ نبیوں نے
جواب دیا، ”جی، کریں، کیونکہ اللہ اُسے بادشاہ کے حوالے کر دے گا۔“
6 لیکن یہوسفط مطمئن نہ ہوا۔ اُس نے پوچھا، ”کیا یہاں رب کا کوئی
نبی نہیں جس سے ہم دریافت کر سکیں؟“
7 اسرائیل کا بادشاہ بولا، ”ہاں، ایک تو ہے جس کے ذریعے ہم رب
کی مرضی معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن مَیں اُس سے نفرت کرتا ہوں، کیونکہ
وہ میرے بارے میں کبھی بھی اچھی پیش گوئی نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ
بُری پیش گوئیاں سناتا ہے۔ اُس کا نام میکایاہ بن اِملہ ہے۔“ یہوسفط نے
اعتراض کیا، ”بادشاہ ایسی بات نہ کہے!“

8 تب اسرائیل کے بادشاہ نے کسی ملازم کو بُلا کر حکم دیا، ”میکایاہ
بن اِملہ کو فوراً ہمارے پاس پہنچا دینا!“
9 اخی اب اور یہوسفط اپنے شاہی لباس پہنے ہوئے سامریہ کے دروازے
کے قریب اپنے اپنے تخت پر بیٹھے تھے۔ یہ ایسی کھلی جگہ تھی جہاں اناج
گاھا جاتا تھا۔ تمام 400 نبی وہاں اُن کے سامنے اپنی پیش گوئیاں پیش کر
رہے تھے۔
10 ایک نبی بنام صِدقیاہ بن کنعانہ نے اپنے لئے لوہے کے سینگ بنا کر
اعلان کیا، ”رب فرماتا ہے کہ اِن سینگوں سے تُو شام کے فوجیوں کو مار
مار کر ہلاک کر دے گا۔“
11 دوسرے نبی بھی اِس قسم کی پیش گوئیاں کر رہے تھے، ”رامات
جِلعاد پر حملہ کریں، کیونکہ آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ رب شہر کو
آپ کے حوالے کر دے گا۔“
12 جس ملازم کو میکایاہ کو بُلانے کے لئے بھیجا گیا تھا اُس نے راستے
میں اُسے سمجھایا، ”دیکھیں، باقی تمام نبی مل کر کہہ رہے ہیں کہ بادشاہ
کو کامیابی حاصل ہو گی۔ آپ بھی ایسی ہی باتیں کریں، آپ بھی فتح کی
پیش گوئی کریں!“
13 لیکن میکایاہ نے اعتراض کیا، ”رب کی حیات کی قَسم، مَیں بادشاہ
کو صرف وہی کچھ بتاؤں گا جو میرا خدا فرمائے گا۔“
14 جب میکایاہ اخی اب کے سامنے کھڑا ہوا تو بادشاہ نے پوچھا،
”میکایاہ، کیا ہم رامات جِلعاد پر حملہ کریں یا مَیں اِس ارادے سے باز
رہوں؟“
میکایاہ نے جواب دیا، ”اُس پر حملہ کریں، کیونکہ اُنہیں آپ کے حوالے
کر دیا جائے گا، اور آپ کو کامیابی حاصل ہو گی۔“

15 بادشاہ ناراض ہوا، ”مجھے کتنی دفعہ آپ کو سمجھانا پڑے گا کہ
آپ قَسم کھا کر مجھے رب کے نام میں صرف وہ کچھ سنائیں جو حقیقت
ہے۔“
16 تب میکایاہ نے جواب میں کہا، ”مجھے تمام اسرائیل گلہ بان سے محروم
بھیڑبکریوں کی طرح پہاڑوں پر بکھرا ہوا نظر آیا۔ پھر رب مجھ سے ہم کلام
ہوا، 'اِن کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہر ایک سلامتی سے اپنے گھر واپس
چلا جائے'۔“
17 اسرائیل کے بادشاہ نے یہوسفط سے کہا، ”لو، کیا مَیں نے آپ کو
نہیں بتایا تھا کہ یہ شخص ہمیشہ میرے بارے میں بُری پیش گوئیاں کرتا
ہے؟“
18 لیکن میکایاہ نے اپنی بات جاری رکھی، ”رب کا فرمان سنیں! مَیں
نے رب کو اُس کے تخت پر بیٹھے دیکھا۔ آسمان کی پوری فوج اُس کے
دائیں اور بائیں ہاتھ کھڑی تھی۔
19 رب نے پوچھا، 'کون اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کو رامات جِلعاد
پر حملہ کرنے پر اُکسائے گا تاکہ وہ وہاں جا کر مر جائے؟' ایک نے یہ
مشورہ دیا، دوسرے نے وہ۔
20 آخرکار ایک روح رب کے سامنے کھڑی ہوئی اور کہنے لگی، 'مَیں
اُسے اُکساؤں گی۔' رب نے سوال کیا، 'کس طرح؟'
21 روح نے جواب دیا، 'مَیں نکل کر اُس کے تمام نبیوں پر یوں قابو پاؤں
گی کہ وہ جھوٹ ہی بولیں گے۔' رب نے فرمایا، 'تُو کامیاب ہو گی۔ جا
اور یوں ہی کر!'
22 اے بادشاہ، رب نے آپ پر آفت لانے کا فیصلہ کر لیا ہے، اِس لئے
اُس نے جھوٹی روح کو آپ کے اِن تمام نبیوں کے منہ میں ڈال دیا ہے۔“
23 تب صِدقیاہ بن کنعانہ نے آگے بڑھ کر میکایاہ کے منہ پر تھپڑ مارا اور

بولا، ”رب کا روح کس طرح مجھ سے نکل گیا تا کہ تجھ سے بات کرے؟“
24 میکایاہ نے جواب دیا، ”جس دن آپ کبھی اِس کمرے میں، کبھی
اُس میں کھسک کر چھپنے کی کوشش کریں گے اُس دن آپ کو پتا چلے
گا۔“
25 تب اخی اب بادشاہ نے حکم دیا، ”میکایاہ کو شہر پر مقرر افسر امون
اور میرے بیٹے یوآس کے پاس واپس بھیج دو!
26 اُنہیں بتا دینا، 'اِس آدمی کو جیل میں ڈال کر میرے صحیح سلامت
واپس آنے تک کم سے کم روٹی اور پانی دیا کریں'۔“
27 میکایاہ بولا، ”اگر آپ صحیح سلامت واپس آئیں تو مطلب ہو گا کہ
رب نے میری معرفت بات نہیں کی۔“ پھر وہ ساتھ کھڑے لوگوں سے
مخاطب ہوا، ”تمام لوگ دھیان دیں!“

اخی اب رامات کے قریب مر جاتا ہے

28 اِس کے بعد اسرائیل کا بادشاہ اخی اب اور یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط
مل کر رامات جِلعاد پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔
29 جنگ سے پہلے اخی اب نے یہوسفط سے کہا، ”مَیں اپنا بھیس بدل
کر میدانِ جنگ میں جاؤں گا۔ لیکن آپ اپنا شاہی لباس نہ اُتاریں۔“ چنانچہ
اسرائیل کا بادشاہ اپنا بھیس بدل کر میدانِ جنگ میں آیا۔
30 شام کے بادشاہ نے رتھوں پر مقرر اپنے افسروں کو حکم دیا تھا،
”صرف اور صرف بادشاہ پر حملہ کریں۔ کسی اَور سے مت لڑنا، خواہ وہ
چھوٹا ہو یا بڑا۔“
31 جب لڑائی چھڑ گئی تو رتھوں کے افسر یہوسفط پر ٹوٹ پڑے، کیونکہ
اُنہوں نے کہا، ”یہی اسرائیل کا بادشاہ ہے!“ لیکن جب یہوسفط مدد کے
لئے چلّا اُٹھا تو رب نے اُس کی سنی۔ اُس نے اُن کا دھیان یہوسفط سے
کھینچ لیا،

32 کیونکہ جب دشمنوں کو معلوم ہوا کہ یہ اخی اب بادشاہ نہیں ہے تو
وہ اُس کا تعاقب کرنے سے باز آئے۔
33 لیکن کسی نے خاص نشانہ باندھے بغیر اپنا تیر چلایا تو وہ اخی اب
کو ایسی جگہ جا لگا جہاں زرہ بکتر کا جوڑ تھا۔ بادشاہ نے اپنے رتھ بان
کو حکم دیا، ”رتھ کو موڑ کر مجھے میدانِ جنگ سے باہر لے جاؤ! مجھے
چوٹ لگ گئی ہے۔“
34 لیکن چونکہ اُس پورے دن شدید قسم کی لڑائی جاری رہی، اِس لئے
بادشاہ اپنے رتھ میں ٹیک لگا کر دشمن کے مقابل کھڑا رہا۔ جب سورج
غروب ہونے لگا تو وہ مر گیا۔

19

1 لیکن یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط صحیح سلامت یروشلم اور اپنے محل میں
پہنچا۔
2 اُس وقت یاہو بن حنانی جو غیب بین تھا اُسے ملنے کے لئے نکلا اور
بادشاہ سے کہا، ”کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ شریر کی مدد کریں؟ آپ کیوں
اُن کو پیار کرتے ہیں جو رب سے نفرت کرتے ہیں؟ یہ دیکھ کر رب کا
غضب آپ پر نازل ہوا ہے۔
3 تو بھی آپ میں اچھی باتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ آپ نے یسیرت دیوی
کے کھمبوں کو ملک سے دُور کر کے اللہ کے طالب ہونے کا پکا ارادہ
کر رکھا ہے۔“

یہوسفط قانونی کارروائی کی اصلاح کرتا ہے

4 اِس کے بعد یہوسفط یروشلم میں رہا۔ لیکن ایک دن وہ دوبارہ نکلا۔
اِس بار اُس نے جنوب میں بیرسبع سے لے کر شمال میں افرائیم کے پہاڑی

علاقے تک پورے یہوداہ کا دورہ کیا۔ ہر جگہ وہ لوگوں کو رب اُن کے
باپ دادا کے خدا کے پاس واپس لایا۔
5 اُس نے یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں میں قاضی بھی مقرر کئے۔
6 اُنہیں سمجھاتے ہوئے اُس نے کہا، ”اپنی روِش پر دھیان دیں! یاد
رہے کہ آپ انسان کے جواب دہ نہیں ہیں بلکہ رب کے۔ وہی آپ کے
ساتھ ہو گا جب آپ فیصلے کریں گے۔
7 چنانچہ اللہ کا خوف مان کر احتیاط سے لوگوں کا انصاف کریں۔
کیونکہ جہاں رب ہمارا خدا ہے وہاں بےانصافی، جانب داری اور رشوت
خوری ہو ہی نہیں سکتی۔“
8 یروشلم میں یہوسفط نے کچھ لاویوں، اماموں اور خاندانی سرپرستوں کو
انصاف کرنے کی ذمہ داری دی۔ رب کی شریعت سے متعلق کسی معاملے
یا یروشلم کے باشندوں کے درمیان جھگڑے کی صورت میں اُنہیں فیصلہ کرنا
تھا۔
9 یہوسفط نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا، ”رب کا خوف مان کر اپنی
خدمت کو وفاداری اور پورے دل سے سرانجام دیں۔
10 آپ کے بھائی شہروں سے آ کر آپ کے سامنے اپنے جھگڑے پیش
کریں گے تاکہ آپ اُن کا فیصلہ کریں۔ آپ کو قتل کے مقدموں کا فیصلہ
کرنا پڑے گا۔ ایسے معاملات بھی ہوں گے جو رب کی شریعت، کسی
حکم، ہدایت یا اصول سے تعلق رکھیں گے۔ جو بھی ہو، لازم ہے کہ آپ
اُنہیں سمجھائیں تاکہ وہ رب کا گناہ نہ کریں۔ ورنہ اُس کا غضب آپ اور
آپ کے بھائیوں پر نازل ہو گا۔ اگر آپ یہ کریں تو آپ بےقصور رہیں گے۔
11 امامِ اعظم امریاہ رب کی شریعت سے تعلق رکھنے والے معاملات
کا حتمی فیصلہ کرے گا۔ جو مقدمے بادشاہ سے تعلق رکھتے ہیں اُن کا

حتمی فیصلہ یہوداہ کے قبیلے کا سربراہ زبدیاہ بن اسمٰعیل کرے گا۔ عدالت
کا انتظام چلانے میں لاوی آپ کی مدد کریں گے۔ اب حوصلہ رکھ کر
اپنی خدمت سرانجام دیں۔ جو بھی صحیح کام کرے گا اُس کے ساتھ رب
ہو گا۔“

20

عمونیوں کا یہوداہ پر حملہ

1 کچھ دیر کے بعد موآبی، عمونی اور کچھ معونی یہوسفط سے جنگ کرنے
کے لئے نکلے۔
2 ایک قاصد نے آ کر بادشاہ کو اطلاع دی، ”ملکِ ادوم سے ایک بڑی
فوج آپ سے لڑنے کے لئے آ رہی ہے۔ وہ بحیرۂ مُردار کے دوسرے کنارے
سے بڑھتی بڑھتی اِس وقت حصصون تمر پہنچ چکی ہے“ (حصصون عین
جدی کا دوسرا نام ہے)۔
3 یہ سن کر یہوسفط گھبرا گیا۔ اُس نے رب سے راہنمائی مانگنے کا
فیصلہ کر کے اعلان کیا کہ تمام یہوداہ روزہ رکھے۔
4 یہوداہ کے تمام شہروں سے لوگ یروشلم آئے تاکہ مل کر مدد کے لئے
رب سے دعا مانگیں۔
5 وہ رب کے گھر کے نئے صحن میں جمع ہوئے اور یہوسفط نے سامنے
آ کر
6 دعا کی،

”اے رب، ہمارے باپ دادا کے خدا! تُو ہی آسمان پر تخت نشین خدا
ہے، اور تُو ہی دنیا کے تمام ممالک پر حکومت کرتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں
قدرت اور طاقت ہے۔ کوئی بھی تیرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

7 اے ہمارے خدا، تُو نے اِس ملک کے پرانے باشندوں کو اپنی قوم
اسرائیل کے آگے سے نکال دیا۔ ابراہیم تیرا دوست تھا، اور اُس کی اولاد کو
تُو نے یہ ملک ہمیشہ کے لئے دے دیا۔
8 اِس میں تیری قوم آباد ہوئی۔ تیرے نام کی تعظیم میں مقدِس بنا کر اُنہوں
نے کہا،
9 'جب بھی آفت ہم پر آئے تو ہم یہاں تیرے حضور آ سکیں گے، چاہے
جنگ، وبا، کال یا کوئی اَور سزا ہو۔ اگر ہم اُس وقت اِس گھر کے سامنے
کھڑے ہو کر مدد کے لئے تجھے پکاریں تو تُو ہماری سن کر ہمیں بچائے گا،
کیونکہ اِس عمارت پر تیرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے۔'
10 اب عمون، موآب اور پہاڑی ملک سعیر کی حرکتوں کو دیکھ! جب
اسرائیل مصر سے نکلا تو تُو نے اُسے اِن قوموں پر حملہ کرنے اور اِن کے
علاقے میں سے گزرنے کی اجازت نہ دی۔ اسرائیل کو متبادل راستہ
اختیار کرنا پڑا، کیونکہ اُسے اِنہیں ہلاک کرنے کی اجازت نہ ملی۔
11 اب دھیان دے کہ یہ بدلے میں کیا کر رہے ہیں۔ یہ ہمیں اُس موروثی
زمین سے نکالنا چاہتے ہیں جو تُو نے ہمیں دی تھی۔
12 اے ہمارے خدا، کیا تُو اُن کی عدالت نہیں کرے گا؟ ہم تو اِس بڑی
فوج کے مقابلے میں بےبس ہیں۔ اِس کے حملے سے بچنے کا راستہ ہمیں نظر
نہیں آتا، لیکن ہماری آنکھیں مدد کے لئے تجھ پر لگی ہیں۔"
13 یہوداہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے وہاں رب کے حضور کھڑے
رہے۔
14 تب رب کا روح ایک لاوی بنام یحزی ایل پر نازل ہوا جب وہ جماعت
کے درمیان کھڑا تھا۔ یہ آدمی آسف کے خاندان کا تھا، اور اُس کا پورا نام
یحزی ایل بن زکریاہ بن بِنایاہ بن یعی ایل بن متنیاہ تھا۔

15 اُس نے کہا، ”یہوداہ اور یروشلم کے لوگو، میری بات سنیں! اے
بادشاہ، آپ بھی اِس پر دھیان دیں۔ رب فرماتا ہے کہ ڈرو مت، اور اِس
بڑی فوج کو دیکھ کر مت گھبرانا۔ کیونکہ یہ جنگ تمہارا نہیں بلکہ میرا
معاملہ ہے۔
16 کل اُن کے مقابلے کے لئے نکلو۔ اُس وقت وہ درۂ صیص سے ہو کر
تمہاری طرف بڑھ رہے ہوں گے۔ تمہارا اُن سے مقابلہ اُس وادی کے سرے
پر ہو گا جہاں یروایل کا ریگستان شروع ہوتا ہے۔
17 لیکن تمہیں لڑنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ بس دشمن کے آمنے سامنے
کھڑے ہو کر رُک جاؤ اور دیکھو کہ رب کس طرح تمہیں چھٹکارا دے
گا۔ لہٰذا مت ڈرو، اے یہوداہ اور یروشلم، اور دہشت مت کھاؤ۔ کل اُن
کا سامنا کرنے کے لئے نکلو، کیونکہ رب تمہارے ساتھ ہو گا۔“
18 یہ سن کر یہوسفط منہ کے بل جھک گیا۔ یہوداہ اور یروشلم کے تمام
لوگوں نے بھی اوندھے منہ جھک کر رب کی پرستش کی۔
19 پھر قِہات اور قورح کے خاندانوں کے کچھ لاوی کھڑے ہو کر بلند
آواز سے رب اسرائیل کے خدا کی حمد و ثنا کرنے لگے۔

عمونیوں پر فتح

20 اگلے دن صبح سویرے یہوداہ کی فوج تقوع کے ریگستان کے لئے
روانہ ہوئی۔ نکلتے وقت یہوسفط نے اُن کے سامنے کھڑے ہو کر کہا،
”یہوداہ اور یروشلم کے مردو، میری بات سنیں! رب اپنے خدا پر بھروسا
رکھیں تو آپ قائم رہیں گے۔ اُس کے نبیوں کی باتوں کا یقین کریں تو آپ کو
کامیابی حاصل ہو گی۔“

21 لوگوں سے مشورہ کر کے یہوسفط نے کچھ مردوں کو رب کی تعظیم
میں گیت گانے کے لئے مقرر کیا۔ مُقدّس لباس پہنے ہوئے وہ فوج کے
آگے آگے چل کر حمد و ثنا کا یہ گیت گاتے رہے، ”رب کی ستائش کرو،
کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔“
22 اُس وقت رب حملہ آور فوج کے مخالفوں کو کھڑا کر چکا تھا۔ اب
جب یہوداہ کے مرد حمد کے گیت گانے لگے تو وہ تاک میں سے نکل کر
بڑھتی ہوئی فوج پر ٹوٹ پڑے اور اُسے شکست دی۔
23 پھر عمونیوں اور موآبیوں نے مل کر پہاڑی ملک سعیر کے مردوں پر
حملہ کیا تاکہ اُنہیں مکمل طور پر ختم کر دیں۔ جب یہ ہلاک ہوئے تو عمونی
اور موآبی ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اُتارنے لگے۔
24 یہوداہ کے فوجیوں کو اِس کا علم نہیں تھا۔ چلتے چلتے وہ اُس مقام تک
پہنچ گئے جہاں سے ریگستان نظر آتا ہے۔ وہاں وہ دشمن کو تلاش کرنے
لگے، لیکن لاشیں ہی لاشیں زمین پر بکھری نظر آئیں۔ ایک بھی دشمن نہیں
بچا تھا۔
25 یہوسفط اور اُس کے لوگوں کے لئے صرف دشمن کو لُوٹنے کا کام
باقی رہ گیا تھا۔ کثرت کے جانور، قسم قسم کا سامان، کپڑے اور کئی قیمتی
چیزیں تھیں۔ اِتنا سامان تھا کہ وہ اُسے ایک وقت میں اُٹھا کر اپنے ساتھ لے
جا نہیں سکتے تھے۔ سارا مال جمع کرنے میں تین دن لگے۔
26 چوتھے دن وہ قریب کی ایک وادی میں جمع ہوئے تاکہ رب کی
تعریف کریں۔ اُس وقت سے وادی کا نام ’تعریف کی وادی‘ پڑ گیا۔
27 اِس کے بعد یہوداہ اور یروشلم کے تمام مرد یہوسفط کی راہنمائی میں
خوشی مناتے ہوئے یروشلم واپس آئے۔ کیونکہ رب نے اُنہیں دشمن کی

شکست سے خوشی کا سنہرا موقع عطا کیا تھا۔
28 ستار، سرود اور تُرم بجاتے ہوئے وہ یروشلم میں داخل ہوئے اور رب
کے گھر کے پاس جا پہنچے۔
29 جب ارد گرد کے ممالک نے سنا کہ کس طرح رب اسرائیل کے
دشمنوں سے لڑا ہے تو اُن میں اللہ کی دہشت پھیل گئی۔
30 اُس وقت سے یہوسفط سکون سے حکومت کر سکا، کیونکہ اللہ نے
اُسے چاروں طرف کے ممالک کے حملوں سے محفوظ رکھا تھا۔

یہوسفط کے آخری سال اور موت

31 یہوسفط 35 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ یروشلم میں رہ کر 25
سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں عزوبہ بنت سِلحی تھی۔
32 وہ اپنے باپ آسا کے نمونے پر چلتا اور وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو
پسند تھا۔
33 لیکن اُس نے بھی اونچے مقاموں کے مندروں کو ختم نہ کیا، اور لوگوں
کے دل اپنے باپ دادا کے خدا کی طرف مائل نہ ہوئے۔

34 باقی جو کچھ یہوسفط کی حکومت کے دوران ہوا وہ شروع سے لے
کر آخر تک یاہو بن حنانی کی تاریخ میں بیان کیا گیا ہے۔ بعد میں سب کچھ
'شاہانِ اسرائیل کی تاریخ' کی کتاب میں درج کیا گیا۔

35 بعد میں یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط نے اسرائیل کے بادشاہ اخزیاہ سے
اتحاد کیا، گو اُس کا رویہ بےدینی کا تھا۔
36 دونوں نے مل کر تجارتی جہازوں کا ایسا بیڑا بنوایا جو ترسیس تک
پہنچ سکے۔ جب یہ جہاز بندرگاہ عصیون جابر میں تیار ہوئے

37 تو مریسہ کا رہنے والا اِلی عزر بن دوداواہو نے یہوسفط کے خلاف
پیش گوئی کی، ”چونکہ آپ اخزیاہ کے ساتھ متحد ہو گئے ہیں اِس لئے رب
آپ کا کام تباہ کر دے گا!“ اور واقعی، یہ جہاز کبھی اپنی منزلِ مقصود
ترسیس تک پہنچ نہ سکے، کیونکہ وہ پہلے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

21

1 جب یہوسفط مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس
حصے میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے خاندانی قبر میں دفن کیا گیا۔ پھر
اُس کا بیٹا یہورام تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہورام

2 یہوسفط کے باقی بیٹے عزریاہ، یحی ایل، زکریاہ، عزریاہو، میکائیل اور
سفطیاہ تھے۔
3 یہوسفط نے اُنہیں بہت سونا چاندی اور دیگر قیمتی چیزیں دے کر
یہوداہ کے قلعہ بند شہروں پر مقرر کیا تھا۔ لیکن یہورام کو اُس نے پہلوٹھا
ہونے کے باعث اپنا جانشین بنایا تھا۔
4 بادشاہ بننے کے بعد جب یہوداہ کی حکومت مضبوطی سے اُس کے ہاتھ
میں تھی تو یہورام نے اپنے تمام بھائیوں کو یہوداہ کے کچھ راہنماؤں سمیت
قتل کر دیا۔
5 یہورام 32 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور وہ یروشلم میں رہ کر 8 سال
تک حکومت کرتا رہا۔
6 اُس کی شادی اسرائیل کے بادشاہ اخی اب کی بیٹی سے ہوئی تھی،
اور وہ اسرائیل کے بادشاہوں اور خاص کر اخی اب کے خاندان کے بُرے
نمونے پر چلتا رہا۔ اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔

7 توبھی وہ داؤد کے گھرانے کو تباہ نہیں کرنا چاھتا تھا، کیونکہ اُس نے
داؤد سے عہد باندھ کر وعدہ کیا تھا کہ تیرا اور تیری اولاد کا چراغ ھمیشہ
تک جلتا رہے گا۔

8 یہورام کی حکومت کے دوران ادومیوں نے بغاوت کی اور یہوداہ کی
حکومت کو رد کرکے اپنا بادشاہ مقرر کیا۔
9 تب یہورام اپنے افسروں اور تمام رتھوں کو لے کر اُن کے پاس پہنچا۔
جب جنگ چھڑ گئی تو ادومیوں نے اُسے اور اُس کے رتھوں پر مقرر
افسروں کو گھیر لیا، لیکن رات کو بادشاہ گھیرنے والوں کی صفوں کو
توڑنے میں کامیاب ھو گیا۔
10 توبھی ملکِ ادوم آج تک دوبارہ یہوداہ کی حکومت کے تحت نہیں
آیا۔ اُسی وقت لِبناہ شہر بھی سرکش ھو کر خود مختار ھو گیا۔ یہ سب کچھ
اِس لئے ھوا کہ یہورام نے رب اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر دیا تھا،
11 یہاں تک کہ اُس نے یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں کئی اونچی
جگہوں پر مندر بنوائے اور یروشلم کے باشندوں کو رب سے بےوفا ھو جانے
پر اُکسایا۔ پورے یہوداہ کو وہ بُت پرستی کی غلط راہ پر لے آیا۔

12 تب یہورام کو الیاس نبی سے خط ملا جس میں لکھا تھا، ”رب آپ
کے باپ داؤد کا خدا فرماتا ھے، ’تُو اپنے باپ یہوسفط اور اپنے دادا آسا
بادشاہ کے اچھے نمونے پر نہیں چلا
13 بلکہ اسرائیل کے بادشاھوں کی غلط راھوں پر۔ بالکل اخی اب کے
خاندان کی طرح تُو یروشلم اور پورے یہوداہ کے باشندوں کو بُت پرستی کی
راہ پر لایا ھے۔ اور یہ تیرے لئے کافی نہیں تھا، بلکہ تُو نے اپنے سگے بھائیوں
کو بھی جو تجھ سے بہتر تھے قتل کر دیا۔

14 اِس لئے رب تیری قوم، تیرے بیٹوں اور تیری بیویوں کو تیری پوری ملکیت سمیت بڑی مصیبت میں ڈالنے کو ہے۔
15 تُو خود بیمار ہو جائے گا۔ لاعلاج مرض کی زد میں آ کر تجھے بڑی دیر تک تکلیف ہو گی۔ آخرکار تیری انتڑیاں جسم سے نکلیں گی‘۔“
16 اُن دنوں میں رب نے فلستیوں اور ایتھوپیا کے پڑوس میں رہنے والے عرب قبیلوں کو یہورام پر حملہ کرنے کی تحریک دی۔
17 یہوداہ میں گھس کر وہ یروشلم تک پہنچ گئے اور بادشاہ کے محل کو لُوٹنے میں کامیاب ہوئے۔ تمام مال و اسباب کے علاوہ اُنہوں نے بادشاہ کے بیٹوں اور بیویوں کو بھی چھین لیا۔ صرف سب سے چھوٹا بیٹا یہوآخز یعنی اخزیاہ بچ نکلا۔
18 اِس کے بعد رب کا غضب بادشاہ پر نازل ہوا۔ اُسے لاعلاج بیماری لگ گئی جس سے اُس کی انتڑیاں متاثر ہوئیں۔
19 بادشاہ کی حالت بہت خراب ہوتی گئی۔ دو سال کے بعد انتڑیاں جسم سے نکل گئیں۔ یہورام شدید درد کی حالت میں کوچ کر گیا۔ جنازے پر اُس کی قوم نے اُس کے احترام میں لکڑی کا بڑا ڈھیر نہ جلایا، گو اُنہوں نے یہ اُس کے باپ دادا کے لئے کیا تھا۔
20 یہورام 32 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 8 سال تک حکومت کرتا رہا تھا۔ جب فوت ہوا تو کسی کو بھی افسوس نہ ہوا۔ اُسے یروشلم شہر کے اُس حصے میں دفن تو کیا گیا جو ’داؤد کا شہر‘ کہلاتا ہے، لیکن شاہی قبروں میں نہیں۔

22

یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ

1 یروشلم کے باشندوں نے یہورام کے سب سے چھوٹے بیٹے اخزیاہ کو
تخت پر بٹھا دیا۔ باقی تمام بیٹوں کو اُن لٹیروں نے قتل کیا تھا جو عربوں
کے ساتھ شاہی لشکرگاہ میں گھس آئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہوداہ کے
بادشاہ یہورام کا بیٹا اخزیاہ بادشاہ بنا۔
2 وہ 22 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا اور یروشلم میں رہ کر ایک سال
بادشاہ رہا۔ اُس کی ماں عتلیاہ اسرائیل کے بادشاہ عُمری کی پوتی تھی۔
3 اخزیاہ بھی اخی اب کے خاندان کے غلط نمونے پر چل پڑا، کیونکہ اُس
کی ماں اُسے بےدین راہوں پر چلنے پر اُبھارتی رہی۔
4 باپ کی وفات پر وہ اخی اب کے گھرانے کے مشورے پر چلنے لگا۔
نتیجے میں اُس کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ آخرکار یہی لوگ اُس کی
ہلاکت کا سبب بن گئے۔
5 اِن ہی کے مشورے پر وہ اسرائیل کے بادشاہ یورام بن اخی اب کے
ساتھ مل کر شام کے بادشاہ حزائیل سے لڑنے کے لئے نکلا۔ جب رامات
جِلعاد کے قریب جنگ چھڑ گئی تو یورام شام کے فوجیوں کے ہاتھوں زخمی
ہوا
6 اور میدانِ جنگ کو چھوڑ کر یزرعیل واپس آیا تاکہ زخم بھر جائیں۔
جب وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا تو یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ بن یہورام اُس کا حال
پوچھنے کے لئے یزرعیل آیا۔
7 لیکن اللہ کی مرضی تھی کہ یہ ملاقات اخزیاہ کی ہلاکت کا باعث
بنے۔ وہاں پہنچ کر وہ یورام کے ساتھ یاہو بن نِمسی سے ملنے کے لئے نکلا،
وہی یاہو جسے رب نے مسح کر کے اخی اب کے خاندان کو نیست و نابود
کرنے کے لئے مخصوص کیا تھا۔
8 اخی اب کے خاندان کی عدالت کرتے کرتے یاہو کی ملاقات یہوداہ

کے کچھ افسروں اور اخزیاہ کے بعض رشتے داروں سے ہوئی جو اخزیاہ کی
خدمت میں اُس کے ساتھ آئے تھے۔ اِنہیں قتل کر کے
9 یاھو اخزیاہ کو ڈھونڈنے لگا۔ پتا چلا کہ وہ سامریہ شہر میں چھپ گیا
ھے۔ اُسے یاھو کے پاس لایا گیا جس نے اُسے قتل کر دیا۔ توبھی اُسے عزت
کے ساتھ دفن کیا گیا، کیونکہ لوگوں نے کہا، ”آخر وہ یہوسفط کا پوتا ھے
جو پورے دل سے رب کا طالب رہا۔“ اُس وقت اخزیاہ کے خاندان میں
کوئی نہ پایا گیا جو بادشاہ کا کام سنبھال سکتا۔

عتلیاہ کی ظالمانہ حکومت

10 جب اخزیاہ کی ماں عتلیاہ کو معلوم ھوا کہ میرا بیٹا مر گیا ھے تو وہ
یہوداہ کے پورے شاھی خاندان کو قتل کرنے لگی۔
11 لیکن اخزیاہ کی سگی بہن یہوسبع نے اخزیاہ کے چھوٹے بیٹے یوآس
کو چپکے سے اُن شہزادوں میں سے نکال لیا جنہیں قتل کرنا تھا اور اُسے اُس
کی دایہ کے ساتھ ایک سٹور میں چھپا دیا جس میں بستر وغیرہ محفوظ رکھے
جاتے تھے۔ وھاں وہ عتلیاہ کی گرفت سے محفوظ رہا۔ یہوسبع یہویدع امام
کی بیوی تھی۔
12 بعد میں یوآس کو رب کے گھر میں منتقل کیا گیا جہاں وہ اُن کے
ساتھ اُن چھ سالوں کے دوران چھپا رہا جب عتلیاہ ملکہ تھی۔

23

عتلیاہ کا انجام اور یوآس کی حکومت

1 عتلیاہ کی حکومت کے ساتویں سال میں یہویدع نے جرأت کر کے
سَو سَو فوجیوں پر مقرر پانچ افسروں سے عہد باندھا۔ اُن کے نام عزریاہ بن
یروحام، اسمٰعیل بن یوحنان، عزریاہ بن عوبید، معسیاہ بن عدایاہ اور اِلی سافط
بن زِکری تھے۔

2 اِن آدمیوں نے چپکے سے یہوداہ کے تمام شہروں میں سے گزر کر
لاویوں اور اسرائیلی خاندانوں کے سرپرستوں کو جمع کیا اور پھر اُن کے ساتھ
مل کر یروشلم آئے۔
3 اللہ کے گھر میں پوری جماعت نے جوان بادشاہ یوآس کے ساتھ عہد
باندھا۔

یہویدع اُن سے مخاطب ہوا، ”ہمارے بادشاہ کا بیٹا ھی ہم پر حکومت
کرے، کیونکہ رب نے مقرر کیا ھے کہ داؤد کی اولاد یہ ذمہ داری
سنبھالے۔
4 چنانچہ اگلے سبت کے دن آپ اماموں اور لاویوں میں سے جتنے ڈیوٹی
پر آئیں گے وہ تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ایک حصہ رب کے گھر کے
دروازوں پر پہرا دے،
5 دوسرا شاھی محل پر اور تیسرا بنیاد نامی دروازے پر۔ باقی سب آدمی
رب کے گھر کے صحنوں میں جمع ہو جائیں۔
6 خدمت کرنے والے اماموں اور لاویوں کے سوا کوئی اَور رب کے
گھر میں داخل نہ ہو۔ صرف یہی اندر جا سکتے ھیں، کیونکہ رب نے اُنہیں
اِس خدمت کے لئے مخصوص کیا ھے۔ لازم ھے کہ پوری قوم رب کی
ھدایات پر عمل کرے۔
7 باقی لاوی بادشاہ کے ارد گرد دائرہ بنا کر اپنے ھتھیاروں کو پکڑے
رکھیں اور جہاں بھی وہ جائے اُسے گھیرے رکھیں۔ جو بھی رب کے
گھر میں گھسنے کی کوشش کرے اُسے مار ڈالنا۔“

8 لاوی اور یہوداہ کے اِن تمام مردوں نے ایسا ھی کیا۔ اگلے سبت کے
دن سب اپنے بندوں سمیت اُس کے پاس آئے، وہ بھی جن کی ڈیوٹی تھی
اور وہ بھی جن کی اب چھٹی تھی۔ کیونکہ یہویدع نے خدمت کرنے والوں

میں سے کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔
9 امام نے سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں کو داؤد بادشاہ کے وہ نیزے
اور چھوٹی اور بڑی ڈھالیں دیں جو اب تک رب کے گھر میں محفوظ رکھی
ہوئی تھیں۔
10 پھر اُس نے فوجیوں کو بادشاہ کے ارد گرد کھڑا کیا۔ ہر ایک اپنے
ہتھیار پکڑے تیار تھا۔ قربان گاہ اور رب کے گھر کے درمیان اُن کا دائرہ
رب کے گھر کی جنوبی دیوار سے لے کر اُس کی شمالی دیوار تک پھیلا ہوا
تھا۔
11 پھر وہ یوآس کو باہر لائے اور اُس کے سر پر تاج رکھ کر اُسے قوانین
کی کتاب دے دی۔ یوں یوآس کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ اُنہوں نے اُسے مسح
کیا اور بلند آواز سے نعرہ لگانے لگے، ”بادشاہ زندہ باد!“
12 لوگوں کا شور عتلیاہ تک پہنچا، کیونکہ سب دوڑ کر جمع ہو رہے اور
بادشاہ کی خوشی میں نعرے لگا رہے تھے۔ وہ رب کے گھر کے صحن میں
اُن کے پاس آئی
13 تو کیا دیکھتی ہے کہ نیا بادشاہ دروازے کے قریب اُس ستون کے
پاس کھڑا ہے جہاں بادشاہ رواج کے مطابق کھڑا ہوتا ہے، اور وہ افسروں
اور تُرم بجانے والوں سے گھرا ہوا ہے۔ تمام اُمّت بھی ساتھ کھڑی تُرم بجا بجا
کر خوشی منا رہی ہے۔ ساتھ ساتھ گلوکار اپنے ساز بجا کر حمد کے گیت
گانے میں راہنمائی کر رہے ہیں۔ عتلیاہ رنجش کے مارے اپنے کپڑے
پھاڑ کر چیخ اُٹھی، ”غداری، غداری!“
14 یہویدع امام نے سَو سَو فوجیوں پر مقرر اُن افسروں کو بُلایا جن کے
سپرد فوج کی گئی تھی اور اُنہیں حکم دیا، ”اُسے باہر لے جائیں، کیونکہ
مناسب نہیں کہ اُسے رب کے گھر کے پاس مارا جائے۔ اور جو بھی اُس

کے پیچھے آئے اُسے تلوار سے مار دینا۔“
15 وہ عتلیاہ کو پکڑ کر وہاں سے باہر لے گئے اور اُسے گھوڑوں کے
دروازے پر مار دیا جو شاہی محل کے پاس تھا۔
16 پھر یہویدع نے قوم اور بادشاہ کے ساتھ مل کر رب سے عہد باندھ کر
وعدہ کیا کہ ہم رب کی قوم رہیں گے۔
17 اِس کے بعد سب بعل کے مندر پر ٹوٹ پڑے اور اُسے ڈھا دیا۔ اُس کی
قربان گاہوں اور بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُنہوں نے بعل کے پجاری
متان کو قربان گاہوں کے سامنے ہی مار ڈالا۔
18 یہویدع نے اماموں اور لاویوں کو دوبارہ رب کے گھر کو سنبھالنے
کی ذمہ داری دی۔ داؤد نے اُنہیں خدمت کے لئے گروہوں میں تقسیم کیا
تھا۔ اُس کی ہدایات کے مطابق اُن ہی کو خوشی مناتے اور گیت گاتے
ہوئے بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کرنی تھیں، جس طرح موسیٰ کی
شریعت میں لکھا ہے۔
19 رب کے گھر کے دروازوں پر یہویدع نے دربان کھڑے کئے تاکہ
ایسے لوگوں کو اندر آنے سے روکا جائے جو کسی بھی وجہ سے ناپاک
ہوں۔
20 پھر وہ سَو سَو فوجیوں پر مقرر افسروں، اثر و رسوخ والوں، قوم کے
حکمرانوں اور باقی پوری اُمّت کے ہمراہ جلوس نکال کر بادشاہ کو بالائی
دروازے سے ہو کر شاہی محل میں لے گیا۔ وہاں اُنہوں نے بادشاہ کو
تخت پر بٹھا دیا،
21 اور تمام اُمّت خوشی مناتی رہی۔ یوں یروشلم شہر کو سکون ملا،
کیونکہ عتلیاہ کو تلوار سے مار دیا گیا تھا۔

یوآس رب کے گھر کی مرمت کرواتا ہے

1 یوآس 7 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت کا دورانیہ 40 سال تھا۔ اُس کی ماں ضِبیاہ بیرسبع کی رہنے والی تھی۔
2 یہویدع کے جیتے جی یوآس وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔
3 یہویدع نے اُس کی شادی دو خواتین سے کرائی جن کے بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔
4 کچھ دیر کے بعد یوآس نے رب کے گھر کی مرمت کرانے کا فیصلہ کیا۔
5 اماموں اور لاویوں کو اپنے پاس بُلا کر اُس نے اُنہیں حکم دیا، "یہوداہ کے شہروں میں سے گزر کر تمام لوگوں سے پیسے جمع کریں تاکہ آپ سال بہ سال اپنے خدا کے گھر کی مرمت کروائیں۔ اب جا کر جلدی کریں۔" لیکن لاویوں نے بڑی دیر لگائی۔
6 تب بادشاہ نے امامِ اعظم یہویدع کو بُلا کر پوچھا، "آپ نے لاویوں سے مطالبہ کیوں نہیں کیا کہ وہ یہوداہ کے شہروں اور یروشلم سے رب کے گھر کی مرمت کے پیسے جمع کریں؟ یہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ رب کا خادم موسیٰ بھی ملاقات کا خیمہ ٹھیک رکھنے کے لئے اسرائیلی جماعت سے ٹیکس لیتا رہا۔
7 آپ کو خود معلوم ہے کہ اُس بےدین عورت عتلیاہ نے اپنے پیروکاروں کے ساتھ رب کے گھر میں نقب لگا کر رب کے لئے مخصوص ھدیئے چھین لئے اور بعل کے اپنے بُتوں کی خدمت کے لئے استعمال کئے تھے۔"
8 بادشاہ کے حکم پر ایک صندوق بنوایا گیا جو باھر، رب کے گھر کے صحن کے دروازے پر رکھا گیا۔

9 پورے یہوداہ اور یروشلم میں اعلان کیا گیا کہ رب کے لئے وہ ٹیکس
ادا کیا جائے جس کا خدا کے خادم موسیٰ نے ریگستان میں اسرائیلیوں
سے مطالبہ کیا تھا۔
10 یہ سن کر تمام راہنما بلکہ پوری قوم خوش ہوئی۔ اپنے ہدیئے رب
کے گھر کے پاس لا کر وہ اُنہیں صندوق میں ڈالتے رہے۔ جب کبھی وہ
بھر جاتا
11 تو لاوی اُسے اُٹھا کر بادشاہ کے افسروں کے پاس لے جاتے۔ اگر
اُس میں واقعی بہت پیسے ہوتے تو بادشاہ کا میرمنشی اور امامِ اعظم کا
ایک افسر آ کر اُسے خالی کر دیتے۔ پھر لاوی اُسے اُس کی جگہ واپس رکھ
دیتے تھے۔ یہ سلسلہ روزانہ جاری رہا، اور آخرکار بہت بڑی رقم اکٹھی ہو
گئی۔

12 بادشاہ اور یہویدع یہ پیسے اُن ٹھیکے داروں کو دیا کرتے تھے جو رب
کے گھر کی مرمت کرواتے تھے۔ یہ پیسے پتھر تراشنے والوں، بڑھئیوں اور
اُن کاری گروں کی اُجرت کے لئے صَرف ہوئے جو لوہے اور پیتل کا کام
کرتے تھے۔
13 رب کے گھر کی مرمت کے نگرانوں نے محنت سے کام کیا، اور اُن
کے زیرِ نگرانی ترقی ہوتی گئی۔ آخر میں رب کے گھر کی حالت پہلے کی سی
ہو گئی تھی بلکہ اُنہوں نے اُسے مزید مضبوط بنا دیا۔
14 کام کے اختتام پر ٹھیکے دار باقی پیسے یوآس بادشاہ اور یہویدع کے
پاس لائے۔ اِن سے اُنہوں نے رب کے گھر کی خدمت کے لئے درکار
پیالے، سونے اور چاندی کے برتن اور دیگر کئی چیزیں جو قربانیاں چڑھانے
کے لئے استعمال ہوتی تھیں بنوائیں۔ یہویدع کے جیتے جی رب کے گھر میں
باقاعدگی سے بھسم ہونے والی قربانیاں پیش کی جاتی رہیں۔

15 یہویدع نہایت بوڑھا ہو گیا۔ 130 سال کی عمر میں وہ فوت ہوا۔
16 اُسے یروشلم کے اُس حصے میں شاہی قبرستان میں دفنایا گیا جو 'داؤد
کا شہر' کہلاتا ہے، کیونکہ اُس نے اسرائیل میں اللہ اور اُس کے گھر کی
اچھی خدمت کی تھی۔

یوآس بادشاہ رب کو ترک کرتا ہے

17 یہویدع کی موت کے بعد یہوداہ کے بزرگ یوآس کے پاس آ کر منہ کے
بل جھک گئے۔ اُس وقت سے وہ اُن کے مشوروں پر عمل کرنے لگا۔
18 اِس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اُن کے ساتھ مل کر رب اپنے باپ
کے خدا کے گھر کو چھوڑ کر یسیرت دیوی کے کھمبوں اور بُتوں کی پوجا
کرنے لگا۔ اِس گناہ کی وجہ سے اللہ کا غضب یہوداہ اور یروشلم پر نازل ہوا۔
19 اُس نے اپنے نبیوں کو لوگوں کے پاس بھیجا تاکہ وہ اُنہیں سمجھا کر
رب کے پاس واپس لائیں۔ لیکن کوئی بھی اُن کی بات سننے کے لئے تیار نہ
ہوا۔
20 پھر اللہ کا روح یہویدع امام کے بیٹے زکریاہ پر نازل ہوا، اور اُس نے
قوم کے سامنے کھڑے ہو کر کہا، "اللہ فرماتا ہے، 'تم رب کے احکام کی
خلاف ورزی کیوں کرتے ہو؟ تمہیں کامیابی حاصل نہیں ہو گی۔ چونکہ
تم نے رب کو ترک کر دیا ہے اِس لئے اُس نے تمہیں ترک کر دیا ہے'!"
21 جواب میں لوگوں نے زکریاہ کے خلاف سازش کر کے اُسے بادشاہ
کے حکم پر رب کے گھر کے صحن میں سنگسار کر دیا۔
22 یوں یوآس بادشاہ نے اُس مہربانی کا خیال نہ کیا جو یہویدع نے اُس
پر کی تھی بلکہ اُسے نظرانداز کر کے اُس کے بیٹے کو قتل کیا۔ مرتے وقت
زکریاہ بولا، "رب دھیان دے کر میرا بدلہ لے!"

23 اگلے سال کے آغاز میں شام کی فوج یوآس سے لڑنے آئی۔ یہوداہ میں
گھس کر اُنہوں نے یروشلم پر فتح پائی اور قوم کے تمام بزرگوں کو مار ڈالا۔
سارا لُوٹا ہوا مال دمشق کو بھیجا گیا جہاں بادشاہ تھا۔
24 اگرچہ شام کی فوج یہوداہ کی فوج کی نسبت بہت چھوٹی تھی توبھی
رب نے اُسے فتح بخشی۔ چونکہ یہوداہ نے رب اپنے باپ دادا کے خدا کو
ترک کر دیا تھا اِس لئے یوآس کو شام کے ہاتھوں سزا ملی۔
25 جنگ کے دوران یہوداہ کا بادشاہ شدید زخمی ہوا۔ جب دشمن نے
ملک کو چھوڑ دیا تو یوآس کے افسروں نے اُس کے خلاف سازش کی۔
یہویدع امام کے بیٹے کے قتل کا انتقام لے کر اُنہوں نے اُسے مار ڈالا جب
وہ بیمار حالت میں بستر پر پڑا تھا۔ بادشاہ کو یروشلم کے اُس حصے میں دفن
کیا گیا جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ لیکن شاہی قبرستان میں نہیں دفنایا
گیا۔
26 سازش کرنے والوں کے نام زبد اور یہوزبد تھے۔ پہلے کی ماں سِمعات
عمونی تھی جبکہ دوسرے کی ماں سِمریت موآبی تھی۔
27 یوآس کے بیٹوں، اُس کے خلاف نبیوں کے فرمانوں اور اللہ کے گھر
کی مرمت کے بارے میں مزید معلومات 'شاہان کی کتاب' میں درج ہیں۔
یوآس کے بعد اُس کا بیٹا اَمَصیاہ تخت نشین ہوا۔

25

یہوداہ کا بادشاہ اَمَصیاہ

1 اَمَصیاہ 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں اُس کی حکومت
کا دورانیہ 29 سال تھا۔ اُس کی ماں یہوعدان یروشلم کی رہنے والی تھی۔

2 جو کچھ اَمَصیاہ نے کیا وہ رب کو پسند تھا، لیکن وہ پورے دل سے
رب کی پیروی نہیں کرتا تھا۔
3 جوں ہی اُس کے پاؤں مضبوطی سے جم گئے اُس نے اُن افسروں کو
سزائے موت دی جنھوں نے باپ کو قتل کر دیا تھا۔
4 لیکن اُن کے بیٹوں کو اُس نے زندہ رہنے دیا اور یوں موسوی شریعت
کے تابع رہا جس میں رب فرماتا ہے، ”والدین کو اُن کے بچوں کے جرائم
کے سبب سے سزائے موت نہ دی جائے، نہ بچوں کو اُن کے والدین کے
جرائم کے سبب سے۔ اگر کسی کو سزائے موت دینی ہو تو اُس گناہ کے
سبب سے جو اُس نے خود کیا ہے۔“

ادوم سے جنگ

5 اَمَصیاہ نے یہوداہ اور بن یمین کے قبیلوں کے تمام مردوں کو بُلا کر
اُنہیں خاندانوں کے مطابق ترتیب دیا۔ اُس نے ہزار ہزار اور سَو سَو فوجیوں
پر افسر مقرر کئے۔ جتنے بھی مرد 20 یا اِس سے زائد سال کے تھے اُن سب
کی بھرتی ہوئی۔ اِس طرح 3,00,000 فوجی جمع ہوئے۔ سب بڑی ڈھالوں
اور نیزوں سے لیس تھے۔
6 اِس کے علاوہ اَمَصیاہ نے اسرائیل کے 1,00,000 تجربہ کار فوجیوں
کو اُجرت پر بھرتی کیا تاکہ وہ جنگ میں مدد کریں۔ اُنہیں اُس نے چاندی
کے تقریباً 3,400 کلو گرام دیئے۔
7 لیکن ایک مردِ خدا نے اَمَصیاہ کے پاس آ کر اُسے سمجھایا، ”بادشاہ
سلامت، لازم ہے کہ یہ اسرائیلی فوجی آپ کے ساتھ مل کر لڑنے کے لئے
نہ نکلیں۔ کیونکہ رب اُن کے ساتھ نہیں ہے، وہ افرائیم کے کسی بھی رہنے
والے کے ساتھ نہیں ہے۔

8 اگر آپ اُن کے ساتھ مل کر نکلیں تاکہ مضبوطی سے دشمن سے لڑیں
تو اللہ آپ کو دشمن کے سامنے گرا دے گا۔ کیونکہ اللہ کو آپ کی مدد
کرنے اور آپ کو گرانے کی قدرت حاصل ہے۔“
9 اَمَصیاہ نے اعتراض کیا، ”لیکن مَیں اسرائیلیوں کو چاندی کے 3,400
کلو گرام ادا کر چکا ہوں۔ اِن پیسوں کا کیا بنے گا؟“ مردِ خدا نے جواب
دیا، ”رب آپ کو اِس سے کہیں زیادہ عطا کر سکتا ہے۔“
10 چنانچہ اَمَصیاہ نے افرائیم سے آئے ہوئے تمام فوجیوں کو فارغ کر کے
واپس بھیج دیا، اور وہ یہوداہ سے بہت ناراض ہوئے۔ ہر ایک بڑے طیش
میں اپنے گھر چلا گیا۔
11 توبھی اَمَصیاہ جرأت کر کے جنگ کے لئے نکلا۔ اپنی فوج کو نمک
کی وادی میں لے جا کر اُس نے ادومیوں پر فتح پائی۔ اُن کے 10,000 مرد
میدانِ جنگ میں مارے گئے۔
12 دشمن کے مزید 10,000 آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہوداہ کے
فوجیوں نے قیدیوں کو ایک اونچی چٹان کی چوٹی پر لے جا کر نیچے گرا
دیا۔ اِس طرح سب پاش پاش ہو کر ہلاک ہوئے۔
13 اِتنے میں فارغ کئے گئے اسرائیلی فوجیوں نے سامریہ اور بیت حَورون
کے بیچ میں واقع یہوداہ کے شہروں پر حملہ کیا تھا۔ لڑتے لڑتے اُنہوں نے
3,000 مردوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا اور بہت سا مال لُوٹ لیا تھا۔

اَمَصیاہ کی بُت پرستی

14 ادومیوں کو شکست دینے کے بعد اَمَصیاہ سعیر کے باشندوں کے بُتوں
کو لُوٹ کر اپنے گھر واپس لایا۔ وہاں اُس نے اُنہیں کھڑا کیا اور اُن کے
سامنے اوندھے منہ جھک کر اُنہیں قربانیاں پیش کیں۔

15 یہ دیکھ کر رب اُس سے بہت ناراض ہوا۔ اُس نے ایک نبی کو اُس
کے پاس بھیجا جس نے کہا، ”تُو اِن دیوتاؤں کی طرف کیوں رجوع کر
رہا ہے؟ یہ تو اپنی قوم کو تجھ سے نجات نہ دلا سکے۔“
16 اَمَصیاہ نے نبی کی بات کاٹ کر کہا، ”ہم نے کب سے تجھے
بادشاہ کا مشیر بنا دیا ہے؟ خاموش، ورنہ تجھے مار دیا جائے گا۔“ نبی
نے خاموش ہو کر اِتنا ہی کہا، ”مجھے معلوم ہے کہ اللہ نے آپ کو آپ
کی اِن حرکتوں کی وجہ سے اور اِس لئے کہ آپ نے میرا مشورہ قبول نہیں
کیا تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔“

اَمَصیاہ اسرائیل کے بادشاہ یوآس سے لڑتا ہے

17 ایک دن یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ نے اپنے مشیروں سے مشورہ کرنے
کے بعد یوآس بن یہوآخز بن یاہو کو پیغام بھیجا، ”آئیں، ہم ایک دوسرے
کا مقابلہ کریں!“
18 لیکن اسرائیل کے بادشاہ یوآس نے جواب دیا، ”لبنان میں ایک
کانٹےدار جھاڑی نے دیودار کے ایک درخت سے بات کی، ’میرے
بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ باندھو۔‘ لیکن اُسی وقت لبنان کے جنگلی
جانوروں نے اُس کے اوپر سے گزر کر اُسے پاؤں تلے کچل ڈالا۔
19 ادوم پر فتح پانے کے سبب سے آپ کا دل مغرور ہو کر مزید شہرت
حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں رہیں۔
آپ ایسی مصیبت کو کیوں دعوت دیتے ہیں جو آپ اور یہوداہ کی تباہی
کا باعث بن جائے؟“
20 لیکن اَمَصیاہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اللہ اُسے اور اُس کی قوم
کو اسرائیلیوں کے حوالے کرنا چاہتا تھا، کیونکہ اُنہوں نے ادومیوں کے
دیوتاؤں کی طرف رجوع کیا تھا۔

21 تب اسرائیل کا بادشاہ یوآس اپنی فوج لے کر یہوداہ پر چڑھ آیا۔ بیت
شمس کے پاس اُس کا یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ کے ساتھ مقابلہ ہوا۔
22 اسرائیلی فوج نے یہوداہ کی فوج کو شکست دی، اور ہر ایک اپنے
اپنے گھر بھاگ گیا۔
23 اسرائیل کے بادشاہ یوآس نے یہوداہ کے بادشاہ اَمَصیاہ بن یوآس بن
اخزیاہ کو وہیں بیت شمس میں گرفتار کر لیا۔ پھر وہ اُسے یروشلم لایا اور شہر
کی فصیل افرائیم نامی دروازے سے لے کر کونے کے دروازے تک گرا
دی۔ اِس حصے کی لمبائی تقریباً 600 فٹ تھی۔
24 جتنا بھی سونا، چاندی اور قیمتی سامان رب کے گھر اور شاہی محل
کے خزانوں میں تھا اُسے اُس نے پورے کا پورا چھین لیا۔ اُس وقت عوبید
ادوم رب کے گھر کے خزانے سنبھالتا تھا۔ یوآس لُوٹا ہوا مال اور بعض
یرغمالوں کو لے کر سامریہ واپس چلا گیا۔

اَمَصیاہ کی موت

25 اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن یہوآخز کی موت کے بعد یہوداہ کا بادشاہ
اَمَصیاہ بن یوآس مزید 15 سال جیتا رہا۔
26 باقی جو کچھ اَمَصیاہ کی حکومت کے دوران ہوا وہ شروع سے لے کر
آخر تک 'شاہانِ اسرائیل و یہوداہ' کی کتاب میں درج ہے۔
27 جب سے وہ رب کی پیروی کرنے سے باز آیا اُس وقت سے لوگ یروشلم
میں اُس کے خلاف سازش کرنے لگے۔ آخرکار اُس نے فرار ہو کر لکیس
میں پناہ لی، لیکن سازش کرنے والوں نے اپنے لوگوں کو اُس کے پیچھے
بھیجا، اور وہ وہاں اُسے قتل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

28 اُس کی لاش گھوڑے پر اُٹھا کر یہوداہ کے شہر یروشلم لائی گئی
جہاں اُسے خاندانی قبر میں دفنایا گیا۔

26

یہوداہ کا بادشاہ عُزیّاہ

1 یہوداہ کے تمام لوگوں نے اَمَصیاہ کی جگہ اُس کے بیٹے عُزیّاہ کو تخت
پر بٹھا دیا۔ اُس کی عمر 16 سال تھی
2 جب اُس کا باپ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔ بادشاہ بننے کے بعد
عُزیّاہ نے ایلات شہر پر قبضہ کر کے اُسے دوبارہ یہوداہ کا حصہ بنا لیا۔
اُس نے شہر میں بہت تعمیری کام کروایا۔
3 عُزیّاہ 16 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 52 سال
حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یکولیاہ یروشلم کی رہنے والی تھی۔
4 اپنے باپ اَمَصیاہ کی طرح اُس کا چال چلن رب کو پسند تھا۔
5 امامِ اعظم زکریاہ کے جیتے جی عُزیّاہ رب کا طالب رہا، کیونکہ زکریاہ
اُسے اللہ کا خوف ماننے کی تعلیم دیتا رہا۔ جب تک بادشاہ رب کا طالب
رہا اُس وقت تک اللہ اُسے کامیابی بخشتا رہا۔
6 عُزیّاہ نے فلستیوں سے جنگ کر کے جات، یبنہ اور اشدود کی
فصیلوں کو ڈھا دیا۔ دیگر کئی شہروں کو اُس نے نئے سرے سے تعمیر
کیا جو اشدود کے قریب اور فلستیوں کے باقی علاقے میں تھے۔
7 لیکن اللہ نے نہ صرف فلستیوں سے لڑتے وقت عُزیّاہ کی مدد کی بلکہ
اُس وقت بھی جب جور بعل میں رہنے والے عربوں اور معونیوں سے جنگ
چھڑ گئی۔

8 عمونیوں کو عُزیّاہ کو خراج ادا کرنا پڑا، اور وہ اِتنا طاقت ور بنا کہ اُس
کی شہرت مصر تک پھیل گئی۔
9 یروشلم میں عُزیّاہ نے کونے کے دروازے، وادی کے دروازے اور
فصیل کے موڑ پر مضبوط بُرج بنوائے۔
10 اُس نے بیابان میں بھی بُرج تعمیر کئے اور ساتھ ساتھ پتھر کے بےشمار
حوض تراشے، کیونکہ مغربی یہوداہ کے نشیبی پہاڑی علاقے اور میدانی
علاقے میں اُس کے بڑے بڑے ریوڑ چرتے تھے۔ بادشاہ کو کاشت کاری
کا کام خاص پسند تھا۔ بہت لوگ پہاڑی علاقوں اور زرخیز وادیوں میں اُس
کے کھیتوں اور انگور کے باغوں کی نگرانی کرتے تھے۔
11 عُزیّاہ کی طاقت ور فوج تھی۔ بادشاہ کے اعلیٰ افسر حننیاہ کی
راہنمائی میں میرمنشی یعی ایل نے افسر معسیاہ کے ساتھ فوج کی بھرتی کر
کے اُسے ترتیب دیا تھا۔
12 اِن دستوں پر کنبوں کے 2,600 سرپرست مقرر تھے۔
13 فوج 3,07,500 جنگ لڑنے کے قابل مردوں پر مشتمل تھی۔ جنگ
میں بادشاہ اُن پر پورا بھروسا کر سکتا تھا۔
14 عُزیّاہ نے اپنے تمام فوجیوں کو ڈھالوں، نیزوں، خودوں، زرہ
بکتروں، کمانوں اور فلاخن کے سامان سے مسلح کیا۔
15 اور یروشلم کے بُرجوں اور فصیل کے کونوں پر اُس نے ایسی مشینیں
لگائیں جو تیر چلا سکتی اور بڑے بڑے پتھر پھینک سکتی تھیں۔

عُزیّاہ مغرور ہو جاتا ہے

غرض، اللہ کی مدد سے عُزیّاہ کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی، اور
اُس کی طاقت بڑھتی گئی۔

16 لیکن اِس طاقت نے اُسے مغرور کر دیا، اور نتیجے میں وہ غلط راہ پر
آ گیا۔ رب اپنے خدا کا بےوفا ہو کر وہ ایک دن رب کے گھر میں گھس
گیا تاکہ بخور کی قربان گاہ پر بخور جلائے۔
17 لیکن امامِ اعظم عزریاہ رب کے مزید 80 بہادر اماموں کو اپنے ساتھ
لے کر اُس کے پیچھے پیچھے گیا۔
18 اُنہوں نے بادشاہ عُزیّاہ کا سامنا کر کے کہا، ”مناسب نہیں کہ آپ
رب کو بخور کی قربانی پیش کریں۔ یہ ہارون کی اولاد یعنی اماموں کی ذمہ
داری ہے جنہیں اِس کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ مقدِس سے نکل جائیں،
کیونکہ آپ اللہ سے بےوفا ہو گئے ہیں، اور آپ کی یہ حرکت رب خدا کے
سامنے عزت کا باعث نہیں بنے گی۔“
19 عُزیّاہ بخوردان کو پکڑے بخور کو پیش کرنے کو تھا کہ اماموں کی
باتیں سن کر آگ بگولا ہو گیا۔ لیکن اُسی لمحے اُس کے ماتھے پر کوڑھ پھوٹ
نکلا۔
20 یہ دیکھ کر امامِ اعظم عزریاہ اور دیگر اماموں نے اُسے جلدی سے
رب کے گھر سے نکال دیا۔ عُزیّاہ نے خود بھی وہاں سے نکلنے کی جلدی
کی، کیونکہ رب ہی نے اُسے سزا دی تھی۔
21 عُزیّاہ جیتے جی اِس بیماری سے شفا نہ پا سکا۔ اُسے علیٰحدہ گھر میں
رہنا پڑا، اور اُسے رب کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اُس
کے بیٹے یوتام کو محل پر مقرر کیا گیا، اور وہی اُمّت پر حکومت کرنے لگا۔
22 باقی جو کچھ عُزیّاہ کی حکومت کے دوران شروع سے لے کر آخر تک
ہوا وہ آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی نے قلم بند کیا ہے۔
23 جب عُزیّاہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے کوڑھ کی وجہ
سے دوسرے بادشاہوں کے ساتھ نہیں دفنایا گیا بلکہ قریب کے ایک کھیت

میں جو شاہی خاندان کا تھا۔ پھر اُس کا بیٹا یوتام تخت نشین ہوا۔

27

یہوداہ کا بادشاہ یوتام

1 یوتام 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 16 سال تک
حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں یروسہ بنت صدوق تھی۔
2 یوتام نے وہ کچھ کیا جو رب کو پسند تھا۔ وہ اپنے باپ عُزیّاہ کے
نمونے پر چلتا رہا، اگرچہ اُس نے کبھی بھی باپ کی طرح رب کے گھر
میں گھس جانے کی کوشش نہ کی۔ لیکن عام لوگ اپنی غلط راہوں سے
نہ ہٹے۔
3 یوتام نے رب کے گھر کا بالائی دروازہ تعمیر کیا۔ عوفل پہاڑی جس
پر رب کا گھر تھا اُس کی دیوار کو اُس نے بہت جگہوں پر مضبوط بنا دیا۔
4 یہوداہ کے پہاڑی علاقے میں اُس نے شہر تعمیر کئے اور جنگلی علاقوں
میں قلعے اور بُرج بنائے۔
5 جب عمونی بادشاہ کے ساتھ جنگ چھڑ گئی تو اُس نے عمونیوں کو
شکست دی۔ تین سال تک اُنہیں اُسے سالانہ خراج کے طور پر تقریباً 3,400
کلو گرام چاندی، 16,00,000 کلو گرام گندم اور 13,50,000 کلو گرام
جَو ادا کرنا پڑا۔
6 یوں یوتام کی طاقت بڑھتی گئی۔ اور وجہ یہ تھی کہ وہ ثابت قدمی سے
رب اپنے خدا کے حضور چلتا رہا۔
7 باقی جو کچھ یوتام کی حکومت کے دوران ہوا وہ 'شاہانِ اسرائیل و
یہوداہ' کی کتاب میں قلم بند ہے۔ اُس میں اُس کی تمام جنگوں اور باقی
کاموں کا ذکر ہے۔

8 وہ 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 16 سال حکومت
کرتا رہا۔
9 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم کے اُس حصے
میں جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے دفنایا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا آخز تخت نشین
ہوا۔

28

یہوداہ کا بادشاہ آخز

1 آخز 20 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور یروشلم میں رہ کر 16 سال
حکومت کرتا رہا۔ وہ اپنے باپ داؤد کے نمونے پر نہ چلا بلکہ وہ کچھ کرتا
رہا جو رب کو ناپسند تھا۔
2 کیونکہ اُس نے اسرائیل کے بادشاہوں کا چال چلن اپنایا۔ بعل کے بُت
ڈھلوا کر
3 اُس نے نہ صرف وادیٔ بن ہنوم میں بُتوں کو قربانیاں پیش کیں بلکہ
اپنے بیٹوں کو بھی قربانی کے طور پر جلا دیا۔ یوں وہ اُن قوموں کے گھنونے
رسم و رواج ادا کرنے لگا جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے ملک سے
نکال دیا تھا۔
4 آخز بخور جلا کر اپنی قربانیاں اونچے مقاموں، پہاڑیوں کی چوٹیوں اور
ہر گھنے درخت کے سائے میں چڑھاتا تھا۔
5 اِسی لئے رب اُس کے خدا نے اُسے شام کے بادشاہ کے حوالے کر
دیا۔ شام کی فوج نے اُسے شکست دی اور یہوداہ کے بہت سے لوگوں کو
قیدی بنا کر دمشق لے گئی۔ آخز کو اسرائیل کے بادشاہ فِقَح بن رملیاہ کے
حوالے بھی کر دیا گیا جس نے اُسے شدید نقصان پہنچایا۔

6 ایک ھی دن میں یہوداہ کے 1,20,000 تجربہ کار فوجی شہید ھوئے۔
یہ سب کچھ اِس لئے ھوا کہ قوم نے رب اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک
کر دیا تھا۔
7 اُس وقت افرائیم کے قبیلے کے پہلوان زِکری نے آخز کے بیٹے معسیاہ،
محل کے انچارج عزری قام اور بادشاہ کے بعد سب سے اعلیٰ افسر اِلقانہ کو
مار ڈالا۔
8 اسرائیلیوں نے یہوداہ کی 2,00,000 عورتیں اور بچے چھین لئے اور
کثرت کا مال لُوٹ کر سامریہ لے گئے۔

اسرائیل قیدیوں کو رِہا کر دیتا ھے

9 سامریہ میں رب کا ایک نبی بنام عودید رہتا تھا۔ جب اسرائیلی فوجی
میدانِ جنگ سے واپس آئے تو عودید اُن سے ملنے کے لئے نکلا۔ اُس نے اُن
سے کہا، ”دیکھیں، رب آپ کے باپ دادا کا خدا یہوداہ سے ناراض تھا،
اِس لئے اُس نے اُنہیں آپ کے حوالے کر دیا۔ لیکن آپ لوگ طیش میں آ
کر اُن پر یوں ٹوٹ پڑے کہ اُن کا قتلِ عام آسمان تک پہنچ گیا ھے۔
10 لیکن یہ کافی نہیں تھا۔ اب آپ یہوداہ اور یروشلم کے بچے ھوؤں کو
اپنے غلام بنانا چاھتے ھیں۔ کیا آپ سمجھتے ھیں کہ ھم اُن سے اچھے ھیں؟
نہیں، آپ سے بھی رب اپنے خدا کے خلاف گناہ سرزد ھوئے ھیں۔
11 چنانچہ میری بات سنیں! اِن قیدیوں کو واپس کریں جو آپ نے اپنے
بھائیوں سے چھین لئے ھیں۔ کیونکہ رب کا سخت غضب آپ پر نازل ھونے
والا ھے۔“
12 افرائیم کے قبیلے کے کچھ سرپرستوں نے بھی فوجیوں کا سامنا کیا۔ اُن
کے نام عزریاہ بن یوحنان، برکیاہ بن مسِلّموت، یحِزقیاہ بن سلّوم اور عماسا بن
خدلی تھے۔

13 اُنہوں نے کہا، ”اِن قیدیوں کو یہاں مت لے آئیں، ورنہ ہم رب کے
سامنے قصوروار ٹھہریں گے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے گناہوں میں
اضافہ کریں؟ ہمارا قصور پہلے ہی بہت بڑا ہے۔ ہاں، رب اسرائیل پر سخت
غصے ہے۔“
14 تب فوجیوں نے اپنے قیدیوں کو آزاد کر کے اُنہیں لُوٹے ہوئے مال
کے ساتھ بزرگوں اور پوری جماعت کے حوالے کر دیا۔
15 مذکورہ چار آدمیوں نے سامنے آ کر قیدیوں کو اپنے پاس محفوظ
رکھا۔ لُوٹے ہوئے مال میں سے کپڑے نکال کر اُنہوں نے اُنہیں اُن میں
تقسیم کیا جو برہنہ تھے۔ اِس کے بعد اُنہوں نے تمام قیدیوں کو کپڑے اور
جوتے دے دیئے، اُنہیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور اُن کے زخموں کی مرہم
پٹی کی۔ جتنے تھکاوٹ کی وجہ سے چل نہ سکتے تھے اُنہیں اُنہوں نے گدھوں
پر بٹھایا، پھر چلتے چلتے سب کو کھجور کے شہر یریحو تک پہنچایا جہاں اُن
کے اپنے لوگ تھے۔ پھر وہ سامریہ لوٹ آئے۔

آخز اسور کے بادشاہ سے مدد لیتا ہے

16 اُس وقت آخز بادشاہ نے اسور کے بادشاہ سے التماس کی، ”ہماری
مدد کرنے آئیں۔“
17 کیونکہ ادومی یہوداہ میں گھس کر کچھ لوگوں کو گرفتار کر کے اپنے
ساتھ لے گئے تھے۔
18 ساتھ ساتھ فلستی مغربی یہوداہ کے نشیبی پہاڑی علاقے اور جنوبی
علاقے میں گھس آئے تھے اور ذیل کے شہروں پر قبضہ کر کے اُن میں
رہنے لگے تھے: بیت شمس، ایالون، جدیروت، نیز سوکہ، تِمنت اور جِمزو گرد
و نواح کی آبادیوں سمیت۔

19 اِس طرح رب نے یہوداہ کو آخز کی وجہ سے زیر کر دیا، کیونکہ
بادشاہ نے یہوداہ میں بےلگام بےراہ رَوی پھیلنے دی اور رب سے اپنی
بےوفائی کا صاف اظہار کیا تھا۔
20 اسور کے بادشاہ تِگلت پِل ایسر اپنی فوج لے کر ملک میں آیا، لیکن
آخز کی مدد کرنے کے بجائے اُس نے اُسے تنگ کیا۔
21 آخز نے رب کے گھر، شاہی محل اور اپنے اعلیٰ افسروں کے خزانوں
کو لُوٹ کر سارا مال اسور کے بادشاہ کو بھیج دیا، لیکن بےفائدہ۔ اِس
سے اُسے صحیح مدد نہ ملی۔
22 گو وہ اُس وقت بڑی مصیبت میں تھا توبھی رب سے اَور دُور ہو گیا۔
23 وہ شام کے دیوتاؤں کو قربانیاں پیش کرنے لگا، کیونکہ اُس کا خیال
تھا کہ اِن ھی نے مجھے شکست دی ھے۔ اُس نے سوچا، ”شام کے دیوتا
اپنے بادشاھوں کی مدد کرتے ھیں! اب سے مَیں اُنہیں قربانیاں پیش کروں
گا تاکہ وہ میری بھی مدد کریں۔“ لیکن یہ دیوتا بادشاہ آخز اور پوری قوم
کے لئے تباھی کا باعث بن گئے۔
24 آخز نے حکم دیا کہ اللہ کے گھر کا سارا سامان نکال کر ٹکڑے ٹکڑے
کر دیا جائے۔ پھر اُس نے رب کے گھر کے دروازوں پر تالا لگا دیا۔ اُس
کی جگہ اُس نے یروشلم کے کونے کونے میں قربان گاھیں کھڑی کر دیں۔
25 ساتھ ساتھ اُس نے دیگر معبودوں کو قربانیاں پیش کرنے کے لئے
یہوداہ کے ہر شہر کی اونچی جگہوں پر مندر تعمیر کئے۔ ایسی حرکتوں سے
وہ رب اپنے باپ دادا کے خدا کو طیش دلاتا رھا۔
26 باقی جو کچھ اُس کی حکومت کے دوران ھوا اور جو کچھ اُس نے کیا
وہ شروع سے لے کر آخر تک ’شاھانِ یہوداہ و اسرائیل‘ کی کتاب میں درج

ہے۔
27 جب آخز مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے یروشلم میں دفن کیا
گیا، لیکن شاہی قبرستان میں نہیں۔ پھر اُس کا بیٹا حِزقیاہ تخت نشین ہوا۔

29

حِزقیاہ بادشاہ رب کے گھر کو دوبارہ کھول دیتا ہے

1 جب حِزقیاہ بادشاہ بنا تو اُس کی عمر 25 سال تھی۔ یروشلم میں رہ کر وہ
29 سال حکومت کرتا رہا۔ اُس کی ماں ابیاہ بنت زکریاہ تھی۔
2 اپنے باپ داؤد کی طرح اُس نے ایسا کام کیا جو رب کو پسند تھا۔
3 اپنی حکومت کے پہلے سال کے پہلے مہینے میں اُس نے رب کے گھر
کے دروازوں کو کھول کر اُن کی مرمت کروائی۔
4 لاویوں اور اماموں کو بُلا کر اُس نے اُنہیں رب کے گھر کے مشرقی
صحن میں جمع کیا
5 اور کہا،
”اے لاویو، میری بات سنیں! اپنے آپ کو خدمت کے لئے مخصوص
و مُقدّس کریں، اور رب اپنے باپ دادا کے خدا کے گھر کو بھی مخصوص
و مُقدّس کریں۔ تمام ناپاک چیزیں مقدِس سے نکالیں!
6 ہمارے باپ دادا بےوفا ہو کر وہ کچھ کرتے گئے جو رب ہمارے خدا
کو ناپسند تھا۔ اُنہوں نے اُسے چھوڑ دیا، اپنے منہ کو رب کی سکونت گاہ
سے پھیر کر دوسری طرف چل پڑے۔
7 رب کے گھر کے سامنے والے برآمدے کے دروازوں پر اُنہوں نے تالا
لگا کر چراغوں کو بجھا دیا۔ نہ اسرائیل کے خدا کے لئے بخور جلایا جاتا، نہ
بھسم ہونے والی قربانیاں مقدِس میں پیش کی جاتی تھیں۔

8 اِسی وجہ سے رب کا غضب یہوداہ اور یروشلم پر نازل ہوا ہے۔ ہماری
حالت کو دیکھ کر لوگ گھبرا گئے، اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔
ہم دوسروں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گئے ہیں۔ آپ خود اِس کے گواہ
ہیں۔
9 ہماری بےوفائی کی وجہ سے ہمارے باپ تلوار کی زد میں آ کر مارے
گئے اور ہمارے بیٹے بیٹیاں اور بیویاں ہم سے چھین لی گئی ہیں۔
10 لیکن اب مَیں رب اسرائیل کے خدا کے ساتھ عہد باندھنا چاہتا ہوں
تاکہ اُس کا سخت قہر ہم سے ٹل جائے۔
11 میرے بیٹو، اب سُستی نہ دکھائیں، کیونکہ رب نے آپ کو چن کر
اپنے خادم بنایا ہے۔ آپ کو اُس کے حضور کھڑے ہو کر اُس کی خدمت
کرنے اور بخور جلانے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔“
12 پھر ذیل کے لاوی خدمت کے لئے تیار ہوئے:
قِہات کے خاندان کا محت بن عماسی اور یوایل بن عزریاہ،
مِراری کے خاندان کا قیس بن عبدی اور عزریاہ بن یہلّل ایل،
جیرسون کے خاندان کا یوآخ بن زِمّہ اور عدن بن یوآخ،
13 اِلی صفن کے خاندان کا سِمری اور یعی ایل،
آسف کے خاندان کا زکریاہ اور متنیاہ،
14 ہیمان کے خاندان کا یحی ایل اور سِمعی،
یدوتون کے خاندان کا سمعیاہ اور عُزی ایل۔
15 باقی لاویوں کو بُلا کر اُنہوں نے اپنے آپ کو رب کی خدمت کے لئے
مخصوص و مُقدّس کیا۔ پھر وہ بادشاہ کے حکم کے مطابق رب کے گھر کو
پاک صاف کرنے لگے۔ کام کرتے کرتے اُنہوں نے اِس کا خیال کیا کہ
سب کچھ رب کی ہدایات کے مطابق ہو رہا ہو۔

16 امام رب کے گھر میں داخل ہوئے اور اُس میں سے ہر ناپاک چیز
نکال کر اُسے صحن میں لائے۔ وہاں سے لاویوں نے سب کچھ اُٹھا کر شہر
سے باہر وادیٔ قدرون میں پھینک دیا۔
17 رب کے گھر کی قدوسیت بحال کرنے کا کام پہلے مہینے کے پہلے دن
شروع ہوا، اور ایک ہفتے کے بعد وہ سامنے والے برآمدے تک پہنچ گئے
تھے۔ ایک اَور ہفتہ پورے گھر کو مخصوص و مُقدّس کرنے میں لگ
گیا۔

پہلے مہینے کے 16ویں دن کام مکمل ہوا۔
18 حِزقیاہ بادشاہ کے پاس جا کر اُنہوں نے کہا، ”ہم نے رب کے
پورے گھر کو پاک صاف کر دیا ہے۔ اِس میں جانوروں کو جلانے کی
قربان گاہ اُس کے سامان سمیت اور وہ میز جس پر رب کے لئے مخصوص
روٹیاں رکھی جاتی ہیں اُس کے سامان سمیت شامل ہے۔
19 اور جتنی چیزیں آخز نے بےوفا بن کر اپنی حکومت کے دوران رد کر
دی تھیں اُن سب کو ہم نے ٹھیک کر کے دوبارہ مخصوص و مُقدّس کر
دیا ہے۔ اب وہ رب کی قربان گاہ کے سامنے پڑی ہیں۔“

رب کے گھر کی دوبارہ مخصوصیت

20 اگلے دن حِزقیاہ بادشاہ صبح سویرے شہر کے تمام بزرگوں کو بُلا کر
اُن کے ساتھ رب کے گھر کے پاس گیا۔
21 سات جوان بَیل، سات مینڈھے اور بھیڑ کے سات بچے بھسم ہونے
والی قربانی کے لئے صحن میں لائے گئے، نیز سات بکرے جنہیں گناہ کی
قربانی کے طور پر شاہی خاندان، مقدِس اور یہوداہ کے لئے پیش کرنا تھا۔

حِزقیاہ نے ھارون کی اولاد یعنی اماموں کو حکم دیا کہ اِن جانوروں کو رب
کی قربان گاہ پر چڑھائیں۔
22 پہلے بَیلوں کو ذبح کیا گیا۔ اماموں نے اُن کا خون جمع کر کے اُسے
قربان گاہ پر چھڑکا۔ اِس کے بعد مینڈھوں کو ذبح کیا گیا۔ اِس بار بھی اماموں
نے اُن کا خون قربان گاہ پر چھڑکا۔ بھیڑ کے بچوں کے خون کے ساتھ بھی
یہی کچھ کیا گیا۔
23 آخر میں گناہ کی قربانی کے لئے مخصوص بکروں کو بادشاہ اور جماعت
کے سامنے لایا گیا، اور اُنہوں نے اپنے ھاتھوں کو بکروں کے سروں پر رکھ
دیا۔
24 پھر اماموں نے اُنہیں ذبح کر کے اُن کا خون گناہ کی قربانی کے طور پر
قربان گاہ پر چھڑکا تا کہ اسرائیل کا کفارہ دیا جائے۔ کیونکہ بادشاہ نے
حکم دیا تھا کہ بھسم ہونے والی اور گناہ کی قربانی تمام اسرائیل کے لئے پیش
کی جائے۔
25 حِزقیاہ نے لاویوں کو جھانجھ، ستار اور سرود تھما کر اُنہیں رب کے
گھر میں کھڑا کیا۔ سب کچھ اُن ھدایات کے مطابق ھوا جو رب نے داؤد
بادشاہ، اُس کے غیب بین جاد اور ناتن نبی کی معرفت دی تھیں۔
26 لاوی اُن سازوں کے ساتھ کھڑے ھو گئے جو داؤد نے بنوائے تھے،
اور امام اپنے تُرموں کو تھامے اُن کے ساتھ کھڑے ھوئے۔
27 پھر حِزقیاہ نے حکم دیا کہ بھسم ہونے والی قربانی قربان گاہ پر پیش
کی جائے۔ جب امام یہ کام کرنے لگے تو لاوی رب کی تعریف میں گیت
گانے لگے۔ ساتھ ساتھ تُرم اور داؤد بادشاہ کے بنوائے ھوئے ساز بجنے
لگے۔
28 تمام جماعت اوندھے منہ جھک گئی جبکہ لاوی گیت گاتے اور امام

تُرم بجاتے رہے۔ یہ سلسلہ اِس قربانی کی تکمیل تک جاری رہا۔
29 اِس کے بعد حِزقیاہ اور تمام حاضرین دوبارہ منہ کے بل جھک گئے۔
30 بادشاہ اور بزرگوں نے لاویوں کو کہا، ”داؤد اور آسف غیب بین کے
زبور گا کر رب کی ستائش کریں۔“ چنانچہ لاویوں نے بڑی خوشی سے حمد
و ثنا کے گیت گائے۔ وہ بھی اوندھے منہ جھک گئے۔
31 پھر حِزقیاہ لوگوں سے مخاطب ہوا، ”آج آپ نے اپنے آپ کو رب کے
لئے وقف کر دیا ہے۔ اب وہ کچھ رب کے گھر کے پاس لے آئیں جو آپ
ذبح اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔“ تب لوگ ذبح
اور سلامتی کی اپنی قربانیاں لے آئے۔ نیز، جس کا بھی دل چاہتا تھا وہ
بھسم ہونے والی قربانیاں لایا۔
32 اِس طرح بھسم ہونے والی قربانی کے لئے 70 بَیل، 100 مینڈھے اور
بھیڑ کے 200 بچے جمع کر کے رب کو پیش کئے گئے۔
33 اُن کے علاوہ 600 بَیل اور 3,000 بھیڑبکریاں رب کے گھر کے لئے
مخصوص کی گئیں۔
34 لیکن اِتنے جانوروں کی کھالوں کو اُتارنے کے لئے امام کم تھے، اِس
لئے لاویوں کو اُن کی مدد کرنی پڑی۔ اِس کام کے اختتام تک بلکہ جب
تک مزید امام خدمت کے لئے تیار اور پاک نہیں ہو گئے تھے لاوی مدد
کرتے رہے۔ اماموں کی نسبت زیادہ لاوی پاک صاف ہو گئے تھے، کیونکہ
اُنہوں نے زیادہ لگن سے اپنے آپ کو رب کے لئے مخصوص و مُقدّس کیا
تھا۔
35 بھسم ہونے والی بےشمار قربانیوں کے علاوہ اماموں نے سلامتی کی
قربانیوں کی چربی بھی جلائی۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے مَے کی نذریں پیش
کیں۔

یوں رب کے گھر میں خدمت کا نئے سرے سے آغاز ہوا۔
36 حِزقیاہ اور پوری قوم نے خوشی منائی کہ اللہ نے یہ سب کچھ اِتنی
جلدی سے ہمیں مہیا کیا ہے۔

30

فسح کی عید کے لئے دعوت

1 حِزقیاہ نے اسرائیل اور یہوداہ کی ہر جگہ اپنے قاصدوں کو بھیج کر
لوگوں کو رب کے گھر میں آنے کی دعوت دی، کیونکہ وہ اُن کے ساتھ
رب اسرائیل کے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منانا چاہتا تھا۔ اُس نے
افرائیم اور منسّی کے قبیلوں کو بھی دعوت نامے بھیجے۔
2 بادشاہ نے اپنے افسروں اور یروشلم کی پوری جماعت کے ساتھ مل کر
فیصلہ کیا کہ ہم یہ عید دوسرے مہینے میں منائیں گے۔
3 عام طور پر یہ پہلے مہینے میں منائی جاتی تھی، لیکن اُس وقت تک خدمت
کے لئے تیار امام کافی نہیں تھے۔ کیونکہ اب تک سب اپنے آپ کو پاک
صاف نہ کر سکے۔ دوسری بات یہ تھی کہ لوگ اِتنی جلدی سے یروشلم میں
جمع نہ ہو سکے۔
4 اِن باتوں کے پیشِ نظر بادشاہ اور تمام حاضرین اِس پر متفق ہوئے کہ
فسح کی عید ملتوی کی جائے۔
5 اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم تمام اسرائیلیوں کو جنوب میں بیرسبع سے
لے کر شمال میں دان تک دعوت دیں گے۔ سب یروشلم آئیں تا کہ ہم مل کر
رب اسرائیل کے خدا کی تعظیم میں فسح کی عید منائیں۔ اصل میں یہ عید
بڑی دیر سے ہدایات کے مطابق نہیں منائی گئی تھی۔

6 بادشاہ کے حکم پر قاصد اسرائیل اور یہوداہ میں سے گزرے۔ ہر جگہ
اُنہوں نے لوگوں کو بادشاہ اور اُس کے افسروں کے خط پہنچا دیئے۔ خط
میں لکھا تھا،
”اے اسرائیلیو، رب ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل کے خدا کے پاس واپس
آئیں! پھر وہ بھی آپ کے پاس جو اسوری بادشاہوں کے ہاتھ سے بچ نکلے
ہیں واپس آئے گا۔
7 اپنے باپ دادا اور بھائیوں کی طرح نہ بنیں جو رب اپنے باپ دادا کے
خدا سے بےوفا ہو گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُس نے اُنہیں ایسی حالت میں
چھوڑ دیا کہ جس نے بھی اُنہیں دیکھا اُس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
آپ خود اِس کے گواہ ہیں۔
8 اُن کی طرح اَڑے نہ رہیں بلکہ رب کے تابع ہو جائیں۔ اُس کے مقدِس
میں آئیں، جو اُس نے ہمیشہ کے لئے مخصوص و مُقدّس کر دیا ہے۔ رب
اپنے خدا کی خدمت کریں تاکہ آپ اُس کے سخت غضب کا نشانہ نہ رہیں۔
9 اگر آپ رب کے پاس لوٹ آئیں تو جنہوں نے آپ کے بھائیوں اور اُن
کے بال بچوں کو قید کر لیا ہے وہ اُن پر رحم کر کے اُنہیں اِس ملک میں
واپس آنے دیں گے۔ کیونکہ رب آپ کا خدا مہربان اور رحیم ہے۔ اگر آپ
اُس کے پاس واپس آئیں تو وہ اپنا منہ آپ سے نہیں پھیرے گا۔“
10 قاصد افرائیم اور منسّی کے پورے قبائلی علاقے میں سے گزرے اور
ہر شہر کو یہ پیغام پہنچایا۔ پھر چلتے چلتے وہ زبولون تک پہنچ گئے۔ لیکن
اکثر لوگ اُن کی بات سن کر ہنس پڑے اور اُن کا مذاق اُڑانے لگے۔
11 صرف آشر، منسّی اور زبولون کے چند ایک آدمی فروتنی کا اظہار کر
کے مان گئے اور یروشلم آئے۔

12 یہوداہ میں اللہ نے لوگوں کو تحریک دی کہ اُنہوں نے یک دلی سے
اُس حکم پر عمل کیا جو بادشاہ اور بزرگوں نے رب کے فرمان کے مطابق دیا
تھا۔

حِزقیاہ اور قوم فسح کی عید مناتے ہیں

13 دوسرے مہینے میں بہت زیادہ لوگ بےخمیری روٹی کی عید منانے
کے لئے یروشلم پہنچے۔
14 پہلے اُنہوں نے شہر سے بُتوں کی تمام قربان گاہوں کو دُور کر دیا۔ بخور
جلانے کی چھوٹی قربان گاہوں کو بھی اُنہوں نے اُٹھا کر وادیٔ قدرون میں
پھینک دیا۔
15 دوسرے مہینے کے 14ویں دن فسح کے لیلوں کو ذبح کیا گیا۔ اماموں
اور لاویوں نے شرمندہ ہو کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پاک صاف کر
رکھا تھا، اور اب اُنہوں نے بھسم ہونے والی قربانیوں کو رب کے گھر میں
پیش کیا۔
16 وہ خدمت کے لئے یوں کھڑے ہو گئے جس طرح مردِ خدا موسیٰ کی
شریعت میں فرمایا گیا ہے۔ لاوی قربانیوں کا خون اماموں کے پاس لائے
جنہوں نے اُسے قربان گاہ پر چھڑکا۔
17 لیکن حاضرین میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو صحیح طور پر
پاک صاف نہیں کیا تھا۔ اُن کے لئے لاویوں نے فسح کے لیلوں کو ذبح کیا
تاکہ اُن کی قربانیوں کو بھی رب کے لئے مخصوص کیا جا سکے۔
18 خاص کر افرائیم، منسّی، زبولون اور اِشکار کے اکثر لوگوں نے اپنے
آپ کو صحیح طور پر پاک صاف نہیں کیا تھا۔ چنانچہ وہ فسح کے کھانے
میں اُس حالت میں شریک نہ ہوئے جس کا تقاضا شریعت کرتی ہے۔

لیکن حِزقیاہ نے اُن کی شفاعت کر کے دعا کی، ”رب جو مہربان ہے ہر
ایک کو معاف کرے
19 جو پورے دل سے رب اپنے باپ دادا کے خدا کا طالب رہنے کا ارادہ
رکھتا ہے، خواہ اُسے مقدِس کے لئے درکار پاکیزگی حاصل نہ بھی ہو۔“
20 رب نے حِزقیاہ کی دعا سن کر لوگوں کو بحال کر دیا۔

21 یروشلم میں جمع شدہ اسرائیلیوں نے بڑی خوشی سے سات دن تک
بےخمیری روٹی کی عید منائی۔ ہر دن لاوی اور امام اپنے ساز بجا کر بلند
آواز سے رب کی ستائش کرتے رہے۔
22 لاویوں نے رب کی خدمت کرتے وقت بڑی سمجھ داری دکھائی،
اور حِزقیاہ نے اِس میں اُن کی حوصلہ افزائی کی۔

پورے ہفتے کے دوران اسرائیلی رب کو سلامتی کی قربانیاں پیش کر
کے قربانی کا اپنا حصہ کھاتے اور رب اپنے باپ دادا کے خدا کی تمجید
کرتے رہے۔

23 اِس ہفتے کے بعد پوری جماعت نے فیصلہ کیا کہ عید کو مزید سات
دن منایا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے خوشی سے ایک اَور ہفتے کے دوران عید
منائی۔
24 تب یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ نے جماعت کے لئے 1,000 بَیل اور
7,000 بھیڑبکریاں پیش کیں جبکہ بزرگوں نے جماعت کے لئے 1,000 بَیل
اور 10,000 بھیڑبکریاں چڑھائیں۔ اِتنے میں مزید بہت سے اماموں نے اپنے
آپ کو رب کی خدمت کے لئے مخصوص و مُقدّس کر لیا تھا۔

25 جتنے بھی آئے تھے خوشی منا رہے تھے، خواہ وہ یہوداہ کے باشندے
تھے، خواہ امام، لاوی، اسرائیلی یا اسرائیل اور یہوداہ میں رہنے والے پردیسی
مہمان۔

26یروشلم میں بڑی شادمانی تھی، کیونکہ ایسی عید داؤد بادشاہ کے بیٹے
سلیمان کے زمانے سے لے کر اُس وقت تک یروشلم میں منائی نہیں گئی
تھی۔
27عید کے اختتام پر اماموں اور لاویوں نے کھڑے ہو کر قوم کو برکت
دی۔ اور اللہ نے اُن کی سنی، اُن کی دعا آسمان پر اُس کی مُقدّس سکونت
گاہ تک پہنچی۔

31

پورے یہوداہ میں بُت پرستی کا خاتمہ

1 عید کے بعد جماعت کے تمام اسرائیلیوں نے یہوداہ کے شہروں میں جا
کر پتھر کے بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، یسیرت دیوی کے کھمبوں کو
کاٹ ڈالا، اونچی جگہوں کے مندروں کو ڈھا دیا اور غلط قربان گاہوں
کو ختم کر دیا۔ جب تک اُنہوں نے یہ کام یہوداہ، بن یمین، افرائیم اور منسّی
کے پورے علاقوں میں تکمیل تک نہیں پہنچایا تھا اُنہوں نے آرام نہ کیا۔ اِس
کے بعد وہ سب اپنے اپنے شہروں اور گھروں کو چلے گئے۔

رب کے گھر میں انتظام کی اصلاح

2 حِزقیاہ نے اماموں اور لاویوں کو دوبارہ خدمت کے ویسے ھی
گروھوں میں تقسیم کیا جیسے پہلے تھے۔ اُن کی ذمہ داریاں بھسم ھونے والی
اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانا، رب کے گھر میں مختلف قسم کی خدمات
انجام دینا اور حمد و ثنا کے گیت گانا تھیں۔
3 جو جانور بادشاہ اپنی ملکیت سے رب کے گھر کو دیتا رہا وہ بھسم
ھونے والی اُن قربانیوں کے لئے مقرر تھے جن کو رب کی شریعت کے

مطابق ہر صبح شام، سبت کے دن، نئے چاند کی عید اور دیگر عیدوں پر
رب کے گھر میں پیش کی جاتی تھیں۔
4 حِزقیاہ نے یروشلم کے باشندوں کو حکم دیا کہ اپنی ملکیت میں سے
اماموں اور لاویوں کو کچھ دیں تاکہ وہ اپنا وقت رب کی شریعت کی تکمیل
کے لئے وقف کر سکیں۔
5 بادشاہ کا یہ اعلان سنتے ہی اسرائیلی فراخ دلی سے غلہ، انگور کے رس،
زیتون کے تیل، شہد اور کھیتوں کی باقی پیداوار کا پہلا پھل رب کے گھر
میں لائے۔ بہت کچھ اکٹھا ہوا، کیونکہ لوگوں نے اپنی پیداوار کا پورا
دسواں حصہ وہاں پہنچایا۔
6 یہوداہ کے باقی شہروں کے باشندے بھی ساتھ رہنے والے اسرائیلیوں
سمیت اپنی پیداوار کا دسواں حصہ رب کے گھر میں لائے۔ جو بھی بَیل،
بھیڑبکریاں اور باقی چیزیں اُنہوں نے رب اپنے خدا کے لئے وقف کی تھیں
وہ رب کے گھر میں پہنچیں جہاں لوگوں نے اُنہیں بڑے ڈھیر لگا کر اکٹھا
کیا۔
7 چیزیں جمع کرنے کا یہ سلسلہ تیسرے مہینے میں شروع ہوا اور ساتویں
مہینے میں اختتام کو پہنچا۔
8 جب حِزقیاہ اور اُس کے افسروں نے آ کر دیکھا کہ کتنی چیزیں اکٹھی
ہو گئی ہیں تو اُنہوں نے رب اور اُس کی قوم اسرائیل کو مبارک کہا۔
9 جب حِزقیاہ نے اماموں اور لاویوں سے اِن ڈھیروں کے بارے میں
پوچھا
10 تو صدوق کے خاندان کا امامِ اعظم عزریاہ نے جواب دیا، ”جب
سے لوگ اپنے ہدیئے یہاں لے آتے ہیں اُس وقت سے ہم جی بھر کر کھا
سکتے ہیں بلکہ کافی کچھ بچ بھی جاتا ہے۔ کیونکہ رب نے اپنی قوم کو اِتنی
برکت دی ہے کہ یہ سب کچھ باقی رہ گیا ہے۔“

11 تب حِزقیاہ نے حکم دیا کہ رب کے گھر میں گودام بنائے جائیں۔
جب ایسا کیا گیا
12 تو رضا کارانہ ہدیئے، پیداوار کا دسواں حصہ اور رب کے لئے
مخصوص کئے گئے عطیات اُن میں رکھے گئے۔ کونَنیاہ لاوی اِن چیزوں کا
انچارج بنا جبکہ اُس کا بھائی سِمعی اُس کا مددگار مقرر ہوا۔
13 امامِ اعظم عزریاہ رب کے گھر کے پورے انتظام کا انچارج تھا، اِس
لئے حِزقیاہ بادشاہ نے اُس کے ساتھ مل کر دس نگران مقرر کئے جو کونَنیاہ
اور سِمعی کے تحت خدمت انجام دیں۔ اُن کے نام یحی ایل، عززیاہ، نحت،
عساہیل، یریموت، یوزبد، اِلی ایل، اِسماکیاہ، محت اور بِنایاہ تھے۔
14 جو لاوی مشرقی دروازے کا دربان تھا اُس کا نام قورے بن یِمنہ
تھا۔ اب اُسے رب کو رضا کارانہ طور پر دیئے گئے ہدیئے اور اُس کے لئے
مخصوص کئے گئے عطیے تقسیم کرنے کا نگران بنایا گیا۔
15 عدن، من یمین، یشوع، سمعیاہ، امریاہ اور سکنیاہ اُس کے مددگار تھے۔
اُن کی ذمہ داری لاویوں کے شہروں میں رہنے والے اماموں کو اُن کا حصہ
دینا تھی۔ بڑی وفاداری سے وہ خیال رکھتے تھے کہ خدمت کے مختلف
گروہوں کے تمام اماموں کو وہ حصہ مل جائے جو اُن کا حق بنتا تھا، خواہ
وہ بڑے تھے یا چھوٹے۔
16 جو اپنے گروہ کے ساتھ رب کے گھر میں خدمت کرتا تھا اُسے اُس کا
حصہ براہِ راست ملتا تھا۔ اِس سلسلے میں لاوی کے قبیلے کے جتنے مردوں
اور لڑکوں کی عمر تین سال یا اِس سے زائد تھی اُن کی فہرست بنائی گئی۔
17 اِن فہرستوں میں اماموں کو اُن کے کنبوں کے مطابق درج کیا گیا۔ اِسی
طرح 20 سال یا اِس سے زائد کے لاویوں کو اُن ذمہ داریوں اور خدمت کے

مطابق جو وہ اپنے گروہوں میں سنبھالتے تھے فہرستوں میں درج کیا گیا۔
18 خاندانوں کی عورتیں اور بیٹے بیٹیاں چھوٹے بچوں سمیت بھی اِن
فہرستوں میں درج تھیں۔ چونکہ اُن کے مرد وفاداری سے رب کے گھر میں
خدمت کرتے تھے، اِس لئے یہ دیگر افراد بھی مخصوص و مُقدّس سمجھے
جاتے تھے۔
19 جو امام شہروں سے باہر اُن چراگاھوں میں رہتے تھے جو اُنہیں ہارون
کی اولاد کی حیثیت سے ملی تھیں اُنہیں بھی حصہ ملتا تھا۔ ہر شہر کے لئے
آدمی چنے گئے جو اماموں کے خاندانوں کے مردوں اور فہرست میں درج
تمام لاویوں کو وہ حصہ دیا کریں جو اُن کا حق تھا۔
20 حِزقیاہ بادشاہ نے حکم دیا کہ پورے یہوداہ میں ایسا ھی کیا جائے۔
اُس کا کام رب کے نزدیک اچھا، منصفانہ اور وفادارانہ تھا۔
21 جو کچھ اُس نے اللہ کے گھر میں انتظام دوبارہ چلانے اور شریعت
کو قائم کرنے کے سلسلے میں کیا اُس کے لئے وہ پورے دل سے اپنے خدا
کا طالب رہا۔ نتیجے میں اُسے کامیابی حاصل ہوئی۔

32

اسوری یہوداہ میں گھس آتے ھیں

1 حِزقیاہ نے وفاداری سے یہ تمام منصوبے تکمیل تک پہنچائے۔ پھر ایک
دن اسور کا بادشاہ سنحیرب اپنی فوج کے ساتھ یہوداہ میں گھس آیا اور قلعہ
بند شہروں کا محاصرہ کرنے لگا تاکہ اُن پر قبضہ کرے۔
2 جب حِزقیاہ کو اطلاع ملی کہ سنحیرب آکر یروشلم پر حملہ کرنے کی
تیاریاں کر رہا ھے

3 تو اُس نے اپنے سرکاری اور فوجی افسروں سے مشورہ کیا۔ خیال یہ
پیش کیا گیا کہ یروشلم شہر کے باہر تمام چشموں کو ملبے سے بند کیا جائے۔
سب متفق ہو گئے،
4 کیونکہ اُنہوں نے کہا، "اسور کے بادشاہ کو یہاں آ کر کثرت کا پانی
کیوں ملے؟" بہت سے آدمی جمع ہوئے اور مل کر چشموں کو ملبے سے بند
کر دیا۔ اُنہوں نے اُس زمین دوز نالے کا منہ بھی بند کر دیا جس کے ذریعے
پانی شہر میں پہنچتا تھا۔
5 اِس کے علاوہ حِزقیاہ نے بڑی محنت سے فصیل کے ٹوٹے پھوٹے
حصوں کی مرمت کروا کر اُس پر بُرج بنوائے۔ فصیل کے باہر اُس نے ایک
اَور چاردیواری تعمیر کی جبکہ یروشلم کے اُس حصے کے چبوترے مزید
مضبوط کروائے جو 'داؤد کا شہر' کہلاتا ہے۔ ساتھ ساتھ اُس نے بڑی
مقدار میں ہتھیار اور ڈھالیں بنوائیں۔
6 حِزقیاہ نے لوگوں پر فوجی افسر مقرر کئے۔
پھر اُس نے سب کو دروازے کے ساتھ والے چوک پر اکٹھا کر کے اُن
کی حوصلہ افزائی کی،
7 "مضبوط اور دلیر ہوں! اسور کے بادشاہ اور اُس کی بڑی فوج کو دیکھ
کر مت ڈریں، کیونکہ جو طاقت ہمارے ساتھ ہے وہ اُسے حاصل نہیں ہے۔
8 اسور کے بادشاہ کے لئے صرف خاکی آدمی لڑ رہے ہیں جبکہ رب
ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہی ہماری مدد کر کے ہمارے لئے لڑے
گا!" حِزقیاہ بادشاہ کے اِن الفاظ سے لوگوں کی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔

اسوری یروشلم کا محاصرہ کرتے ہیں

9 جب اسور کا بادشاہ سنحیرب اپنی پوری فوج کے ساتھ لکیس کا
محاصرہ کر رہا تھا تو اُس نے وہاں سے یروشلم کو وفد بھیجا تا کہ یہوداہ

کے بادشاہ حِزقیاہ اور یہوداہ کے تمام باشندوں کو پیغام پہنچائے،
10 ”شاہِ اسور سنحیرب فرماتے ہیں، تمہارا بھروسا کس چیز پر ہے کہ
تم محاصرے کے وقت یروشلم کو چھوڑنا نہیں چاہتے؟
11 جب حِزقیاہ کہتا ہے، ’رب ہمارا خدا ہمیں اسور کے بادشاہ سے
بچائے گا‘ تو وہ تمہیں غلط راہ پر لا رہا ہے۔ اِس کا صرف یہ نتیجہ نکلے
گا کہ تم بھوکے اور پیاسے مر جاؤ گے۔
12 حِزقیاہ نے تو اِس خدا کی بےحرمتی کی ہے۔ کیونکہ اُس نے اُس کی
اونچی جگہوں کے مندروں اور قربان گاہوں کو ڈھا کر یہوداہ اور یروشلم
سے کہا ہے کہ ایک ہی قربان گاہ کے سامنے پرستش کریں، ایک ہی
قربان گاہ پر قربانیاں چڑھائیں۔
13 کیا تمہیں علم نہیں کہ میں اور میرے باپ دادا نے دیگر ممالک کی تمام
قوموں کے ساتھ کیا کچھ کیا؟ کیا اِن قوموں کے دیوتا اپنے ملکوں کو مجھ سے
بچانے کے قابل رہے ہیں؟ ہرگز نہیں!
14 میرے باپ دادا نے اِن سب کو تباہ کر دیا، اور کوئی بھی دیوتا اپنی
قوم کو مجھ سے بچا نہ سکا۔ تو پھر تمہارا دیوتا تمہیں کس طرح مجھ سے
بچائے گا؟
15 حِزقیاہ سے فریب نہ کھاؤ! وہ اِس طرح تمہیں غلط راہ پر نہ لائے۔
اُس کی بات پر اعتماد مت کرنا، کیونکہ اب تک کسی بھی قوم یا سلطنت
کا دیوتا اپنی قوم کو میرے یا میرے باپ دادا کے قبضے سے چھٹکارا نہ
دلا سکا۔ تو پھر تمہارا دیوتا تمہیں میرے قبضے سے کس طرح بچائے گا؟“
16 ایسی باتیں کرتے کرتے سنحیرب کے افسر رب اسرائیل کے خدا اور
اُس کے خادم حِزقیاہ پر کفر بکتے گئے۔
17 اسور کے بادشاہ نے وفد کے ہاتھ خط بھی بھیجا جس میں اُس نے

رب اسرائیل کے خدا کی اہانت کی۔ خط میں لکھا تھا، ”جس طرح دیگر
ممالک کے دیوتا اپنی قوموں کو مجھ سے محفوظ نہ رکھ سکے اُسی طرح
حِزقیاہ کا دیوتا بھی اپنی قوم کو میرے قبضے سے نہیں بچائے گا۔“
18 اسوری افسروں نے بلند آواز سے عبرانی زبان میں بادشاہ کا پیغام
فصیل پر کھڑے یروشلم کے باشندوں تک پہنچایا تاکہ اُن میں خوف و ہراس
پھیل جائے اور یوں شہر پر قبضہ کرنے میں آسانی ہو جائے۔
19 اِن افسروں نے یروشلم کے خدا کا یوں تمسخر اُڑایا جیسا وہ دنیا کی دیگر
قوموں کے دیوتاؤں کا اُڑایا کرتے تھے، حالانکہ دیگر معبود صرف انسانی
ہاتھوں کی پیداوار تھے۔

رب سنحیرب کو سزا دیتا ہے

20 پھر حِزقیاہ بادشاہ اور آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی نے چلّاتے ہوئے
آسمان پر تخت نشین خدا سے التماس کی۔
21 جواب میں رب نے اسوریوں کی لشکرگاہ میں ایک فرشتہ بھیجا جس
نے تمام بہترین فوجیوں کو افسروں اور کمانڈروں سمیت موت کے گھاٹ
اُتار دیا۔ چنانچہ سنحیرب شرمندہ ہو کر اپنے ملک لوٹ گیا۔ وہاں ایک
دن جب وہ اپنے دیوتا کے مندر میں داخل ہوا تو اُس کے کچھ بیٹوں نے
اُسے تلوار سے قتل کر دیا۔
22 اِس طرح رب نے حِزقیاہ اور یروشلم کے باشندوں کو شاہِ اسور
سنحیرب سے چھٹکارا دلایا۔ اُس نے اُنہیں دوسری قوموں کے حملوں سے
بھی محفوظ رکھا، اور چاروں طرف امن و امان پھیل گیا۔
23 بے شمار لوگ یروشلم آئے تاکہ رب کو قربانیاں پیش کریں اور حِزقیاہ
بادشاہ کو قیمتی تحفے دیں۔ اُس وقت سے تمام قومیں اُس کا بڑا احترام کرنے

لگیں۔

حِزقیاہ کے آخری سال

24 اُن دنوں میں حِزقیاہ اِتنا بیمار ہوا کہ مرنے کی نوبت آ پہنچی۔ تب اُس
نے رب سے دعا کی، اور رب نے اُس کی سن کر ایک الٰہی نشان سے اِس
کی تصدیق کی۔
25 لیکن حِزقیاہ مغرور ہوا، اور اُس نے اِس مہربانی کا مناسب جواب نہ
دیا۔ نتیجے میں رب اُس سے اور یہوداہ اور یروشلم سے ناراض ہوا۔
26 پھر حِزقیاہ اور یروشلم کے باشندوں نے پچھتا کر اپنا غرور چھوڑ دیا،
اِس لئے رب کا غضب حِزقیاہ کے جیتے جی اُن پر نازل نہ ہوا۔

27 حِزقیاہ کو بہت دولت اور عزت حاصل ہوئی، اور اُس نے اپنی سونے
چاندی، جواہر، بلسان کے قیمتی تیل، ڈھالوں اور باقی قیمتی چیزوں کے لئے
خاص خزانے بنوائے۔
28 اُس نے غلہ، انگور کا رس اور زیتون کا تیل محفوظ رکھنے کے لئے
گودام تعمیر کئے اور اپنے گائے بَیلوں اور بھیڑبکریوں کو رکھنے کی بہت سی
جگہیں بھی بنوا لیں۔
29 اُس کے گائے بَیلوں اور بھیڑبکریوں میں اضافہ ہوتا گیا، اور اُس نے
کئی نئے شہروں کی بنیاد رکھی، کیونکہ اللہ نے اُسے نہایت ہی امیر بنا دیا
تھا۔
30 حِزقیاہ ہی نے جیحون چشمے کا منہ بند کر کے اُس کا پانی سرنگ
کے ذریعے مغرب کی طرف یروشلم کے اُس حصے میں پہنچایا جو 'داؤد کا
شہر' کہلاتا ہے۔ جو بھی کام اُس نے شروع کیا اُس میں وہ کامیاب رہا۔

31 ایک دن بابل کے حکمرانوں نے اُس کے پاس وفد بھیجا تا کہ اُس الٰہی
نشان کے بارے میں معلومات حاصل کریں جو یہوداہ میں ہوا تھا۔ اُس وقت
اللہ نے اُسے اکیلا چھوڑ دیا تا کہ اُس کے دل کی حقیقی حالت جانچ لے۔
32 باقی جو کچھ حِزقیاہ کی حکومت کے دوران ہوا اور جو نیک کام اُس
نے کیا وہ 'آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی کی رویا' میں قلم بند ہے جو 'شاہانِ
یہوداہ و اسرائیل' کی کتاب میں درج ہے۔
33 جب وہ مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے شاہی قبرستان کی
ایک اونچی جگہ پر دفنایا گیا۔ جب جنازہ نکلا تو یہوداہ اور یروشلم کے تمام
باشندوں نے اُس کا احترام کیا۔ پھر اُس کا بیٹا منسّی تخت نشین ہوا۔

33

یہوداہ کا بادشاہ منسّی

1 منسّی 12 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت
کا دورانیہ 55 سال تھا۔
2 منسّی کا چال چلن رب کو ناپسند تھا۔ اُس نے اُن قوموں کے قابلِ گھن
رسم و رواج اپنا لئے جنہیں رب نے اسرائیلیوں کے آگے سے نکال دیا تھا۔
3 اونچی جگہوں کے جن مندروں کو اُس کے باپ حِزقیاہ نے ڈھا دیا
تھا اُنہیں اُس نے نئے سرے سے تعمیر کیا۔ اُس نے بعل دیوتاؤں کی قربان
گاہیں بنوائیں اور یسیرت دیوی کے کھمبے کھڑے کئے۔ اِن کے علاوہ وہ
سورج، چاند بلکہ آسمان کے پورے لشکر کو سجدہ کر کے اُن کی خدمت
کرتا تھا۔

4 اُس نے رب کے گھر میں بھی اپنی قربان گاہیں کھڑی کیں، حالانکہ
رب نے اِس مقام کے بارے میں فرمایا تھا، ”یروشلم میں میرا نام ابد تک قائم
رہے گا۔“
5 لیکن منسّی نے پروا نہ کی بلکہ رب کے گھر کے دونوں صحنوں میں
آسمان کے پورے لشکر کے لئے قربان گاہیں بنوائیں۔
6 یہاں تک کہ اُس نے وادیٔ بن ہنوم میں اپنے بیٹوں کو بھی قربان کر
کے جلا دیا۔ جادوگری، غیب دانی اور افسوں گری کرنے کے علاوہ وہ
مُردوں کی روحوں سے رابطہ کرنے والوں اور رمّالوں سے بھی مشورہ کرتا
تھا۔
غرض اُس نے بہت کچھ کیا جو رب کو ناپسند تھا اور اُسے طیش دلایا۔
7 دیوی کا بُت بنوا کر اُس نے اُسے اللہ کے گھر میں کھڑا کیا، حالانکہ
رب نے داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان سے کہا تھا، ”اِس گھر اور اِس شہر
یروشلم میں جو مَیں نے تمام اسرائیلی قبیلوں میں سے چن لیا ہے میں اپنا نام
ابد تک قائم رکھوں گا۔
8 اگر اسرائیلی احتیاط سے میرے اُن تمام احکام اور ہدایات کی پیروی
کریں جو موسیٰ نے شریعت میں اُنہیں دیئے تو مَیں کبھی نہیں ہونے دوں
گا کہ اسرائیلیوں کو اُس ملک سے جلاوطن کر دیا جائے جو مَیں نے اُن
کے باپ دادا کو عطا کیا تھا۔“
9 لیکن منسّی نے یہوداہ اور یروشلم کے باشندوں کو ایسے غلط کام کرنے
پر اُکسایا جو اُن قوموں سے بھی سرزد نہیں ہوئے تھے جنہیں رب نے ملک
میں داخل ہوتے وقت اُن کے آگے سے تباہ کر دیا تھا۔
10 گو رب نے منسّی اور اپنی قوم کو سمجھایا، لیکن اُنہوں نے پروا نہ
کی۔

11 تب رب نے اسوری بادشاہ کے کمانڈروں کو یہوداہ پر حملہ کرنے
دیا۔ اُنہوں نے منسّی کو پکڑ کر اُس کی ناک میں نکیل ڈالی اور اُسے پیتل
کی زنجیروں میں جکڑ کر بابل لے گئے۔
12 جب وہ یوں مصیبت میں پھنس گیا تو منسّی رب اپنے خدا کا غضب
ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا اور اپنے آپ کو اپنے باپ دادا کے خدا
کے حضور پست کر دیا۔
13 اور رب نے اُس کی التماس پر دھیان دے کر اُس کی سنی۔ اُسے یروشلم
واپس لا کر اُس نے اُس کی حکومت بحال کر دی۔ تب منسّی نے جان لیا
کہ رب ہی خدا ہے۔
14 اِس کے بعد اُس نے 'داؤد کے شہر' کی بیرونی فصیل نئے سرے
سے بنوائی۔ یہ فصیل جیحون چشمے کے مغرب سے شروع ہوئی اور وادیٔ
قدرون میں سے گزر کر مچھلی کے دروازے تک پہنچ گئی۔ اِس دیوار نے
رب کے گھر کی پوری پہاڑی بنام عوفل کا احاطہ کر لیا اور بہت بلند تھی۔
اِس کے علاوہ بادشاہ نے یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں پر فوجی افسر مقرر
کئے۔
15 اُس نے اجنبی معبودوں کو بُت سمیت رب کے گھر سے نکال دیا۔
جو قربان گاہیں اُس نے رب کے گھر کی پہاڑی اور باقی یروشلم میں کھڑی
کی تھیں اُنہیں بھی اُس نے ڈھا کر شہر سے باہر پھینک دیا۔
16 پھر اُس نے رب کی قربان گاہ کو نئے سرے سے تعمیر کر کے اُس پر
سلامتی اور شکرگزاری کی قربانیاں چڑھائیں۔ ساتھ ساتھ اُس نے یہوداہ کے
باشندوں سے کہا کہ رب اسرائیل کے خدا کی خدمت کریں۔
17 گو لوگ اِس کے بعد بھی اونچی جگہوں پر اپنی قربانیاں پیش کرتے
تھے، لیکن اب سے وہ اِنہیں صرف رب اپنے خدا کو پیش کرتے تھے۔

18 باقی جو کچھ منسّی کی حکومت کے دوران ہوا وہ 'شاہانِ اسرائیل کی
تاریخ' کی کتاب میں درج ہے۔ وہاں اُس کی اپنے خدا سے دعا بھی بیان کی
گئی ہے اور وہ باتیں بھی جو غیب بینوں نے رب اسرائیل کے خدا کے نام
میں اُسے بتائی تھیں۔
19 غیب بینوں کی کتاب میں بھی منسّی کی دعا بیان کی گئی ہے اور یہ کہ
اللہ نے کس طرح اُس کی سنی۔ وہاں اُس کے تمام گناہوں اور بےوفائی کا
ذکر ہے، نیز اُن اونچی جگہوں کی فہرست درج ہے جہاں اُس نے اللہ کے
تابع ہو جانے سے پہلے مندر بنا کر یسیرت دیوی کے کھمبے اور بُت کھڑے
کئے تھے۔
20 جب منسّی مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملا تو اُسے اُس کے محل میں
دفن کیا گیا۔ پھر اُس کا بیٹا امون تخت نشین ہوا۔

یہوداہ کا بادشاہ امون

21 امون 22 سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور دو سال تک یروشلم میں
حکومت کرتا رہا۔
22 اپنے باپ منسّی کی طرح وہ ایسا غلط کام کرتا رہا جو رب کو ناپسند
تھا۔ جو بُت اُس کے باپ نے بنوائے تھے اُن ہی کی پوجا وہ کرتا اور اُن ہی
کو قربانیاں پیش کرتا تھا۔
23 لیکن اُس میں اور منسّی میں یہ فرق تھا کہ بیٹے نے اپنے آپ کو رب
کے سامنے پست نہ کیا بلکہ اُس کا قصور مزید سنگین ہوتا گیا۔
24 ایک دن امون کے کچھ افسروں نے اُس کے خلاف سازش کر کے
اُسے محل میں قتل کر دیا۔
25 لیکن اُمّت نے تمام سازش کرنے والوں کو مار ڈالا اور امون کی جگہ
اُس کے بیٹے یوسیاہ کو بادشاہ بنا دیا۔

34

یوسیاہ بادشاہ بُت پرستی کی مخالفت کرتا ھے

1 یوسیاہ 8 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں رہ کر اُس کی
حکومت کا دورانیہ 31 سال تھا۔
2 یوسیاہ وہ کچھ کرتا رہا جو رب کو پسند تھا۔ وہ اپنے باپ داؤد کے
اچھے نمونے پر چلتا رہا اور اُس سے نہ دائیں، نہ بائیں طرف ہٹا۔
3 اپنی حکومت کے آٹھویں سال میں وہ اپنے باپ داؤد کے خدا کی
مرضی تلاش کرنے لگا، گو اُس وقت وہ جوان ھی تھا۔ اپنی حکومت
کے 12ویں سال میں وہ اونچی جگہوں کے مندروں، یسیرت دیوی کے
کھمبوں اور تمام تراشے اور ڈھالے ہوئے بُتوں کو پورے ملک سے دُور
کرنے لگا۔ یوں تمام یروشلم اور یہوداہ اِن چیزوں سے پاک صاف ہو گیا۔
4 بادشاہ کے زیرِ نگرانی بعل دیوتاؤں کی قربان گاھوں کو ڈھا دیا گیا۔
بخور کی جو قربان گاھیں اُن کے اوپر تھیں اُنہیں اُس نے ٹکڑے ٹکڑے کر
دیا۔ یسیرت دیوی کے کھمبوں اور تراشے اور ڈھالے ہوئے بُتوں کو زمین
پر پٹخ کر اُس نے اُنہیں پیس کر اُن کی قبروں پر بکھیر دیا جنہوں نے جیتے
جی اُن کو قربانیاں پیش کی تھیں۔
5 بُت پرست پجاریوں کی ھڈیوں کو اُن کی اپنی قربان گاھوں پر جلایا گیا۔
اِس طرح سے یوسیاہ نے یروشلم اور یہوداہ کو پاک صاف کر دیا۔
6-7 یہ اُس نے نہ صرف یہوداہ بلکہ منسّی، افرائیم، شمعون اور نفتالی تک
کے شہروں میں ارد گرد کے کھنڈرات سمیت بھی کیا۔ اُس نے قربان گاھوں
کو گرا کر یسیرت دیوی کے کھمبوں اور بتُوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پِسا

چُور کر دیا۔ تمام اسرائیل کی بخور کی قربان گاہوں کو اُس نے ڈھا دیا۔ اِس
کے بعد وہ یروشلم واپس چلا گیا۔

رب کے گھر کی مرمت

8 اپنی حکومت کے 18ویں سال میں یوسیاہ نے سافن بن اصلیاہ،
یروشلم پر مقرر افسر معسیاہ اور بادشاہ کے مشیرِ خاص یوآخ بن یوآخز کو
رب اپنے خدا کے گھر کے پاس بھیجا تاکہ اُس کی مرمت کروائیں۔ اُس
وقت ملک اور رب کے گھر کو پاک صاف کرنے کی مہم جاری تھی۔
9 امامِ اعظم خِلقیاہ کے پاس جا کر اُنہوں نے اُسے وہ پیسے دیئے جو
لاوی کے دربانوں نے رب کے گھر میں جمع کئے تھے۔ یہ ھدیئے منسّی اور
افرائیم کے باشندوں، اسرائیل کے تمام بچے ہوئے لوگوں اور یہوداہ، بن یمین
اور یروشلم کے رہنے والوں کی طرف سے پیش کئے گئے تھے۔
10 اب یہ پیسے اُن ٹھیکے داروں کے حوالے کر دیئے گئے جو رب کے
گھر کی مرمت کروا رہے تھے۔ اِن پیسوں سے ٹھیکے داروں نے اُن کاری
گروں کی اُجرت ادا کی جو رب کے گھر کی مرمت کر کے اُسے مضبوط
کر رہے تھے۔
11 کاری گروں اور تعمیر کرنے والوں نے اِن پیسوں سے تراشے ہوئے
پتھر اور شہتیروں کی لکڑی بھی خریدی۔ عمارتوں میں شہتیروں کو بدلنے کی
ضرورت تھی، کیونکہ یہوداہ کے بادشاہوں نے اُن پر دھیان نہیں دیا تھا،
لٰہذا وہ گل گئے تھے۔
12 اِن آدمیوں نے وفاداری سے خدمت سرانجام دی۔ چار لاوی اِن کی
نگرانی کرتے تھے جن میں یحت اور عبدیاہ مِراری کے خاندان کے تھے جبکہ

زکریاہ اور مسُلّام قِہات کے خاندان کے تھے۔ جتنے لاوی ساز بجانے میں
ماہر تھے
13 وہ مزدوروں اور تمام دیگر کاری گروں پر مقرر تھے۔ کچھ اَور لاوی
منشی، نگران اور دربان تھے۔

رب کے گھر میں شریعت کی کتاب مل جاتی ہے

14 جب وہ پیسے باہر لائے گئے جو رب کے گھر میں جمع ہوئے تھے
تو خِلقیاہ کو شریعت کی وہ کتاب ملی جو رب نے موسیٰ کی معرفت دی
تھی۔
15 اُسے میرمنشی سافن کو دے کر اُس نے کہا، ”مجھے رب کے گھر
میں شریعت کی کتاب ملی ہے۔“
16 تب سافن کتاب کو لے کر بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے اطلاع دی،
”جو بھی ذمہ داری آپ کے ملازموں کو دی گئی اُنہیں وہ اچھی طرح پورا
کر رہے ہیں۔
17 اُنہوں نے رب کے گھر میں جمع شدہ پیسے مرمت پر مقرر ٹھیکے
داروں اور باقی کام کرنے والوں کو دے دیئے ہیں۔“
18 پھر سافن نے بادشاہ کو بتایا، ”خِلقیاہ نے مجھے ایک کتاب دی
ہے۔“ کتاب کو کھول کر وہ بادشاہ کی موجودگی میں اُس کی تلاوت
کرنے لگا۔
19 کتاب کی باتیں سن کر بادشاہ نے رنجیدہ ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے۔
20 اُس نے خِلقیاہ، اخی قام بن سافن، عبدون بن میکاہ، میرمنشی سافن
اور اپنے خاص خادم عسایاہ کو بُلا کر اُنہیں حکم دیا،
21 ”جا کر میری اور اسرائیل اور یہوداہ کے بچے ہوئے افراد کی خاطر
رب سے اِس کتاب میں درج باتوں کے بارے میں دریافت کریں۔ رب کا
جو غضب ہم پر نازل ہونے والا ہے وہ نہایت سخت ہے، کیونکہ ہمارے

باپ دادا نہ رب کے فرمان کے تابع رہے، نہ اُن ہدایات کے مطابق زندگی
گزاری ہے جو کتاب میں درج کی گئی ہیں۔“

22 چنانچہ خِلقیاہ بادشاہ کے بھیجے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ خُلدہ
نبیہ کو ملنے گیا۔ خُلدہ کا شوہر سلّوم بن توقہت بن خسرہ رب کے گھر کے
کپڑے سنبھالتا تھا۔ وہ یروشلم کے نئے علاقے میں رہتے تھے۔

24-23 خُلدہ نے اُنہیں جواب دیا،

”رب اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ جس آدمی نے تمہیں بھیجا ہے اُسے
بتا دینا، ’رب فرماتا ہے کہ مَیں اِس شہر اور اِس کے باشندوں پر آفت نازل
کروں گا۔ وہ تمام لعنتیں پوری ہو جائیں گی جو بادشاہ کے حضور پڑھی گئی
کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔

25 کیونکہ میری قوم نے مجھے ترک کر کے دیگر معبودوں کو قربانیاں
پیش کی ہیں اور اپنے ہاتھوں سے بُت بنا کر مجھے طیش دلایا ہے۔ میرا
غضب اِس مقام پر نازل ہو جائے گا اور کبھی ختم نہیں ہو گا۔‘

26 لیکن یہوداہ کے بادشاہ کے پاس جائیں جس نے آپ کو رب سے
دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے اور اُسے بتا دیں کہ رب اسرائیل کا خدا
فرماتا ہے، ’میری باتیں سن کر

27 تیرا دل نرم ہو گیا ہے۔ جب تجھے پتا چلا کہ مَیں نے اِس مقام اور اِس
کے باشندوں کے خلاف بات کی ہے تو تُو نے اپنے آپ کو اللہ کے سامنے
پست کر دیا۔ تُو نے بڑی انکساری سے رنجیدہ ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے
اور میرے حضور پھوٹ پھوٹ کر رویا۔ رب فرماتا ہے کہ یہ دیکھ کر مَیں
نے تیری سنی ہے۔

28 جب تُو میرے کہنے پر مر کر اپنے باپ دادا سے جا ملے گا تو سلامتی

سے دفن ہو گا۔ جو آفت مَیں شہر اور اُس کے باشندوں پر نازل کروں گا وہ
تُو خود نہیں دیکھے گا‘۔“
افسر بادشاہ کے پاس واپس گئے اور اُسے خُلدہ کا جواب سنا دیا۔

یوسیاہ رب سے عہد باندھتا ہے

29 تب بادشاہ یہوداہ اور یروشلم کے تمام بزرگوں کو بُلا کر
30 رب کے گھر میں گیا۔ سب لوگ چھوٹے سے لے کر بڑے تک اُس
کے ساتھ گئے یعنی یہوداہ کے آدمی، یروشلم کے باشندے، امام اور لاوی۔
وہاں پہنچ کر جماعت کے سامنے عہد کی اُس پوری کتاب کی تلاوت کی
گئی جو رب کے گھر میں ملی تھی۔
31 پھر بادشاہ نے اپنے ستون کے پاس کھڑے ہو کر رب کے حضور
عہد باندھا اور وعدہ کیا، ”ہم رب کی پیروی کریں گے، ہم پورے دل و
جان سے اُس کے احکام اور ہدایات پوری کر کے اِس کتاب میں درج عہد
کی باتیں قائم رکھیں گے۔“
32 یوسیاہ نے مطالبہ کیا کہ یروشلم اور یہوداہ کے تمام باشندے عہد میں
شریک ہو جائیں۔ اُس وقت سے یروشلم کے باشندے اپنے باپ دادا کے
خدا کے عہد کے ساتھ لپٹے رہے۔
33 یوسیاہ نے اسرائیل کے پورے ملک سے تمام گھنونے بُتوں کو دُور
کر دیا۔ اسرائیل کے تمام باشندوں کو اُس نے تاکید کی، ”رب اپنے خدا
کی خدمت کریں۔“ چنانچہ یوسیاہ کے جیتے جی وہ رب اپنے باپ دادا کی
راہ سے دُور نہ ہوئے۔

35

یوسیاہ فسح کی عید مناتا ہے

1 پھر یوسیاہ نے رب کی تعظیم میں فسح کی عید منائی۔ پہلے مہینے کے
14ویں دن فسح کا لیلا ذبح کیا گیا۔
2 بادشاہ نے اماموں کو کام پر لگا کر اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ رب
کے گھر میں اپنی خدمت اچھی طرح انجام دیں۔
3 لاویوں کو تمام اسرائیلیوں کو شریعت کی تعلیم دینے کی ذمہ داری دی
گئی تھی، اور ساتھ ساتھ اُنہیں رب کی خدمت کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔
اُن سے یوسیاہ نے کہا،
”مُقدّس صندوق کو اُس عمارت میں رکھیں جو اسرائیل کے بادشاہ
داؤد کے بیٹے سلیمان نے تعمیر کیا۔ اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر اِدھر اُدھر
لے جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب سے اپنا وقت رب اپنے خدا اور
اُس کی قوم اسرائیل کی خدمت میں صرف کریں۔
4 اُن خاندانی گروہوں کے مطابق خدمت کے لئے تیار رہیں جن کی
ترتیب داؤد بادشاہ اور اُس کے بیٹے سلیمان نے لکھ کر مقرر کی تھی۔
5 پھر مقدِس میں اُس جگہ کھڑے ہو جائیں جو آپ کے خاندانی گروہ
کے لئے مقرر ہے اور اُن خاندانوں کی مدد کریں جو قربانیاں چڑھانے کے
لئے آتے ہیں اور جن کی خدمت کرنے کی ذمہ داری آپ کو دی گئی
ہے۔
6 اپنے آپ کو خدمت کے لئے مخصوص کریں اور فسح کے لیلے ذبح کر
کے اپنے ہم وطنوں کے لئے اِس طرح تیار کریں جس طرح رب نے موسیٰ
کی معرفت حکم دیا تھا۔“

7 عید کی خوشی میں یوسیاہ نے عید منانے والوں کو اپنی ملکیت میں
سے 30,000 بھیڑبکریوں کے بچے دیئے۔ یہ جانور فسح کی قربانی کے طور پر
چڑھائے گئے جبکہ بادشاہ کی طرف سے 3,000 بَیل دیگر قربانیوں کے لئے
استعمال ہوئے۔
8 اِس کے علاوہ بادشاہ کے افسروں نے بھی اپنی خوشی سے قوم، اماموں
اور لاویوں کو جانور دیئے۔ اللہ کے گھر کے سب سے اعلیٰ افسروں خِلقیاہ،
زکریاہ اور یحی ایل نے دیگر اماموں کو فسح کی قربانی کے لئے 2,600
بھیڑبکریوں کے بچے دیئے، نیز 300 بَیل۔
9 اِسی طرح لاویوں کے راھنماؤں نے دیگر لاویوں کو فسح کی قربانی
کے لئے 5,000 بھیڑبکریوں کے بچے دیئے، نیز 500 بَیل۔ اُن میں سے تین
بھائی بنام کونَنیاہ، سمعیاہ اور نتنی ایل تھے جبکہ دوسروں کے نام حسبیاہ،
یعی ایل اور یوزبد تھے۔
10 جب ہر ایک خدمت کے لئے تیار تھا تو امام اپنی اپنی جگہ پر اور لاوی
اپنے اپنے گروھوں کے مطابق کھڑے ھو گئے جس طرح بادشاہ نے ھدایت
دی تھی۔
11 لاویوں نے فسح کے لیلوں کو ذبح کر کے اُن کی کھالیں اُتاریں جبکہ
اماموں نے لاویوں سے جانوروں کا خون لے کر قربان گاہ پر چھڑکا۔
12 جو کچھ بھسم ھونے والی قربانیوں کے لئے مقرر تھا اُسے قوم کے مختلف
خاندانوں کے لئے ایک طرف رکھ دیا گیا تاکہ وہ اُسے بعد میں رب کو
قربانی کے طور پر پیش کر سکیں، جس طرح موسیٰ کی شریعت میں لکھا
ھے۔ بَیلوں کے ساتھ بھی ایسا ھی کیا گیا۔
13 فسح کے لیلوں کو ھدایات کے مطابق آگ پر بھونا گیا جبکہ باقی
گوشت کو مختلف قسم کی دیگوں میں اُبالا گیا۔ جوں ھی گوشت پک گیا

تو لاویوں نے اُسے جلدی سے حاضرین میں تقسیم کیا۔
14 اِس کے بعد اُنہوں نے اپنے اور اماموں کے لئے فسح کے لیلے تیار
کئے، کیونکہ ہارون کی اولاد یعنی امام بھسم ہونے والی قربانیوں اور چربی
کو چڑھانے میں رات تک مصروف رہے۔

15 عید کے پورے دوران آسف کے خاندان کے گلوکار اپنی اپنی جگہ پر
کھڑے رہے، جس طرح داؤد، آسف، ہیمان اور بادشاہ کے غیب بین
یدوتون نے ہدایت دی تھی۔ دربان بھی رب کے گھر کے دروازوں پر
مسلسل کھڑے رہے۔ اُنہیں اپنی جگہوں کو چھوڑنے کی ضرورت بھی
نہیں تھی، کیونکہ باقی لاویوں نے اُن کے لئے بھی فسح کے لیلے تیار کر
رکھے۔
16 یوں اُس دن یوسیاہ کے حکم پر قربانیوں کے پورے انتظام کو ترتیب
دیا گیا تاکہ آئندہ فسح کی عید منائی جائے اور بھسم ہونے والی قربانیاں رب
کی قربان گاہ پر پیش کی جائیں۔

17 یروشلم میں جمع ہوئے اسرائیلیوں نے فسح کی عید اور بےخمیری روٹی
کی عید ایک ہفتے کے دوران منائی۔
18 فسح کی عید اسرائیل میں سموایل نبی کے زمانے سے لے کر اُس وقت
تک اِس طرح نہیں منائی گئی تھی۔ اسرائیل کے کسی بھی بادشاہ نے اُسے
یوں نہیں منایا تھا جس طرح یوسیاہ نے اُسے اُس وقت اماموں، لاویوں،
یروشلم اور تمام یہوداہ اور اسرائیل سے آئے ہوئے لوگوں کے ساتھ مل کر
منائی۔
19 یوسیاہ بادشاہ کی حکومت کے 18ویں سال میں پہلی دفعہ رب کی
تعظیم میں ایسی عید منائی گئی۔

یوسیاہ کی موت

20 رب کے گھر کی بحالی کی تکمیل کے بعد ایک دن مصر کا بادشاہ
نکوہ دریائے فرات پر کے شہر کرکمیس کے لئے روانہ ہوا تا کہ وہاں دشمن
سے لڑے۔ لیکن راستے میں یوسیاہ اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا۔
21 نکوہ نے اپنے قاصدوں کو یوسیاہ کے پاس بھیج کر اُسے اطلاع دی،
"اے یہوداہ کے بادشاہ، میرا آپ سے کیا واسطہ؟ اِس وقت مَیں آپ پر
حملہ کرنے کے لئے نہیں نکلا بلکہ اُس شاہی خاندان پر جس کے ساتھ میرا
جھگڑا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ مَیں جلدی کروں۔ وہ تو میرے ساتھ ہے۔
چنانچہ اُس کا مقابلہ کرنے سے باز آئیں، ورنہ وہ آپ کو ہلاک کر دے
گا۔"
22 لیکن یوسیاہ باز نہ آیا بلکہ لڑنے کے لئے تیار ہوا۔ اُس نے نکوہ کی
بات نہ مانی گو اللہ نے اُسے اُس کی معرفت آگاہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ بھیس
بدل کر فرعون سے لڑنے کے لئے مجِدّو کے میدان میں پہنچا۔
23 جب لڑائی چھڑ گئی تو یوسیاہ تیروں سے زخمی ہوا، اور اُس نے اپنے
ملازموں کو حکم دیا، "مجھے یہاں سے لے جاؤ، کیونکہ مَیں سخت زخمی ہو
گیا ہوں۔"
24 لوگوں نے اُسے اُس کے اپنے رتھ پر سے اُٹھا کر اُس کے ایک اَور رتھ
میں رکھا جو اُسے یروشلم لے گیا۔ لیکن اُس نے وفات پائی، اور اُسے اپنے
باپ دادا کے خاندانی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ پورے یہوداہ اور یروشلم نے
اُس کا ماتم کیا۔
25 یرمیاہ نے یوسیاہ کی یاد میں ماتمی گیت لکھے، اور آج تک گیت
گانے والے مرد و خواتین یوسیاہ کی یاد میں ماتمی گیت گاتے ہیں، یہ پکا
دستور بن گیا ہے۔ یہ گیت 'نوحہ کی کتاب' میں درج ہیں۔

27-26 باقی جو کچھ شروع سے لے کر آخر تک یوسیاہ کی حکومت کے
دوران ہوا وہ 'شاہانِ یہوداہ و اسرائیل' کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ وہاں
اُس کے نیک کاموں کا ذکر ہے اور یہ کہ اُس نے کس طرح شریعت کے
احکام پر عمل کیا۔

36

یہوداہ کا بادشاہ یہوآخز

1 اُمّت نے یوسیاہ کے بیٹے یہوآخز کو باپ کے تخت پر بٹھا دیا۔
2 یہوآخز 23 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی حکومت
کا دورانیہ تین ماہ تھا۔
3 پھر مصر کے بادشاہ نے اُسے تخت سے اُتار دیا، اور ملکِ یہوداہ کو
تقریباً 3,400 کلو گرام چاندی اور 34 کلو گرام سونا خراج کے طور پر ادا
کرنا پڑا۔
4 مصر کے بادشاہ نے یہوآخز کے سگے بھائی اِلیاقیم کو یہوداہ اور یروشلم
کا نیا بادشاہ بنا کر اُس کا نام یہویقیم میں بدل دیا۔ یہوآخز کو وہ قید کر کے
اپنے ساتھ مصر لے گیا۔

یہوداہ کا بادشاہ یہویقیم

5 یہویقیم 25 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں رہ کر وہ 11 سال
تک حکومت کرتا رہا۔ اُس کا چال چلن رب اُس کے خدا کو ناپسند تھا۔
6 ایک دن بابل کے نبوکدنضر نے یہوداہ پر حملہ کیا اور یہویقیم کو پیتل
کی زنجیروں میں جکڑ کر بابل لے گیا۔
7 نبوکدنضر رب کے گھر کی کئی قیمتی چیزیں بھی چھین کر اپنے ساتھ
بابل لے گیا اور وہاں اپنے مندر میں رکھ دیں۔

8 باقی جو کچھ یہویقیم کی حکومت کے دوران ہوا وہ ’شاھانِ یہوداہ و
اسرائیل‘ کی کتاب میں درج ھے۔ وھاں یہ بیان کیا گیا ھے کہ اُس نے کیسی
گھنونی حرکتیں کیں اور کہ کیا کچھ اُس کے ساتھ ہوا۔ اُس کے بعد اُس کا
بیٹا یہویاکین تخت نشین ھوا۔

یہویاکین کی حکومت

9 یہویاکین 18 سال کی عمر میں بادشاہ بنا، اور یروشلم میں اُس کی
حکومت کا دورانیہ تین ماہ اور دس دن تھا۔ اُس کا چال چلن رب کو
ناپسند تھا۔
10 بہار کے موسم میں نبوکدنضر بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے گرفتار کر کے
بابل لے جایا جائے۔ ساتھ ساتھ فوجیوں نے رب کے گھر کی قیمتی چیزیں
بھی چھین کر بابل پہنچائیں۔ یہویاکین کی جگہ نبوکدنضر نے یہویاکین کے
چچا صِدقیاہ کو یہوداہ اور یروشلم کا بادشاہ بنا دیا۔

صِدقیاہ بادشاہ اور یروشلم کی تباھی

11 صِدقیاہ 21 سال کی عمر میں تخت نشین ھوا، اور یروشلم میں اُس کی
حکومت کا دورانیہ 11 سال تھا۔
12 اُس کا چال چلن رب اُس کے خدا کو ناپسند تھا۔ جب یرمیاہ نبی نے
اُسے رب کی طرف سے آگاہ کیا تو اُس نے اپنے آپ کو نبی کے سامنے پست
نہ کیا۔
13 صِدقیاہ کو اللہ کی قَسم کھا کر نبوکدنضر بادشاہ کا وفادار رہنے کا
وعدہ کرنا پڑا۔ توبھی وہ کچھ دیر کے بعد سرکش ھو گیا۔ وہ اَڑ گیا، اور اُس
کا دل اِتنا سخت ھو گیا کہ وہ رب اسرائیل کے خدا کی طرف دوبارہ رجوع
کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

14 لیکن یہوداہ کے راہنماؤں، اماموں اور قوم کی بےوفائی بھی بڑھتی
گئی۔ پڑوسی قوموں کے گھنونے رسم و رواج اپنا کر اُنہوں نے رب کے
گھر کو ناپاک کر دیا، گو اُس نے یروشلم میں یہ عمارت اپنے لئے مخصوص
کی تھی۔
15 بار بار رب اُن کے باپ دادا کا خدا اپنے پیغمبروں کو اُن کے پاس
بھیج کر اُنہیں سمجھاتا رہا، کیونکہ اُسے اپنی قوم اور سکونت گاہ پر ترس آتا
تھا۔
16 لیکن لوگوں نے اللہ کے پیغمبروں کا مذاق اُڑایا، اُن کے پیغام حقیر
جانے اور نبیوں کو لعن طعن کی۔ آخرکار رب کا غضب اُن پر نازل ہوا، اور
بچنے کا کوئی راستہ نہ رہا۔
17 اُس نے بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کو اُن کے خلاف بھیجا تو دشمن
یہوداہ کے جوانوں کو تلوار سے قتل کرنے کے لئے مقدِس میں گھسنے سے
بھی نہ جھجکے۔ کسی پر بھی رحم نہ کیا گیا، خواہ جوان مرد یا جوان
خاتون، خواہ بزرگ یا عمر رسیدہ ہو۔ رب نے سب کو نبوکدنضر کے
حوالے کر دیا۔
18 نبوکدنضر نے اللہ کے گھر کی تمام چیزیں چھین لیں، خواہ وہ بڑی
تھیں یا چھوٹی۔ وہ رب کے گھر، بادشاہ اور اُس کے اعلیٰ افسروں کے تمام
خزانے بھی بابل لے گیا۔
19 فوجیوں نے رب کے گھر اور تمام محلوں کو جلا کر یروشلم کی فصیل
کو گرا دیا۔ جتنی بھی قیمتی چیزیں رہ گئی تھیں وہ تباہ ہوئیں۔
20 اور جو تلوار سے بچ گئے تھے اُنہیں بابل کا بادشاہ قید کر کے اپنے ساتھ
بابل لے گیا۔ وہاں اُنہیں اُس کی اور اُس کی اولاد کی خدمت کرنی پڑی۔
اُن کی یہ حالت اُس وقت تک جاری رہی جب تک فارسی قوم کی سلطنت

شروع نہ ہوئی۔
21 یوں وہ کچھ پورا ہوا جس کی پیش گوئی رب نے یرمیاہ نبی کی
معرفت کی تھی، کیونکہ زمین کو آخرکار سبت کا وہ آرام مل گیا جو
بادشاہوں نے اُسے نہیں دیا تھا۔ جس طرح نبی نے کہا تھا، اب زمین 70
سال تک تباہ اور ویران رہی۔

جلاوطنی سے واپسی

22 فارس کے بادشاہ خورس کی حکومت کے پہلے سال میں رب نے وہ
کچھ پورا ہونے دیا جس کی پیش گوئی اُس نے یرمیاہ کی معرفت کی تھی۔
اُس نے خورس کو ذیل کا اعلان کرنے کی تحریک دی۔ یہ اعلان زبانی
اور تحریری طور پر پوری بادشاہی میں کیا گیا۔
23 ”فارس کا بادشاہ خورس فرماتا ہے، رب آسمان کے خدا نے دنیا
کے تمام ممالک میرے حوالے کر دیئے ہیں۔ اُس نے مجھے یہوداہ کے شہر
یروشلم میں اُس کے لئے گھر بنانے کی ذمہ داری دی ہے۔ آپ میں سے
جتنے اُس کی قوم کے ہیں یروشلم کے لئے روانہ ہو جائیں۔ رب آپ کا خدا
آپ کے ساتھ ہو۔“

مقدّس کتابِ

The Holy Bible in Urdu, Urdu Geo Version, Urdu Script

Copyright © 2019 Urdu Geo Version

Language: اردو (Urdu)

This translation is made available to you under the terms of the Creative Commons Attribution-Noncommercial-No Derivatives license 4.0.
You may share and redistribute this Bible translation or extracts from it in any format, provided that:

You include the above copyright and source information.

You do not sell this work for a profit.

You do not change any of the words or punctuation of the Scriptures.

Pictures included with Scriptures and other documents on this site are licensed just for use with those Scriptures and documents. For other uses, please contact the respective copyright owners.

2024-09-26

PDF generated using Haiola and XeLaTeX on 5 Apr 2025 from source files dated 26 Sep 2024

1fad1a5f-0be2-546a-99c1-b08aa9c23046